

الدرع الجفر

آراء و مضامین کے پاکیزہ طبع کی ایک شاخ

مصنف
الحاج مراد محمد شفیق رامپوری

پہلی قیمت
کاشانیہ سال 125 ہجری بمقام 2
54660

فلکیاتی مہربوعا

ہماری مایہ ناز

استخارہ سجادہ

پیشہ اولیٰ بابی ۵۵۵۰
فون ۰۳۲-۸۱۸۳۲
۰۳۲-۵۷۲۶۴

استخارہ در استیجاب حاجات
میرزا محمد تقی
میرزا محمد تقی
میرزا محمد تقی

مصلح الجف جتناں

سحر اسود

مستند حضرت محمد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مکرمہ
مکہ مکرمہ

صبح العزاد

مستند حضرت محمد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مکرمہ
مکہ مکرمہ

صبح الفراست حضرت محمد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

مستند حضرت محمد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مکرمہ
مکہ مکرمہ

نفاخ الغیب

مستند حضرت محمد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مکرمہ
مکہ مکرمہ

مکتبہ ایتنہ و قمر

کاشانہ زنجانی - ۱۲۵ ڈی گبرگ نزدین مارکیٹ لاہور

ارواح الجفر

(حصہ اول)



۸۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ العظیم و اصحابہ
الضخیم

نہانے قدس نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ خلق الانسان علی البیان۔
یعنی پیدا کیا ہم نے انسان کو اور سکھایا اس کو بیان (قوت تقریر اور تحریر عطا کی) میرا
دماغ میری زبان اور تمام قوتیں اور طاقتیں اس حکم الحاکمین کے زیر حکم کام کرتی ہیں
میں جو کچھ اس نے سکھایا وہ سیکھا۔ اور جو نکلھوایا لکھا۔ اب اچھا ہے یا برا۔ آپ کے
میش نظر ہے۔ میں صرف اس قدر عرض کروں گا۔ کہ اگر آپ اس کتاب میں سے
ایک بات بھی ایسی معلوم کر سکیں جو آپ کی معلومات میں اضافہ کر سکے تو تقاضائے
عدل و انصاف یہ ہے کہ آپ اپنی قیمت وصول نکھیں۔ تھوڑی سی قیمت میں ایک ایسی
بات کا معلوم ہو جاتا جس سے ہم بچے واقف نہ تھے اہل علم کے نزدیک گراں نہیں
کوئی کتاب کوئی مضمون کوئی مسئلہ سرتا پا مرصع نہیں ہوتی بھول کے ساتھ خار کا
ہونا بھی قانون قدرت ہے اگر اس ساری کتاب میں کوئی عیب نظر آئے تو اس سے
جسم پوشی فرمائیں۔ اہم باتیں اس میں سے لے لیجئے اور بری باتوں کو نظر انداز فرما
دیتے۔

خذ ما صفا د ع ما کدر



چوبیسیتے پسند آیدت از ہزار

بہ مردی کہ دست از ملامت بردار

اب ہند ضروری امور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۱) جسم و قوت و آواز و...

دستہ چہ

اس میں اس کتاب کا ایڈیشن پہلی مرتبہ شائع ہوا تھا۔ اہل علم نے قدر افزائی
فرمائی اور چند ماہ میں تمام کتابیں فروخت ہو گئیں۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا
اور وہ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن جنگ نے تمام اشیاء پر علی الخصوص کالغذ پر ایسا اثر ڈالا کہ
وہ کم یاب نہیں بلکہ نایاب ہو گیا۔ اور باوجود سنی فراوان کے کالغذ نہ مل سکا۔ اور
تیسرا ایڈیشن ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن ارباب ذوق کے عہم تقاضے نے مجبور کر دیا کہ
جس طرح بھی ممکن ہو اور جو کالغذ بھی میرے ہر کتاب طبع کرانی جائے۔ کئی کئی دن
سے اور کس گراں قیمت پر کالغذ خریدایا گیا اس کا بیان طویل ہے اور تیسرا ایڈیشن شائع
کیا گیا۔ مگر وہ بہت ہی غراب چہا۔ اب یہ جو تھا ایڈیشن ہے اور اس میں اکثر غلطیوں
کی اصلاح کر دی گئی ہے پہلے ایڈیشنوں سے مجتہد اور اسباق کے مجھے یہ سبق بھی
حاصل ہوا کہ کتاب کو مضمون مرکب بنانا اچھا نہیں جس علم کے متعلق کتاب ہو وہی
علم اس میں بیان کیا جائے۔ ارواح البہر حقیقتاً علم جز کی تصریح اور تشریح پر مبنی
کتاب ہونی چاہئے مگر میں نے ضمناً اور فقراً اور بھی چند علم اس میں لکھے تھے۔
مثلاً علم الرمل۔ علم ساد رک۔ علم النفس۔ علم خواب وغیرہ۔ اس ایڈیشن میں میں
نے غیر متعلقہ علوم کو حذف کر دیا اور علم جز میں ہی زیادہ تفصیل کر دی۔ اور پھر
ابواب کا اضافہ کر دیا مجھے امید ہے کہ اب ابواب ذوق علم ہجر کے متعلق ضروری
معلومات اس کتاب سے حاصل کر سکیں گے۔

و ماتو فیتی الا باللا

دعا گو فقیر الحاج (شفق)



تہاچہ

۱۹۴۱ء میں اس کتاب کا ایڈیشن پہلی مرتبہ شائع ہوا تھا۔ اہل علم نے قدر افزائی فرمائی اور چند ماہ میں تمام کتابیں فروخت ہو گئیں۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا اور وہ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن جنگ نے تمام اشیاء پر علی الخصوص کاغذ پر ایسا اثر ڈالا کہ وہ کم یاب نہیں بلکہ نایاب ہو گیا۔ اور باوجود سنی فراواں کے کاغذ نہ مل سکا۔ اور تیسرا ایڈیشن ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن ارباب ذوق کے پیہم تقاضے نے مجبور کر دیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو اور جو کاغذ بھی میری کتاب طبع کرائی جائے۔ کن کن دن سے اور کس گراں قیمت پر کاغذ خریدایا گیا اس کا بیان طویل ہے اور تیسرا ایڈیشن طبع کیا گیا۔ مگر وہ بہت ہی غراب چھا۔ اب یہ چوتھا ایڈیشن ہے اور اس میں اکثر غلطیوں کی اصلاح کر دی گئی ہے پہلے ایڈیشنوں سے بخلاف اور اسباق کے نچے یہ سبق بھی حاصل ہوا کہ کتاب کو سمجھنے میں مرکب بنانا اچھا نہیں جس علم کے متعلق کتاب ہو وہی علم اس میں بیان کیا جائے۔ ارواحِ بلغز حقیقتاً علم جز کی تصریح اور تشریح پر بسود کتاب ہونی چاہئے مگر میں نے ضمناً اور تصریحاً اور بھی چند علم اس میں لکھے تھے۔ مثلاً علمِ ازل۔ علمِ سادہ رک۔ علمِ النفس۔ علمِ خواب و فیروہ۔ اس ایڈیشن میں میں نے غیر متعلقہ علوم کو حذف کر دیا اور علمِ جز میں ہی زیادہ تفصیل کر دی۔ اور چند ابواب کا اضافہ کر دیا مجھے امید ہے کہ اب ارباب ذوق علمِ حق کے متعلق ضروری معلومات اس کتاب سے حاصل کر سکیں گے۔

وہاتو فیقی الابلالہ

دعا گو فقیر الحاج (شفیق)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم والہ العظیم و اصحاب الضحیم

نوائے قدوس نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ خلق الانسان علی البیان۔ یعنی پیدا کیا ہم نے انسان کو اور سکھایا اس کو بیان (قوتِ تقریر اور تحریر عطا کی) میرا دماغ میری زبان اور تمام قوتیں اور طاقتیں اس حکمِ الہامی کے زیرِ حکم کام کرتی ہیں پس جو کچھ اس نے سکھایا وہ سیکھا۔ اور جو لکھوایا لکھا۔ اب اچھا ہے یا برا۔ آپ کے پیش نظر ہے۔ میں صرف اس قدر عرض کروں گا۔ کہ اگر آپ اس کتاب میں سے ایک بات بھی ایسی معلوم کر سکیں جو آپ کی معلومات میں اضافہ کر سکے تو تقاضائے عدل و انصاف یہ ہے کہ آپ اپنی قیمت وصول کھیں۔ تھوڑی سی قیمت میں ایک ایسی بات کا معلوم ہو جاتا جس سے ہم پہلے واقف نہ تھے اہل علم کے نزدیک گراں نہیں کوئی کتاب کوئی مضمون کوئی قول اس قدر پامر سمجھ نہیں ہوتی بھول کے ساتھ غار کا ہونا بھی قانونِ قدرت ہے اگر اس ساری کتاب میں کوئی عیب نظر آئے تو اس سے جہم پوشی فرمائیے۔ اچھی باتیں اس میں سے لے لیجئے اور بری باتوں کو نظر انداز فرما دیں گے۔

خذ ما صفا د ع ما کدر



پہچتے پسند آیات از ہزار

بہ مردی کہ دست از طاعت بردار

اب چند ضروری امور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۱) جس قدر قرآنی آیات اس کتاب میں ہیں۔ ان کو قرآن پاک یا کسی حافظِ قرآن سے

صحیح کر لیں۔ گو میں نے حتی الوسع صحت کی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے۔
اور میں مجبور ہوں اس لیے کہ مسودہ طبع ہونے تک کئی باتوں میں جاتا ہے۔ اور
اصل وقت کا سب سے زیادہ طاق کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں اور میری تجسس نگاہ اس غلطی کو
صحیح کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

(۲) جہاں میں نے کسی آیت کے اعداد نکالے ہیں۔ آپ اس کی دوبارہ صحت کر لیں
اعداد میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے۔ اور اس سے چارہ کار نہیں ہے۔

(۳) یہ اصول یاد رکھئے کہ ہر چیز ترکیب اور تریب کی محتاج ہوتی ہے بے تریب اور
بے ترکیب دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ دیکھو آگ اور پانی کی ترکیب سے ریل چلتی ہے
مگر یہ ایک خاص تریب اور ترکیب ہے۔ اگر آپ کسی برتن میں پانی بھر کر جنگل کے
جنگل ٹکڑیوں کے جلا دیں اور دریاؤں کے پانی خشک کر دیں تب بھی وہ برتن نہ
حرکت کرے گا۔ ازلے گا۔ لیکن تریب اور ترکیب سے تھوڑے سے ٹوٹے اور تھوڑا
سا پانی لاکھوں من کی گاڑیاں پر گاہ کی طرح ازلے چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر کام میں
ایک خاص ترکیب کے تحت اثر ہوتا ہے۔ لہذا عمل میں بھی تریب اور ترکیب ہی
سے اثر پیدا ہوتا ہے۔

(۴) لوہے کے ٹکڑے سے تیر چاقو، ٹبر، نشتر بنتے ہیں جن میں چمچ نے بھالنے اور کلنے
کی قوت پیدا ہوتی ہے بنانے سے قبل لوہے کے ٹکڑے میں یہ مشین گویا معدوم
تھیں۔ کاریگر نے اپنی ترکیب سے اسے کام کرنے کا آلہ بنالیا۔ میں نے بھی آپ کے
سلئے لوہے کے ٹکڑے دکھ دیئے ہیں اور ٹبر و نشتر بنانے کی ترکیب بتا دی ہے۔
اب اس سے ٹبر و نشتر بنانا اور اس سے کام لینا آپ کا کام ہے۔

(۵) کسی چیز کے اجزاء معلوم ہو جانے سے اس شے کا بنانا نہیں آتا۔ سینے کی مشین
لوہے سے بنتی ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ یہ صرف لوہے سے بنی ہے۔ لیکن لوہے
سے مشین بنانا ایک عظیمہ کام ہے۔ جب تک آپ مشین بنانے کی تعلیم حاصل نہ

کر لیں گے مشین نہیں بنا سکتے۔ قلم سے لکھا جاتا ہے۔ لیکن جس شخص کو لکھنا نہیں
آتا وہ لکھ نہیں سکتا۔ اسی طرح کسی عمل کے اجزاء اور عمل پالینے سے ہم اس میں اثر
پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ ایک دوسرا قانون ہے جس سے عمل میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور
اس کتاب میں وہی ترکیب میں نے جمع کی ہیں۔

(۶) جو عمل جس جگہ شروع کرو۔ اسی جگہ ختم کرو۔ جگہ تبدیل کرنے سے عمل کی تائید
میں فرق آتا ہے۔ اس طرح وقت کو ایک جگہ سے اکٹھا کر دوسری جگہ لگانے سے
اس میں بڑا سراوگی پیدا ہو جاتی ہے اگر آپ کسی جگہ کے پابند نہیں رہ سکتے تو پھر ایک
مسئلے یا پاد خاص بنا لو جو عمل شروع کرتے وقت بیت کر دے کہ یہ مسئلے یا پاد میری
عمل کی جگہ ہے۔ اس سے مسئلے یا پاد جگہ کی قائم مقام ہے۔ آپ کسی جگہ ہوں اور
زمین تبدیل کریں تو عمل میں فرق نہ آئے گا۔ کیونکہ آپ نے جگہ یا مکان کی قیہ
نہیں کی ہے بلکہ اس پاد یا مسئلے کی قیہ کی ہے۔

(۷) عمل بظاہر میں ان میں حصار کیا کرو بے حصار کے ہرگز نہ پڑو حصار کی
ترکیبیں ہر عمل کی ہوتی ہیں اور ہر عامل کی ہوتی ہیں۔ مگر میں ایک جامع حصار بیان
کئے دیتا ہوں یہ حصار ہر عمل میں کام دے گا۔ اگر کوئی خاص حصار آپ کو معلوم ہو
یا کسی عامل نے بتایا ہو وہ بھی کر سکتے ہیں۔ مگر یہ حصار جامع ہے۔ وہ حصار یہ ہے
کہ چھری یا چاقو پر آتے انگریز پڑھ کر اور دم کر کے اس کی نوک سے اپنے گرد زمین پر
دائرہ بنا لو اس طوق کا نام حصار ہے۔ اس دائرہ کے اندر بیٹھ کر پڑھا کرو۔ اور
الطیہان رکھو کہ اس دائرہ کے اندر کوئی طاقت نہ آ سکتی ہے نہ ستا سکتی ہے۔ آتے
انگریز یہ ہے۔ اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا
نوم لا مافی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عنده
الا باذنه یعلم ما بین یدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشی
من علمہ الا بعماء وسع کرسیہ السموات والارض ولا

یؤده حفظہما و هو العلی العظیم یہ سورۃ البقرہ پارہ ثلث الرسل رکوع

(۸) ہر عمل میں ستارے کی پابندی ضرور ہے جس طرح جگہ کی پابندی ضرور ہے اور جگہ تبدیل کرنے سے عمل میں نقصان پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ستارے کی تبدیلی سے عمل میں نقصان ہو جاتا ہے۔ دیکھو اگر آپ کو زمین کھود کر پانی نکالنا ہے تو آپ ایک جگہ کھودنا شروع کر دیں۔ کبھی نہ کبھی اور کسی نہ کسی وقت گہرائی پر پانی ضرور نکل آئے گا کیونکہ زمین کے نیچے پانی ہے اور ضرور ہے لیکن اگر آپ جگہ جگہ گڑھے کھودنا شروع کر دیں تو عمر بھر پانی نہیں نکلے گا۔ ایک جگہ کھودے جاؤ آخر پانی نکل آئے گا۔ بالکل اسی طرح عمل میں ستارے کی پابندی ہے۔ مثلاً آج آپ نے شمس کی ساعت میں عمل کیا۔ جس سے شمس سے متعلقہ روحانی طاقتیں متاثر ہوئیں۔ دوسرے دن آپ نے زہرہ کی ساعت میں پڑھا اور تیسرے دن مشتری کی ساعت میں پڑھا کوئی بھی روحانی طاقت کلی طور پر متاثر نہیں ہونے پاتی۔ مثلاً شمس کی ساعت میں عمل شروع کیا ہے تو بس ساعت شمس میں ہی کرتے رہیں۔ کبھی نہ کبھی شمس سے تعلق رکھنے والی روحانی طاقتیں آپ کی معاون ہوں گی۔

(۹) ہر عمل اسی ستارے کی ساعت میں جس ستارے سے وہ متعلق ہے کرو مثلاً عمل کا مزاج شمس ہے اور آپ اسے دخل کی ساعت میں کریں گے تو ہرگز کام نہ دے گا شمس مزاج والے عمل کو شمس کی ساعت میں پڑھو یا کم از کم اس ستارے کی ساعت میں جو شمس کا دوست ہو۔ اگر اس ستارے کی ساعت میں پڑھو گے جو شمس کا دشمن ہے تو ہرگز عمل میں اثر نہ ہوگا۔ ستاروں کے باہمی تعلقات علم النجوم میں دیکھو۔ جو اس کتاب کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل ہے اب رہا یہ قاعدہ کہ یکسی طرح معلوم کیا جائے کہ اس عمل کا مزاج کیا ہے تو اس کے دو طریقے ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ عمل کا سر اسم یعنی پہلا حرف ستارے سے منسوب ہوگا۔ ستاروں سے

حرف کا تعلق اسی کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے اور جملے سے زیادہ پر تاثیر ہے کہ جو عمل ہو اسے آپ مفرد کریں یعنی علیحدہ حرفوں میں لکھیں اور ان حرف عمل کو اربع عناصر پر تقسیم کریں پس جس عنصر کے حرف زیادہ ہیں وہی عمل کا مزاج ہے۔

(۱۰) عمل شروع کرنے کا ذکر کسی سے نہ کرو۔ اور نہ کسی کو بتاؤ کہ میں یہ عمل پڑھتا ہوں۔ اگر کسی جگہ مجبوری سے اظہار کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو صرف اتنا کہندو کہ میں عمل پڑھا کرتا ہوں۔ یہ نہ بتاؤ کہ فلاں عمل پڑھتا ہوں۔ یہ ایک خاص راز ہے۔ عمل کے ظاہر کر دینے سے اس کا اثر معدوم ہو جاتا ہے۔

(۱۱) اگر کسی عمل میں مطلوب کی وجہ کے نام کی ضرورت ہو اور تلاش و تحقیق سے نام معلوم نہیں ہو سکتا تو صرف مطلوب کا نام کافی ہے مطلوب کی ماں کے نام کی جگہ بن جو یا بنت حوا لکھنا یا پڑھنا بالکل جمل اور جہلا کا قانون ہے۔

(۱۲) عمل اور غیوریت میں خاص تعلق ہوتا ہے۔ لہذا ہر عمل کے ساتھ اس کا متعلقہ غیور استعمال کیا کرو غیور اس ستارے کا جملانا ہوگا جو اس عمل کا ہے ہر ستارے کا متعلقہ غیور میں نے اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔

(۱۳) ایک کام کے واسطے ایک وقت میں ایک ہی عمل کرو۔ ایک مقصد کے لیے ایک وقت میں دو یا زیادہ عمل کرنے سے ہر عمل کی تاثیر معدوم ہو جاتی ہے ہاں اگر مقاصد جدا ہیں تو ایک وقت میں دو عمل کر سکتے ہو۔ مثلاً ایک آدمی اپنی شادی اور ملازمت کے لیے عمل کر رہا ہے تو وہ ایک وقت میں دو عمل کر سکتا ہے۔ ایک شادی کے لیے۔ دوسرا ملازمت کے لیے۔ مگر صرف شادی یا ملازمت کے لیے دو عمل نہ کرنا چاہئیں۔

(۱۴) عملیات میں زکوٰۃ کو بہت بڑا دخل ہے۔ اجازت بھی کام دیتی ہے۔ یعنی اجازت قائم مقام زکوٰۃ ہے مگر اجازت اسی شخص کی محبر ہے جو خود صاحب زکوٰۃ ہے۔ اور

اجازت کے یہ معنی نہیں کہ کوئی زبان سے کہہ دے کہ میری اجازت ہے۔ اس عمل کو کرنا سب فریب اور دھوکا ہے۔ خدا کا پاک کلام کسی کی جائداد اور ملکیت نہیں ہے جو صاحب اجازت دیتے ہیں اس سے دریافت کرو کہ کیا آپ خدا کے کلام کے ٹھیکیدار ہیں آپ کی بے اجازت خدا کے کلام میں اثر ہی نہ رہے گا۔ یہ سب باتیں جانلوں نے مقرر کر رکھی ہیں اور اس سے مقصود طلب منفعت ہے یا اپنی بزرگی جتانا اور دوسروں سے خدمت لینا ہے۔ میں اجازت کے اسلی معنی بتا دوں۔ اجازت اس شخص کی کارآمد ہے جو خود صاحب زکوٰۃ ہو۔ صاحب زکوٰۃ اس طرح اجازت دے کہ اپنی میں نے اس اسم اعظم یا عمل کی جو زکوٰۃ ادا کی تھی میں اس حق زکوٰۃ کو اپنی طرف سے فلاں کو دیتا ہوں۔ اجازت عمل کی نہیں۔ بلکہ حق زکوٰۃ کو مستقل کرنے کا نام اجازت ہے۔ عوام کے اجازت کے متعلق خدا جانے کیا گمان ہیں۔ اس لیے میں نے اجازت کے مسد کو صاف کر دیا۔ ہر عمل کی زکوٰۃ کا طریقہ اس کتاب میں درج ہے۔

عمل میں پرمیز ایک خاص رکن ہے۔ جو عمل با پرمیز کیا جائے۔ اس میں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ پرمیز کی تفصیل اس کتاب میں دوسری جگہ دیکھو۔ یہ قوانین مجاہدین کی تکمیل کے بغیر عمل میں اثر نہیں ہوتا۔ یہ کتاب میں نے اس طرح لکھی ہے کہ میں جو عمل کسی کو بتاؤں یا خط میں یا کسی اور طریقہ پر لکھوں اور ان میں اصطلاحات اور قوانین عمل ہوتے ہیں لیکن ہر شخص کو وہ اصطلاحات معلوم نہیں اور ہر مرتبہ اور ہر وقت عمل کے ساتھ تفصیل کرنا یا خطوط میں اس کا حل کرنا ایک امر دشوار تھا اس کتاب کی موجودگی میں اب کوئی اصطلاح اور قانون ایسا نہیں ہوگا جو قواعد اور قوانین مندرجہ عملیات کو حل نہ کر سکے دنیا میں کوئی ایک کتاب کسی فن میں مکمل اور اکمل نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسا ہوتا تو کسی فن پر ایک ہی کتاب کافی۔ یا وجود یک ہر فن پر بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور پھر بھی وہ علم تشوہ تکمیل

ہے۔

یہ کتاب اس وقت بھی کسی کے زیر نظر ہوگی جب شفق آخرت لحد میں خاک ہو چکا ہوگا۔ اسے اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے بزرگ اللہ کے واسطے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ دوسیاہ گنہگار۔ ذلیل ترین مخلوق یعنی عاصی شقی پر رحم کرے اور اس کے گناہوں کو معاف فرمائے آمین



علم جبر

جبر جعفر کا تلفظ ہے۔ اور جعفر سے مراد پیٹا اور اٹکیا۔ امام اولیاء حضور سیدنا مولا امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں۔ آپ شہید کربلا جنت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی نور پاک میں ہیں مقدم میں پیدا ہوئے اور شوال ۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں سے شہید ہوئے۔ آپ نے علم جبر کے چند نکات بیان فرمائے تھے۔ اسی وجہ سے یہ علم ابھی علم جعفر سے مشہور ہوا۔ اور کثرت استعمال سے جعفر کا جبر بن گیا۔ اس علم کے چارے والوں کا بیان ہے کہ یہ علم علوم انبیاء میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے صرف انبیاء کو تعلیم فرمایا تھا۔ بطور میراث انبیاء حضور خاتم النبیین کو ملا اور حضور نے حسب حدیث انا حدیث العلم و علی بابہا کے یہ علم جنتاب مولا علی کو تعلیم فرمایا۔ اور درجہ بدرجہ اور سینے سے سینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تک آیا اور آپ نے چند نکات اس کے ظاہر فرمائے اور وہی چند نکات اب دنیا میں محدث اول اور مشرف ہیں اس علم شریف کے اوصاف ہیں۔ ایک علم الاخبار۔ دوسرا علم الآثار۔ چونکہ یہ علم علوم انبیاء میں سے ہے لہذا اب تک یہ خصوصیت اس میں ہے کہ عام طور پر یہ کسی کو نہیں آتا۔ یہ علم بشارت کو آتا ہے۔ بمصدق علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل یا فقرا کو آتا ہے حسب خطاب الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یخذلون

علم الاخبار کو مستعملہ بھی کہتے ہیں۔ بہت سے اصحاب مستعملہ کے لیے سرگرداں

پہرتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ جب تک آپ خود کو وارث علوم انبیاء نہ ٹھہرے
مگر یہ اس وقت تک یہ علم نہیں آتا۔ اور نہ آنے کا۔ نہ کسی کے بتانے سے آتا ہے۔
نہ کسی تعلیم سے آپ اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ جس پر صحت لفظی ہوتی ہے اس کو
ترشحے آکر تعلیم دے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ میں کسی کو بتا دوں تو
ناممکن ہے قدرت کا کچھ ایسا رمز ہے کہ مثلاً آپ کو مستحصل آجائے۔ اور آپ کسی کو
بتانا چاہیں تو نہیں بتا سکتے۔ جس طرح فراموشی کا راز اب تک ظاہر نہیں ہوا۔ اسی
طرح مستحصل بھی کسی غیر شخص پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ بعض اصحاب نے جرات کر کے
جدید بیرونی گوشتے بے نقاب کئے ہیں اور انہیں اصحاب کی تہنیت میں نے بھی چند راز
کی باتیں اس کتاب میں ظاہر کر دی ہیں۔ بنیادی طور پر ایک مشکل اس علم میں ہے
ہے کہ جز کی کتاب کا ترجمہ ایک اردو میں نہیں ہوا۔ اگر کوئی کتاب اردو میں ملے
ہے تو اسکی طباعت اس قدر غلط ہو گئی ہے کہ اس ہونے سے نہ ہونا بہتر تھا۔ اعداد
کی غلطی حروف کی غلطی ایک ایسی غلطی ہے کہ بظاہر سبک ہے۔ لیکن حقیقت میں
نہایت گراں ہے۔ بلکہ گراں تر۔ بہر حال میں نے چند در چند قواعد مستحصل اس میں
بیان کر دیئے ہیں ساتھ ہی اور بہت سے قابل قدر قوانین بیان کر دیئے ہیں۔

ارباب علم پر پوشیدہ نہیں کہ دنیا کی ہر بات ہر علم دہد کے انھائیں حروف سے
باہر نہیں۔ ان انھائیں حروف کے جوڑ اور جوڑ لا متناہی ہیں دنیا کی بے شمار زبانیں
ان حروف سے بنتی ہیں۔ اور قیامت تک بنتی رہیں گی۔ بلکہ ان انھائیں حروف میں
سے بھی اگر چند حروف متشابہ نکال دیئے جائیں تب بھی نفس کلام میں کوئی دشواری
اور مطلب میں کوئی وقت نہ ہوگی۔ جیسے ث س م ہر سہ حروف متشابہ ہیں۔ ان
میں سے دو حروف نکال کر صرف ایک حرف سے کام لیں تو ٹکل سکتا ہے۔ مثلاً نہایت
سلامت۔ صبران ہر سہ جملوں کو ہم یوں بھی لکھ سکتے ہیں۔ سلامت۔ صبر۔ صبر
ہر جملہ کا الماقوم کا تسلیم شدہ ہے۔ در نہ کوئی قرآنی آیت تو ہے نہیں کہ صبر کو صابر

سے ہی گو کہ اب زمانے میں صبر کو صابر ہی لکھنا حد اول ہے۔ تاہم اگر کوئی صبر
کو صبر لکھے تو غلط نہیں ہو سکتا۔ مگر جس طرح دنیا کے علوم ان انھائیں حروف
سے باہر نہیں اسی طرح علم چیز بھی ان انھائیں حروف سے باہر نہیں ہے۔ لیکن اردو
زبان ہماری مادری زبان ہے اور یہ کتاب بھی اسی اردو زبان میں لکھی جا رہی ہے وہ
بہانے ۲۸ حروف کے اور زیادہ حروف سے مکمل ہوتی ہے۔ اس لیے کہ زبان اردو تمام
زبانوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ پشتو۔ سنسکرت۔ مگر زبان
اردو کئی زبانوں کا مجموعہ ہے۔ اس لیے اس میں ۱۸ حروف سے زیادہ حروف ہیں۔ جیسے
پ۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ گ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ علم جز ۲۸
حروف سے مکمل ہے لیکن جب ہم اسے اردو کی دنیا میں لائیں گے تو چند اور سات
حروف کا اضافہ کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارے ناموں میں ہمارے مطلب میں ان حروف کا
آنا ضرور ہے لیکن جہاں اضافہ ناممکن ہے اس لئے کہ دہد کے ۲۸ حروف کے عدد
باقاعدہ تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اگر ۲۸ حروف میں اضافہ کر کے ۳۰ یا ۲۵ بنائے جائیں تو
ہر اعداد کا مقرر کرنا محال ہے۔ اس وقت تو ۲۸ حروف کی تقسیم یہ ہے۔ ۹ حرف احاد
کے۔ ۹ حرف عشرات کے ۹ حرف مائت کے۔ ایک حرف الوف کا۔ اس میں شک
نہیں کہ یہ اعداد غیر منتہی ہیں۔ مثلاً ۱۱ ہزار چار ہزار دس ہزار و فیروہ کے لیے ہمارے
پاس کوئی حرف نہیں ہونے اس کے کہ اگر ہم کو دس ہزار لکھنا ہیں تو دس لکھ
دیں اور ایسا ہی ہوتا ہے اصول بنانے میں یہ قاعدہ کام آتا ہے (اگر دس ہزار کے
واسطے ہمارے پاس کوئی حرف ہوتا تو ہم دس غین کی طوالت سے بچ جاتے لیکن سلسلہ
اعداد لامتناہی ہے۔ یعنی دس ہزار بیس ہزار تیس ہزار تیس لاکھ۔ تیس کروڑ و فیروہ
و فیروہ۔ یعنی جس طرح عدد غیر متناہی ہیں اسی طرح حرف غیر متناہی ہوتے اور یہ محال
ہے۔ لیکن ہماری زبان میں ان زائد حروف کا آنا ناگزیر ہے۔ لہذا جب کسی نام یا
کسی جملہ میں یہ حروف ہوں تو ان کے اعداد کیا ہوں گے یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور

سیرے احباب اکثر مجھ سے غلطو میں یہ دریافت کیا کرتے ہیں۔ ارباب فہم پر مخفی نہیں کہ زبان کے ب و پ لہجے میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ فارسی اور عربی جس میں علم جز کا سرمایہ ہے اس قدر جلد جلد تبدیل ہو رہی ہیں کہ جن اصحاب کو علم السنہ سے تعلق ہے وہی اس تغیر و تبدل کو سمجھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر صوبہ اور ہر شہر کی زبان جداگانہ ہوتی ہے۔ بلکہ ایک شہر کے ہر حصہ میں زبان کا تفاوت ہوتا ہے۔ نیز ایک شہر کی رہنے والی مختلف قوموں میں زبان کا فرق پایا جاتا ہے۔ آج کل عربوں کا تعلق دیگر ممالک سے بھی ہے۔ لہذا اس وقت کی عربی پہلی عربی سے مختلف ہے اور اہل علم واقف ہیں کہ موجودہ عربی زبان گذشتہ عربی زبان سے بہت مختلف ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہم عربی زبان کے جدید تغیر سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ قدیم عربی سے تعلق ہے تو یہ مسئلہ لڑتی ہے کہ اردو خود جدید ہے۔

عربوں کا تعلق ہندوستان سے جہاں نہیں پھر جو حرف سنسکرت اور ہندی کے ہیں۔ ان کا بدل ابجد سے کس طرح قائم کریں ابجد میں دو حرفوں کا بدل تو جملے ہی زبان میں پایا جاتا ہے۔ اول گاف۔ دوم پ۔ اور اس لیے کہ یہ حرف قدیم فارسی کے ہیں۔ لہذا عربوں نے گاف کا بدل جیم سے کیا۔ جیسے گیلان سے جیلان اور پ کا بدل ف سے کیا۔ جیسے ہیل سے فیل مگر جو حرف خاص ہندی کے ہیں ان کا بدل پرانی زبان میں نہیں ہے۔ جیسے ت۔ ڈ۔ ل۔ ابتدا میں حرف پر لکھا تھے۔ نہ زر۔ وزر۔ نہ مد۔ تمدید تھے۔ بلکہ حرفوں میں جوڑ بھی نہ تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ نوشت و خواند کی اس قدر تحقیقات ہی نہ تھی نہ اس سے اس قدر کام لیا جاتا تھا لوگ ضروری باتیں یاد کر لیتے تھے۔ بڑا کارنامہ عرب میں شعر و شاعری کا تھا۔ چونکہ وہ لوگ لکھنے کا کام قوت حافظہ سے لیتے تھے۔ اس لیے ان کا حافظہ اس قدر تیز تھا۔ کہ وہ دیوان کے دیوان زبانی یاد کر لیا کرتے تھے۔ بعض لوگوں کی قوت حافظہ تو اس قدر تیز تھی کہ اب لوگ اس پر قہج کرتے ہیں۔ اور یہ سب محاورہ پر موقوف ہے۔

دیکھو ہم آج بھی اردو پر زر و زور اور کوئی علامت نہیں لگاتے بلکہ بعض اصحاب تو نقطے بھی نہیں لگاتے تاہم اپنی قوت استعداد سے پڑھ لیتے ہیں۔ اسی طرح عرب والے بھی زر و زور نہیں لگاتے تھے نہ نقاط لگاتے تھے۔ صرف متشابہ محض ان کی استعداد پر صحیح پڑھ جاتے تھے۔ مثلاً (ب) ہے اور (ت) میں نقاط کی تیز نہ تھی۔ اور سین (س) اور ش (س) نقطوں سے نہیں بلکہ محاورہ سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام نے ہمارے نکل کر زمین عرب و عجم میں اپنا جھنڈا لگا دیا تو دوسرے لوگوں کو عربی زبان کا صحیح پڑھنا مشکل ہو گیا۔ آخر حجاج بن یوسف نے اپنے زمانے کو زبانی میں اس کو حل کیا اور علامہ نعیم بن حاتم کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ عربی متشابہ کو سمجھ کرنے کے لئے قرآن پاک میں نقاط لگائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے علامہ موصوف نے قرآن پاک پر نقطے لگائے۔ اور ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ و۔ ف۔ ق۔ ک۔ گ۔ ٹ۔ ی۔ یں ابھی تک عربی میں اصل نہ تھا۔ سب حرف جدا جدا لکھے جاتے تھے۔ شیخ علی بن بلال سہائی نے یہ اپنے جہد کے نتیجہ عالم تھے عربی بجا کو ایک دوسرے سے وصل کر کے لکھا۔ لیکن پھر بھی نہ وہ۔ نہ تھوید۔ نہ جزم وغیرہ علامتیں نہ تھیں اور خط کی یہ زبان سب تک تھی۔ یہ جو تصور عباسی کے جہد حکومت میں خط کوئی شروع ہوا۔ اور شیخ علی بن بلال نے علامہ میں تمام خوبیاں پیدا کیں۔ لیکن دوسری زبان کے حرف کو عرب کرنے کا کوئی طریق اب تک بھی خاص نہیں۔ یہ بات اہل زبان مزاج اور روا مرد محاورے پر منحصر ہے۔ اب اردو کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی۔ اور ابجد کے ۲۸ حرف بڑھ کر ۴۶ گئے۔ یعنی ابجد کے ۲۸ حرف یہ ہیں۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
س	ص	ف	ق	ر	ش	س	ت	ث	ج	ذ	ص	ظ	ع
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸





اس کے مقابلہ پر اردو کے حروف کی جدول بھی دیکھو۔

ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ڈ	ر	ڑ	ز	ذ	ن	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ل	م	ن	و	ہ
۱۰۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰

گویا عربی سے اردو میں سات حرف زیادہ ہو گئے۔ اردو میں بکثرت ایسے جملے اور لفظ ہیں جن میں یہ حروف آتے ہیں۔ جیسے رڑ۔ ٹاٹ۔ گھڑا۔ ڈالی۔ چھائیے۔ توپ میں نے اب تک کوئی کتاب نہیں دیکھی جس میں بدل حروف کا کوئی قاعدہ معین کیا گیا ہو۔ اور نہ کوئی قاعدہ مدون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ جہاں یہ بھی معلوم کر لو کہ ہر حرف کا تعلق ستارے سے ہے۔ یعنی سات سات ستارے ہیں اور انھیں ہر حرف ہر ستارہ کے حصے میں چار چار حرف آتے ہیں۔ جس کی تفصیل نقشہ ذیل سے معلوم کرو۔

سج	زہرہ	عطارد	مر	شمس	زحل	مشتری
ا ب	و ہ	ط ی	م ن	ف ص	ث ت	ز ح
ج د	ز ح	ک ل	س ع	ق ر	خ غ	ط ف

نوٹ:- ستاروں پر حروف کی تقسیم اور بھی ہے۔ جو اس سے مختلف ہے یہ تقسیم ترتیب منطقہ البروج ہے اور عملیات میں اس سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ دیگر تقسیم عناصر اور بروج پر ہیں۔ جو انشاء اللہ اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں درج کروں گا۔ جہاں صرف اس قدر سوال ہے کہ اگر کسی کا نام ڈیوڈ۔ میکا رام۔ گورد پرشاد۔ نامس چیلن ہے تو اس کا ستارہ اجد سے کیسے معلوم کریں۔ ہندی نجوم میں تو باقاعدہ تقسیم ہے۔ لیکن عرب میں تقسیم نہیں۔ اب جنار کو ستارہ بنانا مشکل ہے۔ کیونکہ ہجر عربی علم ہے۔ لہذا میرے نزدیک ہندی حروف کا بدل یہ ہے۔ پ کا بدل ب۔ ڈ کا بدل د۔ ڈ کا بدل ر۔ گ کا بدل ک۔ ٹ کا بدل ت۔ ٹ کا بدل ج۔

یہن جیسا کہ میں اعداد میں عربی کر آیا ہوں کہ عربی میں وہ حرف کا بدل معین ہے جو اس سے مختلف ہے یعنی گ کا جیم۔ اور پ کا ف۔ اور بعض اصحاب گلف کا بدل گلف مان کر گلف کے اس عدد لیتے ہیں۔ اور اسی پر میں خود بھی عمل کیا کرتا ہوں میں ج کے عدد جیم کے مطابق تین لیتا ہوں۔ اور گلف کے عدد میں لیتا ہوں یعنی گلف تسلیم کرتا ہوں۔ عربی زبان کے مطابق جیم مان کر تین نہیں لیتا۔ اور پ کو ف مان کر انی عدد نہیں لیتا۔ یہن اگر آپ کی تحقیق اس کے خلاف ہو تو نہیں طرح آپ چاہیں حروف تبدیل کر لیں میں نے اپنی تحقیق اور اپنا مذہب بیان کر دیا۔ اور مجھے کوئی حق نہیں کہ میں کسی کو اپنی تفسیر اور تحقیق پر مجبور کروں۔

اب معلوم کیجئے کہ دہد کیا ہے۔ عربی کے انھیں حروف کو مرکب کر کے سات جملے بنائے گئے ہیں۔ اس کا نام دہد ہے۔ اس میں ابٹ کی طرح تسلسل نہیں ہے اور نہ کوئی باقی رہتا ہے۔ صرف حروف تہجی کا مجموعہ ہے یعنی دہد ہوز۔ حلی۔ کھن سطن۔ قرشت۔ ٹھ۔ غلط۔ یہ ایک دہنی مجموعہ ہے یہ جملے بامعنی ہیں۔ یا بے معنی۔ اس میں سطن کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان جملوں کے کوئی معنی نہیں صرف مراتب اعدادی طوط رکھے گئے ہیں لیکن بعض کی تحقیق یہ ہے کہ ابن مرہ عرب کا مشہور عالم تھا اور اس کے آٹھ بیٹے تھے۔ یہ اس کے بیٹوں کے نام ہیں۔ بعض محققین کی تحقیق یہ ہے کہ قدون عرب سے پہلے یہودی پہلے چھ جملوں سے کام لیتے تھے۔ اور ان کی زبان صرف ۱۲ حروف سے مرکب تھی بعد کے چھ حرف یعنی ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ اور یہ چھ جملے یعنی دہد سے قرشت تک مدائن کے چھ بادشاہوں کے نام تھے۔ جب علم جبر عرب میں آیا تو اہل عرب نے اپنی زبان کے مطابق چھ حرف اس میں بڑھا کر عددی تعداد ایک ہزار کر لی چونکہ ہر زبان میں حروف کی تعداد کم و بیش ہوتی ہے۔ لہذا جس زبان میں یہ حروف آتے گئے وہ اپنی زبان کے مطابق

حروف پہنچاتے گئے یہودی زبان اور ۲۲ حروف سے مکمل تھی اور عدد کی تعداد چار سو
 ایک تھی۔ وہ کس طرح جز کے ۲۱ مل جل کر تھے اس کی کوئی مثال اور کوئی نمونہ
 مجھے کسی کتاب میں نہیں ملا۔ لیکن بعض مورخین اور محققین نے ادب کا موجد ابن عرب
 کو تسلیم کیا ہے سب سے پہلے تو قدیم ایام سے تھے۔ عرب صرف دو اظہار کے موجد
 ہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ۲۲ حروف بجا کا مرکب اور طریق پر ۲۱۔ اور اس کے بعض
 نے عربوں کا موجد ہونا مانا ہو۔ لیکن صرف تریب ادب کا نہیں ہو سکتی صاحب قاموس
 جو خود ایک تھقی اور معجز شخص ہے اس نے بھی اہل عرب کو صرف دو اظہار کا موجد
 تسلیم کیا ہے۔ یہودی ادب کا نہیں۔ ہاں تریب میں فرق ضرور تسلیم کرنا پڑے گا۔
 بعض کتب سے یہودی زبان کے ادب کا پتہ اس طرح چلتا ہے۔ ادب۔ ہوزح۔ طیکل۔
 منح۔ فصتر۔ شت یعنی پہلے پانچ پہلے چار حرفی۔ اور آخر کا ایک اظہار دو حرفی۔ اور یہ
 یہودی زبان میں ناگہر تھا۔ اس لیے کہ ۲۲ کی تقسیم کامل نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر جب
 اہل عرب نے پچھ حرف بڑھا کر پورے ۲۸ حرف کر لئے تو سات پر تقسیم کامل تھی۔
 ادب میں چار پہلے۔ حرفی بنا کر ۲۸ حروف کا مجموعہ کر لیا۔ اس طرح پہلے سبھی یادگار
 پر تقسیم نہ ہو سکے۔ اگر چار چار حروف کے سات پہلے بنائے جاتے تو ہر پہلے کی تقسیم
 سات پر کامل ہو جاتی یعنی اگر مساوی الحروف پہلے بنائے جاتے تو اس کی سورت یہ
 ہوتی۔ ادب۔ ہوزح۔ طیکل۔ منح۔ فصتر۔ شت۔ ذمغ۔ اس رسم اللہ سے قانون
 اعداد میں تو کوئی تفاوت پیدا نہیں ہوا۔ وہاں طرز نظم جدا ہو گیا۔ اور طرز نظم کوئی
 شے نہیں ہے اس وقت یہ جملے زبان پر ثقیل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن جب کثرت
 استعمال سے زبان آشنا ہو جائیں گے تو ثقالت دور ہو جائے گی۔ لیکن اس میں
 خوبی یہ ہے کہ ادب مردج میں بعض حروف۔ حرفی اور بعض چہار حرفی ہیں۔ اور اس
 رسم اللہ میں سب پہلے چہار حرفی ہوتے ہیں۔ بہر حال علم جعفر ایک ایسا علم ہے کہ
 باوجود گہریت کے اب بھی خاص ہے اور اہم ہے ہی سے خصوصیات ان کے سوا یہ علم

اور علم ذیل اب عام نہیں ہے مثلاً زبان۔ تسبیح جو اس علم کا خاص رکن ہے۔ اس قدر
 پوشیدہ ہے کہ اگر کوئی اسے حاصل کرنا چاہے تو بہت مشکل سے آتا ہے اور بعض
 وقت تو قدرتی طور پر ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ مجھے انہوں کے قوائے علمی باطل ہو
 جاتے ہیں۔ بظاہر جب تک عربی اور فارسی استعداد ہو تب تک اس علم میں دماغ
 سوا ہی بیکار ہے۔ اب میں اصطلاحات جز کو بیود تعالیٰ بیان کرتا ہوں۔



اصطلاحات جز

علم جز کی بنیاد ادب کے اٹھائیس حروف پر ہے اور ایک کلیہ یہ ہے کہ ہر جب
 جس قدر حروف پر قابل ہو گا اتنی ہی مرتبہ گردش کر سکے گا۔ ادب کے اٹھائیس حروف
 ہیں۔ اگر ۲۸ کو ۲۸ میں ضرب دیا جائے تو عدد سات سو چوداسی حاصل ہوں گے لہذا
 ادبوں کی سات سو چوداسی قسمیں ہوتی ہیں اور یہ ادبیں بیکار نہیں ہوتیں۔ سب کار
 آمد ہیں۔ مگر یہ کتب مبادیات پر مشتمل ہے اس لیے مکتی مسائل بیکار ہیں۔ لہذا
 میں صرف وہ ادبیں بیان کرتا ہوں جو مستند میں دوا مرہ بلکہ ہر وقت کام آتی ہیں۔
 جب اب تعالیٰ آپ کو فکر و ملاحظہ فرمائے گا تو آپ خود بھی بقایا تلاش کر لیں گے۔ یا
 کسی خاص ادب کی ضرورت ہے تو مجھ سے دریافت فرمائیں۔ بطن کتاب میں بھی بعض
 ادب کا ذکر آجایا ہے کہ تا حد اول ادبیں حسب ذیل ہیں۔ اول ادب شمسی۔
 اس کو اثنت کہتے ہیں۔ اور وہ عدد اعداد یہ ہے۔

(۱) ادب شمسی یا ادب اثنت عدد اعداد

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

تیسری دہد قری ہے۔ اور اس کو دہد کہتے ہیں مع اعداد اور اسی کو جمل کہتے ہیں

۱۲۱۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰

یہ دہد شمسی (ابتث) سے بنائی جاتی ہے۔

تیسری دہد کا نام دہد "اجزش" ہے۔ چونکہ اس دہد کی ابتدا عرف جم سے ہوتی ہے اس لیے اس دہد کو جزش کہتے ہیں۔ الف حرف اساس ہے اس اجزش ہو گیا اور اس دہد کا نام جزش (اجزش) اس لیے رکھا گیا۔ کہ اس سلسلہ سے یہ دہد تیسری ہے۔ (اول ابتث۔ دوم دہد) اور تین عدد جم کے ہیں۔ قاعدہ اس کے استخراج کا یہ ہے کہ اجزش ابتث سے استخراج کی جاتی ہے۔ اور اس طرح کہ ابتث کے تین تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لکھتے جاؤ۔ یہ اساس ہے۔ جب پندرہ حرف کی لان پوری ہو جائے تو پندرہویں حرف سے نظیرہ دے کر اجزش مکمل کر لو۔ چونکہ الف حرف اساس ہے۔ اس لیے یہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ اس قاعدہ کے تحت جب ابتث سے اجزش کا استخراج کیا تو اساس و نظیرہ کی یہ صورت پیدا ہو گئی۔ یعنی اجزش مع اعداد یہ ہے۔ (۳)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰



اگرچہ اس قدر حل کافی تھا۔ مگر مجھے پہلے ایڈیشن کے قریب سے معلوم ہوا کہ بعض اصحاب اب بھی کہتے تھے کہ ہوتے ہیں۔ اس لیے مزید تشریح کی ضرورت ہے دیکھو سطر اول میں جسے اساس کہتے ہیں حرف آخر "و" ہے۔ اب "و" واپسی طرف سے بائیں طرف کو شمار کیا۔ دیکھو دہد ابتث میں۔ "و" کی واپسی طرف "ن" ہے۔ لہذا "و" ایک "ن" "و"۔ سیم "تین" اسی طرح شمار کرتے چلے جاؤ تو پندرہواں حرف "ت" ہوگا۔ لہذا "۱" کے تحت میں "ت" لکھا۔ اب "و" کے بعد (سطر اول میں اساس) حرف "ک" ہے ابتث سے "ک" تک شمار کرو۔ "و" ایک "ق" "و"۔ "ف" "تین" اسی طرح لکھتے جاؤ۔ پندرہواں حرف "خ" آنے لگا۔ لہذا جم کے تحت میں "خ" لکھ دیا علیٰ مضائقہ اس طرح ہر حرف کا پندرہواں حرف پیدا ہوگا۔ اس پر ہے کہ اب آپ استخراج میں برہنہ ہوں گے۔

نوٹ۔ میں نے اس علم میں بہت سی کتابیں دیکھی ہیں۔ لیکن اس تشریح اور توضیح سے کسی کتاب میں آپ نہ دیکھیں گے۔

چوتھی دہد کا نام "اسلم" ہے۔ یہ دہد قری سے بنائی جاتی ہے۔ اس کے ترتیب دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسلم دہد سے نکال جاتی ہے (ابزش ابتث سے نکالی تھی) چونکہ الف اساس ہے۔ لہذا الف کو قائم کر کے دہد قری کے تین تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لکھتے جاؤ۔ پندرہ حرف کا اساس قائم ہوگا۔ جب اساس قائم ہو جائے تو حسب سابق پندرہویں حرف سے نظیرہ دیتے جاؤ دہد "اسلم" تیار ہوگی۔ اپنے سلسلے دہد قریہ کو کر دیکھو الف سے شمار کیا تو پانچواں حرف "ہ" ہے (پھر "و" سے پانچواں حرف "ک" ہے۔ یہ واضح رہے کہ پانچواں حرف پھر شمار میں آنے لگا اور اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے حرف کا استخراج پانچویں حرف سے کریں۔ بھائیہ کا چوتھے حرف سے اس صورت میں وہ حرف شمار میں نہ آنے لگا جو پانچواں حرف لکھا جا چکا ہے اچھی طرح غور کرو۔ دہد اسلم مع اعداد یہ ہے۔

(۴) اہم دہد قری سے بنائی گئی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

نظیرہ کا قاعدہ وہی ہے جو لکھا جا چکا یعنی جو حرف شروع میں ہے۔ اس سے دہد اصلی میں کا پندرہواں حرف نظیرہ کہا جائے گا۔ دیکھو دہد اہم سطر اول خانہ اہم میں ف ہے۔ اب دہد اصلی پر نظر ڈالو تو آپ کو سطر دو خانہ تین میں ف ملی اب ف سے شمار کیا۔ ف ایک۔ عین دو۔ سین تین۔ پندرہواں حرف "ل" ہوا۔ جو اس کے ہم مرتبہ خانہ میں رکھ دیا۔ اور آپ اس طوالت میں نہ پڑیں بلکہ صاف ترکیب یہ ہے کہ جو حرف اوپر کے خانہ میں ہے دہد اصلی سے وہ جس جگہ ہو اس سے ایک حرف درمیان دیکر۔ تیسرا حرف نظیرہ ہوگا۔ مثال پہلے خانہ میں "ا" ہے۔ دہد اصلی میں ب کو درمیان دیا بعد ازاں جیم ہے لہذا الف کا نظیرہ جیم ہے۔

پانچویں دہد کا نام ارفی ہے۔ ابت (دہد شمس) سے مستقیم ہے۔ چونکہ چار دہدیں سابق میں گذر چکیں اور پانچویں دہد ارفی ہے۔ ۲-۵-۹ ہوتے لہذا اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ ابت کہ آٹھ آٹھ حرف درمیان میں چھوڑتے ہوئے نوں حرف لکھتے جاؤ۔ اس طرح چودہ حرف اساس کے قائم کر لو۔ جب اساس قائم ہو جائے تو پندرہویں حرف سے نظیرہ دیتے جاؤ۔

(۵) دہد شمس سے بنائی گئی دہد ارفی سے نظیرہ واعداد یہ ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

نوٹ :- ابت اصلی سے اوپر کے حرف کے نیچے (دوسری لائن میں جو حرف ہے اور نیچے والی لائن کے مقابلہ میں اوپر والی لائن میں جو حرف ہیں وہ ایک دوسرے کا نظیرہ ہیں۔ مثلاً دہد اصلی ابت اصلی میں پہلا حرف الف ہے دوسری لائن میں الف کے نیچے لں ہے۔ لں الف کا نظیرہ لصاد ہے۔ اور صاد کا نظیرہ الف ہوگا۔

یعنی دہد کا نام الیقاع ہے (ا-ی-ق-ع) الیقاع دہد قمری سے مستقیم ہے چونکہ دہد قمری سے یہ دوسری دہد مستخرج ہے۔ یعنی "ابت" اور "دہد" تو اساسی ہیں۔ ابتداش "اور" ارفی "ابت" سے مستقیم ہوئیں۔ صرف اہم قمری سے نکلی ہے اور الیقاع جس کا بیان یہاں ہے۔ قمری سے نکلتی ہیں۔ لہذا قمری سے نکلنے والی یہ دوسری دہد ہوتی۔ سطر کے حساب سے چھٹی اور قمری کے حساب سے دوسری ہوتی ۶-۲-۸ ہوتے۔ اب اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ دہد قمری سے آٹھ آٹھ حرف چھوڑتے ہوئے نوں حرف لکھتے جاؤ الف اساسی ہے یہ شمار میں نہیں) جب سطر اساس قائم ہو جائے تو اس کا نظیرہ دے دو۔ دہد الیقاع تیار ہوگی جو معہ اعداد حسب ذیل ہے۔

(۶) دہد الیقاع جو دہد قمری سے بنائی گئی ہے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

ساتویں دہد کا نام اعرط (ا-ح-ز-ط) دہد شمس سے بنائی گئی ہے۔ بعض

کتاب میں اس کا نام اصول یعنی رائے مہد سے دیکھا گیا ہے۔ جو غلط ہے۔ یہاں رائے لگے ہے لہذا اصول ابٹ سے نکالی جاتی ہے جو کہ لہجہ سے مستخرج لہجات میں سے اصول کا تیسرا درجہ ہے (اجزائش اور ارفی جملے نکل چکی ہیں) اور ایک اساسی (ابٹ) کل چار لہجوں ہوئیں لہذا اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ ابٹ سے چار چار حرف کی طرف دیتے ہوئے پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ الف اساسی ہونے کے وجہ سے شمار نہیں کیا جاتا۔ جب اس قاعدہ کے ماتحت چودہ حرفوں کا اساس قائم ہو جائے تو حسب قاعدہ پندرہویں حرف سے اس کا نظیرہ دے کر لہجہ اصول پیدا کرو جو سو اعداد حسب ذیل ہے۔

ح	ز	ط	ق	واو	ت	دال	س	ع	ل	ی	ج	ر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰
ض	ف	ن	ب	خ	ش	ظ	ک	ص	ث	ذ	ص	ج
۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰

نوٹ۔ لہجہ جس لہجہ سے نکالی جائے گی اس لہجہ سے نظیرہ دیا جائیگا اگر میری کتاب میں کسی جگہ اس کے خلاف دیکھا جائے تو اسے غلطی تصور کریں یعنی اگر کسی جگہ بھول ہو گئی ہے۔ یعنی لہجہ تو کسی جگہ قرآن لہجہ سے نکالی اور نظیرہ ابٹ سے دیا ہے یا لہجہ تو شمس لہجہ سے (ابٹ سے نکالی ہے اور نظیرہ قمری سے دیدیا ہے

تو یہ غلط تصور ہوگا اور شاید

بعض جگہ کوئی حرف حساب کرنے میں غلط بھی لکھا گیا ہو تو آپ اسے غلط تصور کریں۔ غلط بات تو آخر غلط ہے میں نے حتی الوسع حروف مستخرجہ میں صحت کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی میں انسان ہوں اگر حساب سے میرا مستخرجہ حروف غلط

ہے تو آپ صحیح کر کے بتائیں۔ اسی وجہ سے میں نے ہر حرف کا قاعدہ مستخرجہ لکھ دیا ہے انہوں لہجہ کا نام لہجہ ادج ہے۔ لہجہ ادج لہجہ قمری سے مستخرج لہجات میں سے ہے تیسرا لہجہ ہے یعنی بلقی اور اعظم جملے نکل چکی ہیں۔ ایک لہجہ اساسی ہوتی اس حساب سے اپنی جگہ سے حلق یہ جو قمری لہجہ ہوتی۔ لہذا اس کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ لہجہ قمری کے چار چار حرف چھوڑتے ہوئے پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ اور جب چودہ حرف کی سطر اساسی قائم ہو جائے تو پندرہویں حرف سے اس کا نظیرہ دیتے جاؤ۔ (۸) لہجہ ادج سو اعداد یہ ہے۔ لہجہ قمری سے بنائی گئی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰
ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ق	م	ن	ی
۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰

نویں لہجہ کا نام لہجہ اثز ہے (ا۔ ث۔ ع۔ ر) ثانیے مٹھ سے لہجہ مستخرجہ میں انہی لہجہوں سے کام لیا جاتا ہے۔ باقی ہزاروں لہجات علم الآثار میں کام آتی ہیں یا صرف لذت نظام ہیں۔ مستخرجہ ان لہجہوں سے باہر نہیں جاتا اثز آخری یعنی نویں لہجہ ہے۔ اگر ہم اسے تقسیم کرنا چاہیں تو تقسیم کامل کے لیے صرف تین کا ہی ہندسہ ہے۔ اور کوئی ایسا عدد نہیں ہے جس پر نو کا عدد کامل تقسیم ہو سکے۔ لہذا لہجہ اثز کے استخراج کا قاعدہ یہ ہے کہ لہجہ ابٹ (شمسی) کے دو دو حرف چھوڑتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جاؤ۔ جب چودہ حرفوں سے اساس قائم ہو جائے تو پندرہویں حرف سے اس کا نظیرہ دے کر لہجہ تمام کرو۔ جو سو اعداد حسب ذیل ہے۔



۱	ث	خ	ر	ش	ط	ح	ک	ن	ی	ت	ج	ز	س
۱	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
ض	ع	ق	م	ھ	ب	ج	د	ر	ص	ک	ف	ل	ہ
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹

نوٹ۔۔۔ ابد قمری اور ابد شمس کو دو لائنوں میں علی الترتیب لکھو۔ جس طرح ابد ہا میں میں نے لکھی ہیں۔ ہر ابد کی سطر کا نظیر نیچے والی سطر ہے اور نیچے والی سطر کا نظیر اوپر والی سطر ہے۔ یعنی جو حرف جس خانہ میں ہے اوپر والے حرف کا نظیر نیچے والا حرف ہے۔ اور نیچے والے حرف کا اوپر والا ہے۔ میں نے اور قاعدہ بھی نظیر دیتے کا بیان کیا ہے۔ مگر وہ لباچہ حساب ہے اور بعض دفعہ اس میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ قاعدہ آسان اور صحیح ہے۔

جن نو ابدات کو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ یا بالفاظ صحیح جو روح مستطہ قسمیں ہیں میں بیان کر چکا۔ گو میں نے صحت کی حتی الوسع کوشش کی ہے اور جہاں تک میرے علم اور میری نگاہ نے جائزہ لیا ہے۔ وہاں تک حرف مستخرجہ و مندرجہ صحیح ہیں۔ لیکن جب کوئی صاحب کسی ابد سے کام لینا چاہیں تو اس ابد کی صحت کر لیں۔ اسی لیے ہر ابد کے ساتھ ساتھ میں نے استخراج کا قاعدہ بیان کر دیا ہے۔ جو اب تک سوائے میرے کسی نے بیان نہیں کیا تھا کسی ایک بگ ایک حرف کی غلطی بعض مرتبہ سب کئے کرانے پر پانی پھیر دیتی ہے ان نو ابدوں میں سے سات ابدیں تو سجدہ سیارگان پر مستقسم ہیں۔ اور دو ابدیں اسی ہیں۔ یعنی ہر حرف اس ستارے سے متعلق ہے جس سے ابد مندرجہ ۱۰ ہے۔ جب ابد کے استخراج کرنے میں یا نظیر دینے میں۔ یا اعداد میں

غلطی ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اس سے سارہ بھی تبدیل ہو جائیگا اور اس طرح ایک خاص رکن میں تبدیلی عمل میں نقصان عظیم پیدا کرے گی۔ علاوہ ازیں کتابت و طباعت میں بڑی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور حرف عکس اور متجانس کا تغیر و تبدیل ہو جانا تو معمولی بات ہے۔ مثلاً دال کا والا پڑھا جانا یا لکھا جانا (و۔ د) اسی طرح۔ ث۔ ت۔ ج۔ ح۔ ع۔ گ کا ایک دوسرے سے بدل جانا کتابت و طباعت میں تو اس قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس سے حساب میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور ایک نقطہ کی کمی بیشی سے عمل ہی بگاڑ ہو جاتا ہے۔ اس لیے عمل سے قبل ہر حرف کو خوب جاننا چاہئے۔

۱۰۔ ابدیں تو اسی ہیں۔ جیسا سات ابدوں کا تعلق جو سجدہ سیارگان سے ہے۔ اور جو پانی رہا ہے۔ وہ ازل کے نقشے سے معلوم کرو۔ اس نقشے سے سب کیفیت معلوم ہو گی۔

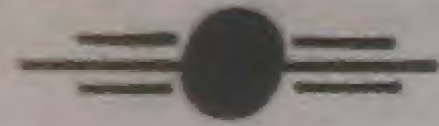
۱۰۔ ابد	اجندہ	اسلم	رئی	بیج	احزط	ادکج	اخر
۱۱۔ سیارہ	مرنج	زہرہ	عطارد	شمس	مشتری	زحل	
۱۲۔ متعلق	قل مقب	زہرہ	جوزہ	سفران	اسد	توس	بدو دلو

۱۳۔ کو وہ بالا نقشے سے آپ کو ابدات کا تعلق سیارہ گان اور بروج سے معلوم ہو گیا علاوہ ازیں دو ابدیں اسی ہیں۔ یعنی قمری و شمس (ابد۔ ابٹ) ان ہر دو کا تعلق بھی سیارہ گان سے ذیل کے نقشے سے معلوم کرو۔

۱۴۔ سیارہ	زحل	مشتری	مرنج	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
۱۵۔ متعلق	جدی	توس	عقرب	اسد	ثور	جوزا	سرطان
۱۶۔ بروج	اب	د	و	ی	م	ن	ہ
۱۷۔ قمری	ج۔ د	ز۔ ح	ل۔ ک	س۔ ع	ق۔ ث	ت۔ ج	ح۔ ع

اسی طرح دہد شمسی و انتہ کا تعلق معلوم کرو۔

نام سیارہ	زحل	شتوری	مرئخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
مشتعلہ	جدی	قوس	مقرب	اسد	ثور	جوزا	سرطان
بروج	دلو	حوت	حج	ذہ	سرطان	قوس	ن - د
حروف	ا - ب	ج - د	خ - د	ز - س	ط - غ	ف - ل	م - ہ



اصطلاحات جفر

علم جفر کی بنیاد دہد کے اٹھائیس حروف پر ہے۔ ماقبل صفحات میں دہد سے اعداد لکھ دی گئی ہے۔

حروف دہد اٹھائیس ہیں اور تمام حروف دہد پر نقاط کی تعداد ۲۲ ہے۔ دہد کے تمام حروف کے عدد ۵۹۹۵ ہیں یہ حروف مکتوبی کہلاتے ہیں۔ اور جہاں اہلیات میں یا کسی کتاب میں یہ لکھا ہو کہ اعداد حروف مکتوبی سے نکالو تو وہاں وہ حروف اسی طرح

لکھے جائیں گے۔ جس طرح دہد میں ہیں اور لکھے جاتے ہیں اور اسی کے عدول سے جاتے ہیں۔ مثلاً کہا جائے کہ اسم احمد کے مکتوبی عدد نکالو تو اس طرح حروف لکھ کر نکالیں گے۔ (احمد) ۱ - ح - م - د - میزان سے۔ اور اسی عمل کو اصطلاح جفر میں ببط کرنا یا مفرد کرنا کہتے ہیں۔ یعنی کسی اسم یا جملے کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھنا جیسا کہ میں نے احمد کے حروف کو جدا جدا لکھا ہے۔ حروف کی دوسری قسم مخلوئی ہے۔ یعنی جو نکالنا جس طرح زبان سے آتا ہوتا اور پیدا ہوتا ہے اس کو اسی طرح لکھنا۔ مثلاً اگر میں لکھا ہوں کہ احمد کو مخلوئی کرو تو مخلوئی کی صورت یہ ہوگی۔ ا - ب - ج - د - ح - م - ی - ل۔ دیکھو مخلوئی کرنے میں چار حروف سے گیارہ حروف پیدا ہو گئے۔ اور مکتوبی کے عدد جہاں سے تھے۔ اب ۵۹۹۵ ہو گئے۔ مکتوبی عدد سے ج - ح - ن پیدا ہوئے (ج - ن) مخلوئی سے ح - م - ی - ل پیدا ہوئے (ح - م - ی - ل) دیکھو مکتوبی اور مخلوئی میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو گیا۔ اس قانون کے تحت دہد کے اٹھائیس حروف مخلوئی بہترین سے ہیں اور نکلے جاتے ۲۲ کے ۵۹۹۵ جاتے ہیں اور اعداد نکالتے ۵۹۹۵ کے ۲۲ جاتے ہیں دہد مخلوئی کی جدول یہ ہے۔



جدول دہد مخلوئی

ا	ب	پ	ت	ث	ج	د	ذ	ر	ز	س	ط	ظ	ح	خ	د	ن	و	ز	ا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰

یعنی ولا الصالحین۔ قرآن پاک الم سے شروع ہو کر الحمد شریف پر ختم ہوا۔ یعنی ولا الصالحین۔
 الف سے ابتدا ہوئی اور نون پر خاتمہ۔ اسی طرح دہد مخلوقی الف سے شروع ہوا
 نون پر ختم ہوئی اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کے تمام اسرار اور رموز اس
 مخلوقی میں ہیں۔

اب معلوم کر کریں کہ دہد کے ۲۸ حرف تین اقسام پر منقسم ہیں۔ مکتوبی
 - مخلوقی - - مسروری - -
 د آخر یکساں ہو۔ اور یہ کل تین حرف ہیں م - ن - و - (میم - نون - واو) دیکھو
 کہ مخلوقی کرنے میں جو حرف اول میں تھا وہی آخر میں آیا۔ قسم دوم مخلوقی -
 حرف ہیں جو مخلوقی ہونے میں تین حرف ہو جاتے ہیں۔ مگر مکتوبی کی طرح اول
 یکساں نہیں ہوتا اور یہ دہد میں تیرہ حرف ہیں - ا - ج - د - و - ز - ح - ط - ی -
 ف - غ - ق - ک - ل - دیکھو مخلوقی کرنے میں ہر حرف سے تین حرف
 ہوتے۔ الف - جیم - دال - ذال - سین - قین - صاد - ضاد - عین - لیم - کاف
 کاف - لام قسم سوم مسروری - یہ وہ حرف ہیں جو مخلوقی ہونے میں صرف دو
 جاتے ہیں اور یہ دہد میں بارہ حرف ہیں - ب - ت - ث - ج - ح - ز - ر - د - ر -
 ف - ی - ان کی مخلوقی ہونے میں یہ صورت ہوتی - با - تا - ثا - طا - ظا -
 ذ - طا - قا - قار - ہا - یا - (حروف مکتوبی و مخلوقی ۳۹ - مسروری ۲۳ - ۶۲)
 جدول مخلوقی

دہد کے ۲۸ حرفوں کی تیسری قسم نورانی اور عظمیٰ ہے۔ دہد میں چودہ نورانی
 نورانی ہیں۔ اور چودہ عظمیٰ ہیں۔ (نورانی - ا - ہ - ج - ط - ی - ک - ل -
 ن - س - ر - م - ق - اور حرف عظمیٰ یہ ہیں - ب - ت - ث - ج - ح - ز - ر - د - ر -
 ت - ث - ی - د - م - ط - ی - لیکن ان عظمیٰ اور نورانی کی تقسیم کی کوئی
 بیان نہیں کی گئی ہے۔ یعنی جن استاد نے نورانی اور عظمیٰ کی یہ تقسیم بیان کی

انہوں نے کوئی وجہ نہیں بتائی لیکن بعض اہل جہل نے تحقیق کی ہے کہ حرف نورانی
 وہ حرف ہیں - جن سے قرآن مجید کی سورتوں کا آغاز ہوا ہے - اور یہ وجہ قابل اعتبار
 ہے کوئی وجہ قابل قبول ہو یا نہ ہو۔ تاہم وجہ نہ ہونے سے وجہ ہونا اولیٰ ہے قول
 اول پر کوئی دلیل نہیں۔ اور دوسرے قول پر دلیل ہے۔ واضح ہو کہ قرآن مجید میں کل
 ایک ۳۰ بارہ حرف ہیں۔ ان تمام حرف کو اگر لیا جائے جن سے سورت شروع
 ہوتی ہے تو ایک ۳۰ بارہ حرف برآمد ہوں گے۔ مگر اکثر مکرر ہوں گے۔ اگر ان کو
 خاص کیا جائے تو کل بارہ حرف برآمد ہوں گے جو یہ ہیں - ا - ی - ب - س -
 ک - ط - ق - ت - و - م - ج - ن - ل - ہ - غ - الف - یا - با - سین -
 کاف - ط - ظ - ک - ل - و - واو - ضاد - ج - ا - نون - لام - جا - لیم - اور میں اسی
 تحقیق کا نتیجہ ہوں۔ یعنی حرف نورانی ان ہی بارہ حرفوں کو تسلیم کرتا ہوں باقی تیرہ
 حرف عظمیٰ ہیں۔ واللہ اعلم۔

دہد کے اٹھائیس حرفوں کی چوتھی - قسم ناطق اور صامت ہے۔ حرف ناطق ان
 حرف کو کہتے ہیں جو نقطے والے ہیں۔ اس سے بحث نہیں کہ محتاتی ہیں یا فوقانی
 حرف ناطق بارہ ہیں - ب - ت - ث - ج - ح - ز - ر - د - ر - ی -
 ف - ق - ن - ی - باقی تیرہ حرف صامت ہیں۔ اور وہ یہ ہیں - ا - ہ - ج - ط - ی - ک - ل -
 ن - س - ر - م - ق - اور حرف ناطق جب کے لیے اکسیر ہیں۔
 اور صامت تقریباً نورانی کے لیے غیر صوف ہیں۔ حرف ناطق میں غیب و غریب
 اسرار بھی ہیں۔ بخلاف ان ایک چٹکے جہلست نور اثر اور تیرہ ہدف تحریر کرتا
 ہوں واضح ہو کہ بارہ حرف ناطق کے اعداد دہد قمری سے ہوتے ہیں۔ ان اعداد کا
 منظر پر کرو۔ منظر پر کرنے کا قاعدہ باب السحوش میں دیکھو۔ نقش باہی چال سے
 پر کرو۔ اس کے ساتھ کیلئے مانتار ستارہ غیرہ نو میر عد۔ کے حلقہ غیرہ دیکھئے۔
 کوٹ - پہلے ایڈیشن میں یہ نقش آتشی چال سے پر کر کے دیا گیا ہے۔ یہ صحیح تو ضرور

ہے مگر اس چال سے اس میں بہت زیادہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی اللہ کا نام
بہت بار دہرائے تو وہ دین دنیا میں شریعت و عزت حاصل
کے لئے اس کا دل نور الہی سے منور ہو جائے گا اور وہ دنیا کو اپنے ہاتھ کی انگلی
طرح دیکھے گا۔ زکوٰۃ یہ ہے کہ با طہارت قبلہ رخ ہو کر ایک لاکھ پچیس ہزار
اس نقش کو دھڑان سے پر کر دے۔ پھر اس کا یہ ہے کہ دوران زکوٰۃ بیاض۔ پس
مولیٰ نہ کھاؤ۔ بکرے کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ مگر دل۔ گلی۔ سری گروے۔
اندرونی حصہ بکرے کا نہ کھاٹے ختم کرنے کے لیے تعداد ایام مقرر نہیں جتنے دن
میں پوری کر سکو پوری کر دے مگر جہاں تک ممکن ہو جلد پوری کرنے کی کوشش کی
اگر چالیس دن میں یہ تعداد پوری کر سکو تو زیادہ برکت اور اثر ہوگا۔ جس قدر
لکھتے جاؤ ان کی گولیاں بنا کر اور آنے میں پیٹ کر دریا۔ تالاب۔ یا ایسے پانی
ڈالتے جاؤ جس میں پھلیاں ہوں۔ روزانہ لکھتے ہوئے نقوش کو روزانہ پانی میں
غور نہیں۔ جب موقع ملے ڈال دیا کریں۔ اگر سب کو حفاظت سے رکھ کر اور
کر کے آخر میں بھی ڈال دیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر اس بات کی
رہے کہ کوئی نقش ضائع نہ ہو۔ سب پانی میں پڑ جائیں۔ اگر کوئی نقش ضائع
جائے گا تو اس سے عمل میں نقصان ہوگا۔ بعد زکوٰۃ جب اس نقش کو کر کے اپنے پاس
رکھیں یا کسی دوسرے کو دیں تو مثل عمل کے کام کرے گا۔ ہر جائز کام کے لئے
عموماً اور جب و تسخیر کے لیے خصوصاً یہ نقش کام دے گا۔ جب و تسخیر کے لیے
کچھ نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے لکھتا ضرور ہے۔ پندرہ دن
اندرونی اس نقش کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ جب کہ کام اہم اور مشکل ہو۔ اور مستر
کاموں میں تین دن میں اثر کرتا ہے اور اسی طرح حروف صامت کے اعداد تقال کر
مشکات آتش چال میں پر کریں تو بہتر ہے ادا کر دے۔ یہ نقش جدائی اور دو شخصوں
مفاہقت نیز زبان بندی اور ہلاکت اعداد کے لیے کام دیتا ہے۔ بہر حال یہ جملہ معجز

کے طور پر ان حروف سے متعلق ایک عمل بیان کر دیا گیا۔ باقی دھبہ کی بحث ہو رہی
نکتہ:۔ دھبہ کے حرف اول کو۔ اوتاد۔ حرف دوم کو۔ مائل اوتاد۔ حرف سوم کو۔
داخل اوتاد کہتے ہیں۔ اسی طرح دھبہ ختم ہو جاتی ہے۔ اوتاد لبادہ مائل پر احلال کرتا
ہے۔ مائل اوتاد لبادہ استقبال پر بحث کرتا ہے۔ داخل اور لبادہ مائل پر شاید ہے
یہ قاعدہ ہر جہت میں بہت کام آتا ہے۔ یعنی جہز جہاز میں بغیر اس قاعدہ کے استعمال
کے چارہ نہیں سمجھ کرے دیگر قوانین میں یہ قاعدہ کم آتا ہے اس سبب سے اوتاد کے
حصہ میں اس حرف آتے ہیں۔ باقی تو مائل اوتاد کو اور نو داخل اوتاد کو طے کر
مستفاد کے بعد قوانین میں بھی یہ قاعدہ عام اور ان کے اعداد سے کام لیا جاتا ہے۔
لیکن حرف طین جو اوتاد میں شامل ہے اور جس کے عدد ایک ہزار ہیں۔ یہ اکثر بیکار
ہی رہتا ہے۔ اور بعض اساتذہ بجائے طین کے حرف (قا) کو شامل نہیں کرتے۔ بہر
حال جب علم جہز پر عبور حاصل کریں گے تو اس بحث کا تلف آئے گا۔
(جدول مع اعداد حسب ذیل ہے)



حرف اوتاد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ج	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
د	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
ه	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
و	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
ز	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
ح	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
ط	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
ظ	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
ع	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

اس کتاب میں یا کسی دوسری کتاب میں یہ جملہ آجائے کہ حروف کو حروف اوتاد
یا مائل اوتاد یا داخل اوتاد سے تبدیل کر دو تو اس جدول سے کام لو لیکن غور طلب اور

کامل تو یہ بات ہے۔ مٹا کسی جگہ لکھا ہے کہ ان حروف کو مائل اوتاد سے تبدیل کرو۔ تو کسی حرف سے ہم تبدیل کریں۔ کیونکہ ہر قسم کے نو نو حرف ہیں (اوتاد کے اس حرف ہیں) اور ہر قسم چند حروف کا مجموعہ ہے اس کا اصل دو قسم پر موقوف ہے۔ اول تو یہ معلوم کرو کہ ہر قسم کے حروف اعداد پر منقسم ہیں۔ اور علاوہ ان اعداد کے ہر حرف کی قیمت ہے اور جو نقشے میں دکھائی جا چکی ہے۔ ہر حرف پر مسلسل نمبر ڈالے جا سکتے ہیں مثلاً اوتاد کے دس حرف ہیں۔ ہر حرف پر ایک سے دس تک کے نمبر ڈال دو۔ اسی طرح مائل اوتاد پر ایک سے نو تک کے عدد ڈال دو۔ پس بیان کرنے والا یا بتانے والا استاد یہ بتائے گا کہ اس حرف یا ان حروف کو مائل اوتاد کے حرف یا حروف نمبری فلاں سے تبدیل کرو۔ مثلاً کہے گا یا لکھے گا یا بتائے گا کہ ان حروف کو حروف مائل اوتاد نمبر چار و پانچ سے تبدیل کرو پس مائل اوتاد کے حروف نمبر اوتاد کا اور نوں ہیں۔ قسم دوم یہ ہے کہ جس سوال یا جس اسم سے جس نمبر سے آپ نے حرف یا حروف لئے۔ مثال احمد کی میم کو مائل اوتاد کے حرف سے تبدیل کرو۔ اب اسم احمد میں میم مرتبہ سوم پر ہے (ا۔ ح۔ م) اور مائل اوتاد میں نمبر سوم پر ہے (ط۔ لے۔ لو۔ علاوہ مستحصلہ کے یہ قاعدہ عملیات میں بھی کام آتا ہے پس میم کی جگہ "ط" لے لو۔ علاوہ مستحصلہ کے یہ قاعدہ عملیات میں بھی کام آتا ہے اور اس جگہ یہ قاعدہ مستعمل ہوتا ہے۔ یہ واضح رہے کہ اکثر اصحاب عمل کی بے اثری کے شاک میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کئی عمل کئے مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔ لیکن اگر ان سے قواعد کے متعلق دریافت کیا جائے تو شاید کچھ بھی نہ بتا سکیں۔ اس لیے جن اصحاب کو قواعد و قوانین سے واقفیت نہیں ان کے عمل میں اثر ہو جانا تعجب ہے۔ نہ ہونا تعجب نہیں۔ جس منزل اور مقام کا راستہ کسی کو معلوم نہ ہو اس راستہ کو ملے کرنے میں بھٹک جانا یقینی ہے۔ علم عملیات بھی پیہروں۔ رسولوں۔ نبیوں و اولیوں اور عالموں کا علم ہے۔

نہ ہر کہ موہتر احمد قلندری داند

ہر گمبھوں والا فقیر اور ہر سر مٹا فقیر یا ولی کامل نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص کسی عمل کا عامل نہیں بن سکتا۔ نہ ہر آدمی عمل سے کامیاب ہو سکتا ہے دنیا کے معمولی کام اور ہنر سالہا سال کی خدمت اور محنت میں حاصل ہوتے ہیں۔ ہر ایک ایسا علم جس کا تعلق اسرار باطنیہ اور رموز الہیہ سے ہو کسی کامل کی خدمت اور سالہا سال محنت کے بغیر آجائے کہ تعجب کی بات ہے۔ اور جو اصحاب یہ خیال کرتے ہیں وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔



(اس میں عقل و دانش بیاہ گریست)

میں نے جگہ جگہ اس کتاب میں قوانین بیان کئے ہیں۔ مکتبہ اسلامیہ کا قانون یہ بھی ہے کہ خاص جس شخص کے لیے عمل کرنا ہے۔ اگر اس کا مزاج عمل کا مزاج اور عامل کا مزاج ہر۔ موافق ہیں تو عمل کام دے گا۔ لیکن اگر عامل کا مزاج موافق نہ ہو تو جتنا قصاص نہیں۔ مگر عمل اور معمول کا مزاج موافق ہونا ضروری ہے۔ اگر عمل اور معمول کا مزاج برعکس ہو گا تو عمل کام نہ دے گا۔ مثلاً معمول کا مزاج اچھی ہے۔ اور عمل کا مزاج آبی ہے تو عمل ہرگز کام نہ دے گا۔ کیونکہ آب و آتش میں فطری عداوت ہے۔ پس جس جگہ مزاج متضاد ہوں اس جگہ حروف ہم مزاج کے تبدیل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور حروف کی تبدیلی میں یہ حروف کام آتے ہیں۔ اسی طرح زمانے کے تغیر و جدول سے عمل میں فرق آ جاتا ہے۔ آپ نے جدول بالا میں بلا لیا ہے کہ ہر حرف زمانے سے منسوب ہے۔ یعنی حروف اوتاد زمانہ حال سے متعلق ہیں۔ اور مائل اوتاد مستقبل سے۔ اور مائل اوتاد زمانہ ماضی پر وال ہیں۔ پس اگر عمل زمانہ ماضی سے متعلق ہے اور اس عمل کا مزاج اوتاد یا مائل اوتاد ہے تو عمل میں اثر نہ ہو گا۔ جو کام جس زمانے سے متعلق ہو اسی زمانے کے مزاج کا عمل کرنا ہو گا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ ایک مشین میں بے شمار پرزے ہوتے ہیں۔ لیکن ہر پرزہ اپنی جگہ پر کام آتا ہے۔ استاد نے کسی پرزہ کو بیکار نہیں بتایا۔ اور ہر پرزہ اپنی

جگہ ٹٹ اور کارآمد ہے۔ اگر اس پرزے کو نکال دیا جائے۔ یا ایک جگہ کا پرزہ دوسری جگہ لگا دیا جائے گا تو مٹھین میں نقصان آجائے گا۔ اسی طرح عمل میں بھی بے شمار جگہ لگا دیا جائے گا تو مٹھین میں نقصان آجائے گا۔ اسی طرح عمل میں بھی بے شمار پرزہ ہیں۔ جب تک تمام پرزوں کا حال اور کام اور اثر معلوم نہ ہوگا۔ عمل کام دے گا اور یہ قدرت کا ایک خاص راز ہے۔ اگر عمل اس قدر آسان ہوتے کہ جس جی چاہے عمل کے ذریعہ ہر کام نکال لیتا تو نظام عالم میں فرق آجاتا۔ ہر شخص جس جی چاہتا اپنے قابو میں کر لیتا۔ اور ناجائز فائدہ اٹھاتا جس کو چاہتا برباد کر دیتا اور ہر عمل میں اثر مان لیا جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ اپنے دشمن کو برباد کرنے کا عمل کریں گے اور اسی طرح آپ کا دشمن آپ کو برباد کرنے کے لئے عمل کرے گا۔ دشمن آپ کے عمل سے اور آپ دشمن کے عمل سے برباد ہوں گے۔ اور دونوں کی حالت خراب ہو جائے گی۔ اس لیے قدرت نے عملیات کو عام نہیں کیا۔ بلکہ خاص افراد نے رکھا ہے۔

قاعدہ۔ لہجہ کے انھائیں حروف چار عناصر پر منقسم ہیں۔ لیکن تقسیم میں غلطیوں اور حقداروں کا اختلاف ہے۔ ذیل میں وہ تقسیم درج کرتا ہوں جو عام ہے۔ اور مشہور۔ دوسری تقسیم اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ بیان کر دی گئی ہیں۔ حروف کی تقسیم مختصر یہ ہے۔

آتش	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ
بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	ع



(اور بعض کے نزدیک مزاج کی تقسیم یہ ہے)

آتش	ا	ب	ج	د	ه	و	ز
بادی	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
آبی	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
خاکی	ب	ث	ع	ذ	ض	ظ	ع

اس کے علاوہ دو بھی اختلافات ہیں جن کو اسی کتاب میں اپنے موقع پر بیان کیا جائیگا۔

قاعدہ۔ ہر حرف کا بعد حواں حرف نظیرہ کہلاتا ہے۔ یعنی جب کسی جگہ یہ لکھا ہو کہ ان حروف کا نظیرہ لہجہ سے وہ تو مرد یہ ہو گی کہ اس حرف۔ مثلاً الف کا نظیرہ سین (س) ہے۔ کیونکہ لہجہ میں الف سے بعد حواں حرف سین ہے اور کا (ظ) کا نظیرہ میرام (م) ہے۔ ایں کی جدول سے ہر حرف کا نظیرہ معلوم کریں۔

آتش	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
نظیرہ	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

(اس کا برعکس نظیرہ جدول مستحب سے معلوم کریں)

نظیرہ	ا	ت	ج	د	د	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ

اس سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ الف کا نظیرہ سین اور سین کا نظیرہ الف ہے۔ یعنی اوپر والے حرف کا نظیرہ نیچے والا ہے۔ اور نیچے والے حرف کا نظیرہ اوپر والا حرف

ہے۔ اور اس سے ہے کہ اس تصریح سے آپ کے جاننے اور کسی حرف کا نظیرہ دینے میں
اب مشکل نہ رہے گی۔

قاعدہ۔ جب کسی جگہ پر لکھا ہو کہ دجہ سے نظیرہ ۱۱۔ یا دجہ سے اعداد حاصل کرو۔
تو اس سے مراد دجہ قری ہوتی ہے۔ یعنی دجہ۔ ۱۰۔ جب دوسری دجہ کا استعمال
ہوگا تو اس کا نام بھی تبدیل ہوگا۔ مثلاً ابٹ۔ اہلم۔ ارغی وغیرہ دجہ کو دجہ قری
بھی کہتے ہیں۔ اور ابٹ کو شمسی کہتے ہیں اور دجہ شمسی بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح جو
دجہ کہ قری سے مستبط ہے وہ قری ہے جو شمسی سے مستخرج ہے وہ شمسی ہے۔
صرف دجہ کا جملہ ہمیشہ قری پر ہی دل ہوتا رہے۔ شمسی کے لیے تصریح کر دی جائے
گی۔ یعنی دجہ شمسی۔ یا ابٹ۔

قاعدہ۔ دجہ عربی عددی عملیات نیز مستحصلہ میں کام آتی ہے۔ لیکن اکثر احباب اس
سے واقف نہیں ہوتے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اردو میں ایک کو ایک کہتے ہیں۔
اور دو کو دو۔ لیکن عربی میں ایک کو احد اور دو کو اشین کہتے ہیں۔ احد کے عدد تینہ
اور اشین کے عدد ۱۱ ہیں۔ اس حساب سے دجہ عددی میں الف کے اعداد ۳۔ اور بے
کے اعداد ۱۱ ہوتے۔ پس جس جگہ پر لکھا ہو کہ اعداد دجہ عربی عددی سے حاصل کرو۔

وہاں اسی سے مراد ہوتی ہے۔ یہ واضح رہے کہ بعض جگہ دجہ عربی لکھا ہوتا ہے اور
بعض جگہ دجہ عددی بعض جگہ دجہ عربی قری ہوتا ہے۔ لیکن ہر۔ نام اسی دجہ
کے ہیں۔ ذیل کی جدول سے تمام اعداد عربی ہر حرف کے مع نام عربی معلوم کرو۔
ایک اور اختلاف معلوم کرو کہ بعض علماء فہرہ۔ م۔ س۔ وا کو فہرہ۔ م۔
س۔ ت۔ وا یا فہرہ کہتے ہیں (م۔ س۔ ت) ان کے نزدیک فہرہ میں جو آخر
میں ہے۔ وہ اصل میں ت ہے۔ وقف مطلق کے سبب سے فہرہ کا فہرہ ہو گیا۔

علیٰ ذہن قیاس ست۔ بعد وغیرہ اسی طرح مائت (م۔ ا۔ ت۔ ت۔ ا۔ ہے اور بعض کے
تذکیر الف کے بعد بھانے ہرہ کے۔ ی۔ دیا ہے یعنی مائت۔ لیکن اگر میں تمام



اختلافات کی وجہ وہاں کروں تو خود خود کتاب کو طویل ہوگا۔ میرے نزدیک جو اصطلاح
صحیح علم جہز میں مقربہ ہیں۔ میں اس کی ہی تصریح اور دجہ وہاں کرتا ہوں۔ پہلی
ظاہرین کی تحقیق و تحقیق پر چھوٹا ہوں۔ میں فہرہ۔ ست۔ بعد وغیرہ تسلیم کرتا
ہوں۔ لیکن آخر میں حاکم ماننا ہوں۔ اور مائت میں یا ای تسلیم نہیں کرتا یہ بھی واضح
رہے کہ فہرہ۔ ست وغیرہ اصطلاح میں بحالت صفت مائت ماننا ہوں جیسے تحصیل اور
تذکیر الکبریٰ۔ میں حرف تحصیل کو نصبت (اصول) لکھا ہوا نہیں کرتا۔
دجہ عربی عددی ہے۔

حروف ابجد	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
عربی	آ	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد عربی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف ابجد	س	ع	ق	م	ص	ح	ث	ش	ذ	ض	ظ	غ	ف	ق
عربی	س	ع	ق	م	ص	ح	ث	ش	ذ	ض	ظ	غ	ف	ق
اعداد عربی	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

حق الوسخ میں نے اعداد کی جانچ کر لی ہے۔ مگر جو صاحب اس لہجہ سے کام لیں
تاکہ قلعی نہ رہے۔ ایک عدد کی قلعی زمین آسمان کا فرق ڈال دیتی ہے۔ اعداد اساس
محل ہوتے ہیں۔ اور جب اساس میں ہی قلعی ہو تو فروعات میں قلعی لازمی ہوتی ہے
محل اساس ہے اور تاثیر فروغ ہے۔ میں لاکھ کو شش کروں اور سو سو صحیح لکھوں۔ مگر
سو سو طبع ہونے تک کئی ہاتھوں میں جاتا ہے اور طبع ہونے تک بعض حروف یا عدد
کچھ کا کچھ بن جاتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ ہمزہ قائم مقام الف ہوتا ہے اس لیے ہمزہ کا
ہمیشہ ایک عدد لو یعنی جو عدد الف جس جگہ ہوگا ہمزہ کا بھی وہی عدد ہوگا۔

قاعدہ۔ جو حرف لکھنے میں آئے گا۔ اس کے عدد بھی لے جائیں گے چاہے وہ پڑھنے میں
آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ لیکن جو حرف پڑھنے میں آئے مگر لکھنے میں نہ آئے۔ اس کے عدد
نہیں لے جائیں گے اعداد لینے میں صرف لکھنے کا اعتبار ہے۔ پڑھنے کا اعتبار نہیں۔ مثلاً
الرحمن کا تلفظ یہ ہے یعنی پڑھنے میں اس طرح آتا ہے۔ اور عثمان لکھا جاتا ہے۔
الرحمن اس سے دو فرق ظاہر ہوئے۔ ایک تو یہ کہ لام لکھا گیا۔ مگر پڑھنے میں نہیں
آیا۔ اسی طرح میم کے بعد کا الف نہیں لکھا گیا۔ مگر پڑھا گیا۔ (اشباع قائم مقام
الف ہے) لیکن الرحمن میں حرف (ر) دو دفعہ پڑھنے میں آیا۔ مگر لکھا ایک
دفعہ گیا۔ لہذا لام کے عدد لیے جائیں گے۔ جو لکھا تو گیا۔ مگر پڑھا نہیں گیا۔ اور
حرف رے (ر) صرف ایک مرتبہ لیا جائیگا کیونکہ قرءہ میں ایک ہی مرتبہ آیا ہے۔ مگر
پڑھنے میں دو دفعہ آیا ہے (اس کو حرف مشدد کہتے ہیں) خلاصہ یہ ہے کہ جو اسم یا
آیت جس طرح لکھی جائیگی اسی طرح لکھے ہوئے حروف کے عدد لیے جائیں گے۔ اس
میں پڑھنے کا اعتبار نہیں بلکہ لکھنے کا اعتبار ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ موسیٰ۔ عیسیٰ۔
وفیرہ ناموں میں جن کے آخر میں حرف یا (ی) ہے اس کے عدد لیے جائیں۔
بعض اصحاب آسانی کے واسطے الحقی کو اسحاق لکھتے ہیں۔ ایسے الفاظ میں اردو رسم الخط کا
اعتبار نہ ہوگا اور اسحاق میں الف کے عدد نہیں لیے جائیں گے۔

قاعدہ۔ زبر بنیات کا قاعدہ محل اور مستند میں بکثرت کار آمد ہوتا ہے اور اکثر جگہ اس
قاعدہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے اس کا بیان بھی ضروری ہے۔ واضح ہو کہ جب
کسی حرف کو ملحوظ کیا جائے تو حرف اصلی یعنی حرف اول تو زبر کہلاتا ہے اور آخر کا
حرف یا حروف بنیات کہلاتے ہیں۔ جیسے تیم ملحوظی (ج) لہذا حرف ج تو زبر ہے۔
اور دو حرف آخر یعنی یا اور میم بنیات کہلاتے ہیں۔ جو حروف ملحوظی کرنے میں دو ہو
جانتے ہیں جیسے با۔ تا۔ ثا وغیرہ۔ اس میں اول حرف زبر۔ حرف آخر بنیات ہے اور جو
حرف ملحوظی کرنے میں تین ہو جاتے ہیں۔ جیسے سین۔ شین وغیرہ اس میں اول حرف
زبر ہے۔ اور آخر کے دو حروف بنیات ہیں۔ ذیل کے جدول سے تمام حال زبر
بنیات کا معلوم کرو۔

حرف ملحوظی	الف	ب	ج	د	هـ	و	ز	ح	ط	ی	کاف	میم	نون
حرف زبر	ا	ب	ج	د	هـ	و	ز	ح	ط	ی	کاف	میم	نون
اعداد زبر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰
حروف بنیات	آ	با	جا	دا	ها	وا	زا	ح	ط	ی	کاف	میم	نون
اعداد بنیات	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
میزان	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
حرف قلعی	سین	یم	قاف	را	سین	شا	شا	خا	ذال	ضاد	ظا	مین	
حرف زبر	س	ح	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
اعداد زبر	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
حروف بنیات	ی	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن	ن
اعداد بنیات	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
میزان	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲

اسی طرح ابجدات تو قواعد و قوانین جہز میں اور بھی ہیں۔ اور بعض کا ذکر اس

اس کا۔ اب دوسری استقامت کی بات ہے۔ یہ قانون بھی جہز میں بار بار کام آتا ہے۔ اعداد کو دہائی طرف سے بائیں
 استقامت۔۔۔ یہ قانون بھی جہز میں بار بار کام آتا ہے۔ اعداد کو دہائی طرف سے بائیں
 طرف کو جمع کرنے کا نام استقامت ہے۔ مثلاً ۲۰۰ کا استقامت ۱۰۱۰۹ (۹ - ۰ - ۱ - ۰) کا
 استقامت سات ہوا (۲ - ۵ - ۰ - ۲) اسی طرح چاہے ہزاروں - لاکھوں - کروڑوں کی تعداد ہو
 آخر میں اکائی میں تبدیل ہوتے ہیں۔ مثلاً ۱۲۳۴ - کا استقامت ۱۰۱۰۱۲۳ - (۳ - ۲ - ۱ - ۰ - ۰ - ۰ - ۰) -
 اور ۲۲ کا استقامت ۱۰۱۰۱۲ - (۲ - ۲ - ۲ - ۰) بعض جگہ پہلے اعداد کا استقامت کام آتا ہے۔ مثلاً
 بعض جگہ استقامت کا بھی استقامت کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً کسی جگہ ۱۲۳۴ کا استقامت ۱۰۱۰۱۲۳ -
 تو بعض جگہ اسی ۲۲ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور بعض جگہ ۲۲ کا استقامت کر کے جس سے
 حاصل ہوا۔ اسی سے کام لیا جاتا ہے۔ پہلے جوڑ کو استقامت (یعنی ۲۲ کو ۱۰۱۰۱۲۳ -
 جوڑ کو استقامت استقامت کہتے ہیں اور کبھی یہ اشارہ کر دیا جاتا ہے کہ استقامت کو استقامت
 میں تبدیل کرو۔ چونکہ ۲۲ - اعداد میں نہیں ہے۔ اس لیے اس مراد یہ ہے کہ اعداد
 حاصل کرنے کے لیے استقامت در استقامت کی ضرورت ہے۔

قاعدہ - ارواح الحروف یہ قانون بھی اعتبار اور آثار دونوں میں کام آتا ہے اور حقیقت ہے کہ اس کا نام ارواح الحروف بالکل صحیح ہے - یہ قاعدہ ہر عمل کی روح ہے - اور ہر عمل میں اس قاعدہ سے نہ صرف تازہ جان پڑ جاتی ہے - بلکہ روحانی طاقت ایک سے ہزار گنا ہو جاتی ہے - جو عمل ارواح الحروف کے قاعدہ سے بنایا جائے وہ ایک ظلم ہے - ہزاروں اثرات اپنے اندر پوشیدہ کئے ہوئے ہے - حروف کی روح نکالنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اعداد کو فی نفسہ ضرب دینے سے جو حروف پیدا ہوں ان کو ارواح الحروف کہتے ہیں اور ان ہی حروف سے مستحصل نقل آتا ہے اور مستحصل کے معنی خود بھی ارواح الحروف

ہی کے ہیں مطلقاً (ب) کے عدد ۱ - (۲) ہیں - جب دو کو دو میں ضرب دیا تو چار آیا
۲ سے اور چار عدد وال کے ہیں اس (ب) کہ ہر دو وال لکھتے مستطیل کہلاتا ہے جہاں
اس کی قیید نہیں کہ حرف ایک ہے یا دو یا زیادہ مطلقاً سین (س) کے عدد ۳ ہیں - جب
۳ کو ۳ میں ضرب دیا تو ۹ حاصل ہوتے اور ان اعداد سے حروف ح - ط - ز - ح - ط - ز
ہوتے لہذا سین کی درج - با - اور - ط - ہیں - اس قاعدہ کو خوب یاد رکھنے یہ قاعدہ
اکثر کام دیتا ہے ضرب کی بہت سی قسمیں ہیں - ایک قسم ضرب فی نفسہ ہے - یعنی
اعداد کو اعداد میں ضرب دیتا - اور اس کا بیان بطور بالا میں گوار چکا - دوسری قسم
ضرب مراجمی ہے یعنی قیمت حروف کو مرتبہ حروف میں ضرب دیتا اور اس ضرب سے
حاصل قاعدہ اعداد کے حروف بھی اگر تا ابگو حروف مراجمی کہتے ہیں - مرتبہ حروف ابجد کے
نمبروں کو کہتے ہیں - مطلقاً ابجد کے ۲۸ حروف ہیں - ط - کا مرتبہ ۲۸ ہے اس لیے کہ
وہ الحاقیہ میں نمبر ۲ ہے ابجد کو لکھ کر اس کے ہر حرف پر ایک نمبر سے شروع کر کے
الحاقیہ میں نمبر پر ختم کریں - اس سے نمبر جس حرف پر ہے وہی اس کا مرتبہ ہے ذیل کی
جدول سے ہر حرف کا مرتبہ معلوم کریں - جو عدد جس حرف کے تحت میں ہے - وہی
اس کا مرتبہ ہے -

حروف	ا	ب	ج	د	هـ	و	ز	ح	ط	ي	ك	ل	م	ن
رتبه	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	س	ع	ق	ص	ق	ر	ش	ث	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
رتبه	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

اس قاعدہ میں اگلی تک جگہ پائی تک جگہ دیانی کے مرتبہ اول تک تو مرتبہ اول

اعداد ایک ہی ہوتے ہیں مثلاً ۱۰ کے عدد بھی چھ ہیں اور تیر بھی چھ ہیں۔ لیکن دہائی کے مرتبہ دوم سے آخر تک یہ سلسلہ قائم نہیں رہتا۔ مثلاً ۱۰ کے اعداد تو بیس ہیں۔ لیکن مرتبہ گیارہ ہے۔ اس طرح اعداد مراتب اور اعداد فی نفسہ میں تفاوت ہو گیا لہذا اعداد لہجہ کی اعداد مراتب میں ضرب و تقاضا مراتبی کہلاتا ہے۔ یعنی ۱۰ کے عدد لہجہ کی بیس ہیں۔ اور اعداد مراتبی ہیں۔ لہذا بیس کو گیارہ میں ضرب دیا ۲۲۰ ہووے اس کے حرف بنے۔ ک۔ ر۔ لہذا ۱۰ کے ۱۰ حرف ۱۰ کے ۱۰ حرف مراتبی ہیں۔ مثال دوم حرف لام کے اعداد لہجہ کی یعنی فی نفسہ عدد ۳۳ ہیں اور اعداد مراتبی ۳۳ ہیں۔ ۳ کو ۳۳ سے ضرب دیا تو ۳۳ پیدا ہوئے۔ ۳۳۔ ۳۳۔ ۳۳ جس کے حرف بنے س۔ ش۔ لہذا لام کے ۳۳ مراتبی سین اور شین ہیں۔ اسی طرح آپ ہر حرف کے اعداد فی نفسہ اور اعداد مراتبی مثال کر حرف روح اور حرف مراتبی مثال کتے ہیں۔ اگر آپ مستط ثکانا چاہتے ہیں تو حرف سوال کو مفرد کر کے لکھیں۔ پھر ان حرف کا نظیرہ دو۔ حرف نظیرہ کو حرف فی نفسہ سے تبدیل کرو۔ ان میں ۱۰ ب پوشیدہ ہوگا۔ اگر جواب پیدا نہ ہو تو سابقہ طریقہ پر حرف مراتبی پیدا کرو۔ اس سے جواب گویا ہوگا۔ تلاش کرو۔ اور سعی پیہم کرو۔ بحکم خدا مستطد پالو گے۔ اس سے زمانہ تصریح اور توضیح کی اجازت ہے نہ وقت۔



ذالک من انباء الغیب

قاعدہ۔ سوال کو بسط کرنی کرو۔ بسط کرنی یعنی جملہ کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھنا فرد فرد کرنا بسط کرنا۔ ایک ہی معنی ہیں۔ اور بسط کی دو قسمیں ہیں۔ بسط مکتوبی۔ بسط ملفوظی مکتوبی و ملفوظی کی بحث گذر چکی ہے۔

تیسری قسم ارواح الحروف کی قمری ہے (قسم اول روح فی نفسہ) قسم دوم روح مراتبی قسم سوم روح قمری۔ پہلی دو قسموں کا بیان سطور بالا میں ہو چکا ہے۔ روح قمری کا بیان یہ ہے کہ اس کو روح نازل بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہو کہ قمر کی انھائیں

منزلیں ہیں اور اسی طرف اشارہ ہے قرآن معظم کا وَالْقَمَرِ قَدَرٌ مِّثْلُ مَنَازِلٍ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ

حروف۔ سوال کو فرد کرو۔ اور علی التفرادہ جملے اعداد فی نفسہ میں ضرب دے کر اس سے حروف پیدا کرو۔ اور جواب اخذ کرو۔ اگر جواب گویا نہ ہو تو اعداد فی نفسہ کو ۲۸ میں ضرب دے کر حاصل ضرب کے اعداد سے حروف پیدا کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ اب تین قسم کی ضرب بیان کر چکا۔ یہ واضح ہے کہ اول حروف سوال اصلی میں کوشش کر کے جواب حاصل کرو۔ اگر یہ نہ قسم سے جواب پیدا نہ ہو تو پھر حروف پیدا کرو۔ ان ہی قواعد میں سے کسی ایک میں جواب پیدا ہوگا۔

چوتھی قسم ارواح الحروف کی 'برقی' ہے۔ واضح ہو کہ برج بارہ ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم وَالسَّامِیَّاتِ وَتِجَارَاتِ الْبُرُوجِ

حرف سوال کے اعداد فی نفسہ کو ۳۰ میں ضرب دے کر حاصل ضرب سے حرف پیدا کریں۔ اور غور کریں۔ جواب گویا ہوگا۔ ان حرف مستخرجہ کو ارواح الحروف 'برقی'۔ اور حرف برقی بھی کہتے ہیں۔

پانچویں قسم ارواح الحروف کی 'درجاتی' ہے۔ آپ کو معلوم ہو کہ ہر برج ۳۰ درجات ہوتا ہے۔ ۳۰ برج ہیں۔ اور ہر برج کے ۳۰ درجے۔ ۳۰۔ ۳۰۔ ۳۰ سال کے ۳۰ دن ہوتے ہیں دوسرے معنی میں درجہ کو دن بھی کہتے ہیں۔ حروف سوال کے اعداد فی نفسہ کو ۳۰ سے ضرب دے کر حروف حاصل کرو۔ اور ان حروف میں ہی جواب تلاش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ جواب ملے گا۔

چھٹی قسم ارواح الحروف کی 'افلاکی' ہے واضح ہو کہ آسمان نو ہیں سات آسمان سات سیارگان سے مشوب ہیں اور آسمان آسمان ثوابت سے مشعلق ہے۔ نوں فلک فلک اعظم جملہ افلاک پر محیط ہے۔ خط استوا یعنی خط تقسیم کا مدار یہی فلک ہے۔ یعنی فلک اعظم مرکز سے مراد زمین ہے اس کے اوپر کرہ آب ہے۔ اس کے اوپر کرہ باد

ہے۔ اس کے بعد کہ آتش ہے۔ اس کے بعد فلک اول یعنی فلک قمر ہے۔ ذیل کے نقش سے یہ ترتیب معلوم کریں۔ (کہ اس میں شامل نہیں کئے ہیں۔)



حروف سوال کے اعداد فی نفس کو ۹ میں ضرب دے کر حاصل ضرب سے حرف بناؤ اور جواب پیدا کرو۔ بعون اللہ العظیم جواب برآمد ہوگا۔

ساتویں قسم ارواح المردوف کی کو کبی ہے معلوم ہوا کہ سیارگان سات ہیں جن سے علم کی تکمیل کی گئی ہے حروف سوال کو مفرد کر کے اعداد فی نفس کو سات میں ضرب دے کر حاصل ضرب سے حرف بناؤ۔ اور جواب پیدا کرو۔ ارواح ہفتگان ایسی ارواح ہیں کہ مستحصل ان سے باہر نہیں جاتا۔ عقل سلیم اور فکر کامل کی ضرورت ہے جس نے پایا ہے محنت اور مشقت سے ہی پایا ہے۔ جناب علی علیہ السلام کا قول ہے: من طلب العلم سحر الیالی۔ یعنی جسے بلندی کی ضرورت ہو وہ راتوں جاگا کرے۔

قاعدہ:۔ دہد کے ۲۸ حروف چار اقسام ہیں: متقسم ہیں تقسیم اربع عناصر جدا ہے۔ اس تقسیم اربع کو: مساوات، ترفع، تنزل، اور ترقی کہتے ہیں۔ مستحصل ہیں: ایسا قانون ہے جس کے گننے کے بعد مستحصل بالکل قریب آ جاتا ہے۔ اور برائے نام پردہ نہ جاتا ہے۔



ذیل کے نقش سے ہر قسم کے مستحصل معلوم کرو

حروف مساوات	ا	ج	ح	ز	ط	ک	م
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
حروف تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے چار قاعدہ ہیں۔ اور یہ قاعدہ بہت مفید و صحیح ہیں اور جن میں اصحاب سے مستحصل آیا ہے وہ اکثر اسی قاعدہ سے جواب حاصل کرتے ہیں۔ قاعدہ اول:۔ حروف سوال کو مفرد کرو۔ اور جس قدر لفظ سوال میں ہوں ان کی تعداد سے حرف بنا کر بھی سوال میں شامل کر لو۔ اور ایک سطر میں بنھا کر اس کا نظیر دہد سے دے کر حروف کو چار قسموں میں سے کسی ایک قسم کے حروف سے تبدیل کر کے اس سطر کو بٹ جتنی کرو۔ پھر صدر سوئر کرو۔ جواب گویا ہوگا بعون اللہ العزیز۔

نوٹ:۔ صدر سوئر۔ اور بٹ جتنی کا اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ مکمل بیان ہے

حروف سوال سے جو سطر بنائی ہے اور حروف کو تبدیل کیا ہے۔ تو اقسام چہارگان میں

سے کس قسم سے تبدیل کرنا ہے۔ اس کا بیان طویل ہے۔ اور جب آپ اس علم غیر
 درک حاصل کر لیں گے تو اس قسم کے قوانین خود بخود ذہن میں آجائیں گے۔ یہ ایک
 کلیہ ہے کہ بات سے بات اور ملت سے ملت پیدا ہوتا ہے لیکن تمام باتیں اور تمام
 نکات نہ کتابوں میں لکھے جاتے ہیں نہ استاد بتاتے ہیں بلکہ ایک بات استاد بتاتا ہے۔
 اور دوسری بات طالب علم ذہن سے پیدا کرتا ہے تاہم میں چند قوانین بیان کئے جاتا
 ہوں۔ جب حروف سوال کو ربط کر کے آپ نے نظیر دے دیا ہے تو حروف مساوات
 اور ترقی کو اپنی اپنی جگہ پہنچے دیں لیکن حروف ترفع کو حروف تنزل سے تبدیل کر کے
 ایک سطر قائم کرو۔ اور ربط پہنچی کر کے صدر مؤخر کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ جواب
 حاصل کرنے میں آپ کو بعد اختیار قانونی حاصل ہیں جن کا ذکر اسی کتاب میں دوسری
 جگہ کر دیا گیا ہے قاعدہ دوم یہ ہے کہ قاعدہ اول کے برعکس کرو۔ انظار اللہ جواب
 برآمد ہوگا گو لفظ برعکس تمام قاعدہ کی تشریح اور تفصیل کر رہا ہے۔ لیکن عام افہام
 شاید نہ سمجھ سکیں اس لیے تشریح ضروری ہے۔ قاعدہ اولیٰ میں حروف ترفع کو حروف تنزل
 سے تبدیل کیا تھا۔ قاعدہ دوم میں حروف تنزل کو (برعکس سابق کے) حروف ترفع سے
 تبدیل کریں۔ میں نے دو قاعدے ذہن میں آنے کے واسطے بیان کر دیئے ہیں اور اگر
 آپ کو شش کریں تو ان ہی ترفع تنزل ترقی اور مساوات میں مستحصل ہے اور بے شمار
 تغیر و تبدل اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حروف کا ایک ظہر ہے جس پر ایک ظہر
 اور مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اور اگر آپ اس کو مکمل کر لیں گے تو جواب
 برآمد ہوگا۔ یہاں تک عجیب و غریب قاعدہ ہے۔ شاید بعض اصحاب نہ سمجھ سکیں تو مزید
 تشریح کرتا ہوں۔ حروف مساوات کو ترفع سے حروف ترفع کو مساوات سے حروف ترفع
 کو ترقی سے۔ حروف ترقی کو ترفع سے غرض کہ اسی طرح تبدیل کرتے رہو۔ انہی سے
 ہی مستحصل آجائے گا۔ مستحصل اس سے باہر نہیں ہے لیکن قدرت کا قانون ایسا ہی
 ہے کہ لیلانے معانی کو محمل میں ہی پہنچے دیا جائے نہ جلوہ گاہ پر نہ لایا جائے۔ پس اگر

کوئی چاہے تو اس کا دست آڑفل کر دیا جاتا ہے۔ وہ صرف چہ بتا سکتا ہے۔ لیکن
 محمل سے نہیں نکال سکتا۔
 قاعدہ۔ ربط پہنچی علم الاخبار (مستحصل) میں ایک کلیہ استعمال قاعدہ ہے۔
 عملیات میں تو شواہد نادری ہی کام آتا ہے۔ مگر علم الاخبار میں ہر جگہ کام آتا ہے۔ لیکن
 ہزار اور عارضی کام اس میں اشکاف ہے۔ اس جگہ میں اس حد اول اور مشہور قاعدے
 کو درج کرتا ہوں جو اکثر کے نزدیک ایک مسئلہ ہے۔ اور دوسرے قواعد دوسری جگہ
 اپنے محل پر بیان کروں گا۔



ربط پہنچی کی جدول یہ ہے۔

ا	ح	ج	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	پ	ت	ج	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	س	ف	ق	ش	ث	ذ

اب جس جگہ لکھا ہو کہ ربط پہنچی کرو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اس حرف کو
 دوسرے حرف سے تبدیل کرو جو اس جدول میں درج ہے نقشے میں اوپر والے حرف کا
 ربط پہنچی نیچے والا حرف ہے اور نیچے والے کا ربط پہنچی اوپر والا حرف ہے مثلاً ظ کا
 ربط پہنچی دا (د) ہے۔ ط کا تے (ت) ہے۔ س کا ل (ل) ہے۔ اسی طرح بے
 کا ربط پہنچی قاف ہے۔ تے کا فین ہے لام کا کاف ہے۔ ہر حرف جو اوپر نیچے ہے باہم
 ربط پہنچی ہے امید ہے کہ اس تشریح سے آپ کے ذہن میں بخوبی آگیا ہوگا۔
 قاعدہ۔ ترفع اونادوی۔ یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ زمانہ تین قسم پر منقسم ہیں۔
 اوناد۔ مائل اوناد۔ زائل اوناد۔ اوناد زمانہ حال کو کہتے ہیں۔ حروف ابجد کی تقسیم
 اقسام۔ گانہ پر گزشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہوں۔ یعنی الف اوناد۔ بے (ب) (

ماثل اوتاد - جیم (ج) اوتاد - وال (و) اوتاد - ہا (ہ) اوتاد - واؤ (و) اوتاد اسی طرح یا آخر ایک تقسیم ہے - ترفع اوتاد کے معنی ہیں کہ سائل کا سوال جس زمانہ سے متعلق ہو اسی زمانہ کے حروف سے حروف سوال تبدیل کئے جاتے ہیں اور حسب ضرورت بقایا دو زمانے کے حروف سے حروف لے کر زمانہ متعلقہ کے حروف سے تبدیل کئے جاتے ہیں اور اس قاعدہ سے بہت صاف جواب برآمد ہوتا ہے - اس قاعدہ میں بدوح یلن کے تمام قواعد کا تتبع کیا جاتا ہے - مستحصلہ میں بدوح یلن کا قاعدہ مشہور ہے مگر ترفع اوتادی کا قاعدہ اس سے زیادہ آسان اور صاف ہے - پس اہل علم کے لیے ایک اشارہ کافی ہے اور استاد ان سلف نے اس قدر تفصیل اور تفسیر سے بھی گریز کیا ہے جس قدر میں نے وضاحت کر دی - تاہم میں جرأت کر کے اور بھی حروف سخن کی نقاب اٹھاتا ہوں اور محفل اہل فکر میں جیلو نہائی کرتا ہوں اگر صحت لٹوی شامل حال ہے تو آپ کو راستہ مل جائے گا - حروف سوال کو بھٹ کر - ا بھٹ کرنا - مفرد کرنا - کسی اسم یا صفت کو یا سوال کو جدا جدا حروف میں لکھنا - اب ان حروف کو شمار کرو - جو تعداد حاصل ہو - اس تعداد کا حرف یا حروف بنا کر ان ہی میں شامل کرو - یعنی حروف سوال میں - مضاف حروف سوال کی تعداد نو ہے - تو اس کا حرف با (طا) یا گیارہ ہے تو اس کے حرف بنے - الف - یا (ا - ی) اب ان حروف کے جس قدر نقاط ہوں سب کو شمار کر کے تعداد کا حرف یا حروف بنا کر اس میں شامل کرو اور سب کو ایک سطر میں بکھاؤ - اب دیکھو کہ سوال کس زمانہ سے متعلق ہے - دیکھو ہر زمانہ سے متعلقہ سوال کی مثال یہ ہے - مثال زمانہ ماضی کی - میری تبدیلی کیوں ہوئی - مثال زمانہ حال کی - کیا میری تبدیلی ہو رہی ہے - مثال زمانہ مستقبل کی - کیا میری تبدیلی ہوگی - وقس علی ہذا اب جس زمانہ سے سوال متعلق ہو اس زمانہ کے حروف ان حروف میں سے نکالو - بقایا دونوں زمانے کے حروف چھوڑ دو اب حروف مستخرجہ کو ملحوظی کرو - اور ان کو مربوط کر کے جملہ بنادو - جواب صاف

برآمد ہوگا اگر جواب برآمد نہ ہو تو ان تمام اختیارات کو استعمال کرو جو تمہیں حاصل ہیں یا ان اختیارات میں سے ایک یا دو اختیارات کو استعمال کرو - خواہ چاہے تو جواب حاصل ہوگا - اگر گویا نہ ہو تو ان حروف کو بھٹ کر لی عدوی کرو - اور پھر تحلیل کرو جواب پیدا ہوگا -

نوٹ - - تحلیل کرنا - یعنی کمزرات کو گرا دینا جہاں یہ قانون یاد رکھو کہ دو زمانے کے حروف آپ کے پاس موجود ہیں - آپ نے اب تک ان کو استعمال نہیں کیا ہے - اب اگر ایک یا دو حروف کی آپ کی ضرورت ہے جس سے جواب مکمل ہو سکتا ہے - تو آپ دوسرے زمانے کے حروف لے کر اور اسی زمانے کے حروف سے تبدیل کر کے اپنا جواب کو مکمل کر سکتے ہیں - تمام حروف لینے کی ضرورت نہیں - بلکہ دو حروف تک لے لیتا جائز ہے - بعض اصحاب زیادہ حروف بھی لے لیتے ہیں - مگر زیادہ حروف لینا عیب سے خالی نہیں - میں نے بغیر عمل کے مستحصلہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے - اب عمل ہونا حقیقتاً خدا کے فضل و کرم پر موقوف ہے اور بظاہر آپ کی دماغ سازی اور وقت پر منحصر ہے -

قاعدہ - - سوال کو مکمل کرنے کے لیے جو اختیارات مل کرنے والے کو دینے گئے ہیں - میں کا بدھا کر اس کتاب میں ہے - بخیر ازاں ایک اختیار یہ بھی دیا گیا ہے کہ حروف مضاف (تواویہ) اور ہم شکل کو سوال مکمل کرنے کے لیے تبدیل کرنا جائز ہے - اور اس کی تفصیل میں صلیحت گذشتہ میں بیان کر چکا ہوں - مضاف جواب یہ ہے تم نوکر ہو جاؤ گے - اب جملہ تم کے لیے ت - م کی ضرورت ہے - مگر جو حرف برآمد ہوئے ان میں بجانے تے کے ب یا پ یا ث برآمد ہوئی تو ایسی حالت میں ہم ب - پ - ت کی جگہ ت لے لیتے اور اسی طرح ج - خ کہ جگہ جیم لے لیں گے فافہ ان اللہ علیہ خبیر -

نوٹ - - علم ہر اس قدر وسیع اور عمیق علم ہے کہ ایسی ایسی ہزار کتابیں بھی اسے

جو حرف ہو اس کی جگہ اس کی برابر کا حرف لے لو۔ مثلاً الف کی جگہ (ب) اور
بے کی جگہ جیم اور جیم کی جگہ دال۔ آخر ابد تک یہ ہی قاعدہ ہے لیکن آخر کا حرف
یعنی حرف فین باقی رہ جاتا ہے اور اکثر اصحاب اس میں اللہ جاتے ہیں لیکن غور کرتے
کے بعد یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ امتحان کرنا چاہیں تو ایسے شخص سے جس
نے یہ کتاب دیکھی ہو تو اس سے معلوم کریں کہ فین کا ترفع کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ
حرف آخر ہے اور اس کے بعد کوئی حرف نہیں ہے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ کس طرح
لکھا جاتا ہے اور یہ سوال مستحقین کر رہا جاتا ہے اور آپ خود بھی آئندہ سطور میں اس کا
حل دیکھیں جگہ کتاب کو یاد کر دیں اور حل کریں کہ فین کا ترفع کیا ہے تو
ریانے فکر اور تحریر میں غلطی نہ گناتے رہیں گے۔

سہا یہ دعویٰ نہیں کہ دنیا میں کسی کو اس مسئلہ کا حل نہیں تھا اگر کسی کو نہیں آتا تو
مجھے کس طرح آتا۔ خود بات میں کوئی بی نہیں ہوں۔ جو مجھ پر وحی یا الہام ہوتا۔
یا دلوں کو آتا تھا اور آتا ہے۔ اور کسی کی خدمت سے مجھے بھی ملا ہے اور اب میں
اس کو عام کر رہا ہوں مگر بہت سے جلتے والے اس مقام پر حیران رہ جاتے ہیں۔
ب آپ کو معلوم ہو کہ فین کی طرف ایک حرف اور بھی ہے جو کسی کا ترفع نہیں۔
اور وہ ابدانی حرف الف ہے۔ یہ تو معلوم ہوا کہ الف کا ترفع بے (ب) ہے لیکن
الف کسی جگہ آنے کا بھی نہیں۔ لہذا یہ دونوں حرف (یعنی الف اور فین) بے کا
ہوتے جاتے ہیں اور ان کے آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لہذا یاد رکھو کہ فین کا
ترفع الف ہے۔ اب ابد کے اٹھائیس حرف آئیں گے ان ذالک من عزمہ
الامور قسم دوم ترفع عدوی ترفع عدوی اسے کہتے ہیں کہ ایک کی جگہ دس اور دس
کی جگہ سو۔ اور سو کی جگہ ہزار لانا۔ یہاں بھی وہی نکتہ ہے جو حرف فین میں تھا۔
یعنی ہزار کا ترفع کیا ہے۔ اور وہی نکتہ یہاں بھی ہے۔ یعنی ہزار کا ترفع ایک ہے۔
قسم سوم ترفع طبعی۔ خاک کی حرفوں کی جگہ آبی حرف لانا۔ آبی کی جگہ بادی لانا۔ بادی

کمل کرنے کے لیے کافی نہیں۔ علاوہ ان میں کبھی کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھتا
چاہے اس میں میری توہین ہو لوگ مجھے حقیر نہیں مگر میں اعہار حق میں قائل نہیں
کیا کرتا۔ میں خود اس علم میں غائب ہوں مجھے ہرگز دعویٰ نہیں کہ میں اس علم
میں کامل ہوں۔ بلکہ میں کاملین کی شاگردی کے بھی قائل نہیں ہوں جو کچھ مجھے
استادوں سے حاصل ہوا۔ اور جس قدر بیان کرنے کی طاقت تھی میں نے اس کتاب
میں لکھ دیا۔ لیکن آج کل زمانہ آسانی پسند ہے۔ دیباچان طلب میں ساہوا سال فہم کریں
کھانے والے اور شوق علم میں راتوں کو دن کرنے والے اب قدرت پیدا نہیں کرتی۔
چلے زمانہ میں کسی ایک مسئلہ کے واسطے لوگ مہینوں کی منزلیں طے کرتے تھے
اپنا مال خرچ کرتے تھے اگر مستحقین اور اسلاف بھی ہماری طرح سہولت پسند اور
ناقدرے ہوتے تو آج ان مقدس علموں کے نشان اور آثار ہم تک نہیں پہنچتے مگر
اسلاف نے اپنی عمر عہد کا زیادہ حصہ حصول علم میں صرف کیا اور ہمارے واسطے ذخیرہ
جمع کر گئے بہر حال آج وہ زمانہ نہیں کہ لوگ دماغ ہزی کریں۔ زمانہ کے مزاج کو
دیکھتے ہوئے میں نے قواعد مسئلہ اور قوانین پیچیدہ کو قصداً ترک کر دیا ہے اور بقایا
میں سے کچھ ابواب میں نے جلد دوم میں بیان کر دیے ہیں اور جواب بھی میرے سینے
میں باقی ہیں۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات مستعار کسی وقت بیان کروں گا۔
قاعدہ۔ ترفع کی تین قسمیں اخبار میں زیادہ کام آتی ہے۔ مگر اس کی قسمیں اور بھی
ہیں۔ ترفع کی جو تین قسمیں اخبار میں اکثر کام آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اول ترفع مرنی۔
دوم ترفع عدوی۔ سوم ترفع طبعی۔ حرف سوال کی اساس۔ نقلا۔ شمار۔ نظیر۔ ہبط
مہندی سے مرتب کر کے اور ایک سطر میں پکھا کر اس حرف کو ان ہر۔ ترفعات میں
سے کسی ایک ترفع سے تبدیل کرنے سے جواب گویا ہوتا ہے۔ فقد بروا ان هذا
من الحكمة ومن يوتى الحكمة فقد اوتى خيرا كثيرا۔ اب ہر۔
ترفعات کی توضیح و تشریح معلوم کرو۔ قسم اول ترفع مرنی۔ ترفع مرنی اسے کہتے ہیں۔

کی جگہ آگنی لانا اور آگنی کی جگہ غائی لانا۔ یہ وہ نکات ہیں جو مشکل سے ہی حل ہو
ہیں۔ لیکن یہ قواعد معمولی نہیں ہیں۔ اس قدر مستند اور معتبر ہیں کہ مستند

قواعد کی پابندی سے نکل کر جانا ہی نہیں۔ اب ایک بات حل طلب جہاں یہ وہ

ہے کہ میں نے اس کتاب میں چند اور چند قواعد مستند کے بیان کئے ہیں۔

سری دھاد یا اشراج یا تصنیف و تحقیق نہیں بلکہ میں نے کتب سلف سے حاصل

ہیں۔ یا کسی بزرگ سے حاصل ہونے ہیں۔ مگر مستند ایک ٹی ہے کہ کسی اگر ہو تو مددی عربی کرد۔ عرب گویا ہوگا۔ ضرورت ہو تو تحقیق کرو۔ عربک اس

قاعدے سے حاصل ہونا چاہئے۔ جہیں قسم کے قواعد کس کام کے ہیں۔ اس میں بھی عرب گویا ہوگا۔ اور یہ اصل آسان قاعدہ ہے۔ اگر ایک اور عرب کا

محقق گزارش ہے کہ یہ قدرت کا ایک راز ہے اور ان قواعد میں سے آراء کیسے ہو یا تبدیل کرنا ہو تو قوانین مستند میں یہ زیادتی یا تبدیلی جائز ہے جو ان

کرتے اگر ایک قاعدہ ایسا آپ کے ہاتھ آجائے گا کہ آپ اس پر مددی ہو جائیں گے۔ حاشا میں زیادہ کئے جاتے ہیں۔ یہ عرب کیا ہیں۔ یاد دہاؤ نکات کے نیچے کوئی چہ

اور وہی قاعدہ آپ کا ہو جائے گا۔ دوسرے تمام قواعد آپ کے واسطے تیار ہوں گے۔ عرب کیا ہیں اور کچھ زیادہ کئے جاتے ہیں۔ کتاب میں ایسا ہی پایا گیا ہے

یہ ان کو علم ہے کہ وہ ان قواعد میں سے کون سا قاعدہ آپ کو عطا فرمائے گا۔ یہ ان عرب کے طائفے سے عرب آپ کی نقل آیا۔ عرب تک یہ عرب دہ طائفے۔

رومانی مستند ہے اور علی عرب اس کا ہے کہ آپ کے ساتھ کے مطابق یہ قاعدہ یاد دہاؤ۔ عرب یہ عرب طائفے عرب یاد دہاؤ گیا۔ اس کے معلوم ہوا کہ یہ

ہے وہی آپ کو آجائے گا۔ ہر ایک کتاب عام ہوتی ہے۔ اس کے میں سے ہر مستند ایک دوسرے میں ہے اور ان میں ان کے معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ ان میں ایسی اس عرب

کے قواعد بیان کر دیتے ہیں۔ اس کتاب کا ہر سند ہوگا وہی قانون اس کو حاصل فرمائی یہ ایسی چیز ہے۔ اس کے یہ راز کچھ یہ بھی سرایت نہ

جائے گا۔ میں نے یہ شافقت قصداً لک کر دی ہے کہ یہ قانون طائفے کے ساتھ

اور یہ قانون طائفے کے ساتھ ہے اگر میں اس کی ترویج و ترویج کر دیتا۔ تو ہر شخص مستند۔ یہ مستند اہل عرب کا معمول ہے اور علم عرب میں یاد دہاؤ آتی ہے

سند کے قانون پر محنت کرتا۔ لیکن علم ہے کہ وہ سند اس کا دہاؤ۔ اور تحقیق سے عرب عرب کو سن کر دہاؤ۔ یہ عرب عرب کر دہاؤ۔ یہ عرب

یاد دہاؤ۔ اس کے میں نے تمام قواعد لکھنا بیان کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ یقین کریں کہ عرب عرب میں اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی عربی یا عربی یا اسم کو طائفہ طائفہ

کہ اس میں آپ کے ساتھ کامل ہوگا۔ یہ اگر آپ کو عقل کریں گے تو ان قواعد میں لکھا۔ یہ عرب کے عربی معنی لکھا۔ یہ عرب کر دہاؤ کے ہیں۔ اگر کہا جائے

میں سے ایک قاعدہ یا نہیں گے۔ بلکہ ان پر۔ اقسام کے ایک طرح مصری میں عربی کہ عربی کرد۔ یا عربی مسلم کرد تو اس کے یہ معنی ہیں کہ طائفہ

یہ عربی کم کر دہاؤ۔ لیکن اصل جگہ ضرورت پڑی جاتی ہے۔ اور بعض سوالات میں ایسا عربی میں لکھ۔ دیکھو عربی کا عرب۔ عربی مسلم یہ ہوا۔ ا۔ ب۔ ج۔ د۔

قاعدہ سے کام لینے سے سوال حل ہو جاتا ہے اور عرب یاد دہاؤ ہے طرح مصری کتاب کہا جائے کہ اسم طعی کو مقرا کرد۔ عربی کرد یا عربی مسلم کرد تو اس

سے لکھیں گے۔ ج۔ ن۔ ی۔ اساتذہ کا ایسا ایسا انداز بیان ہے۔ کوئی اور کہتا



عرب ہے کہ اپنے سوال کو مفرد کر کے لکھ۔ نکات اور شمار کے عرب بھی ملتا
اور سب کو ایک سطر میں بٹھا کر آخر میں دو حرف الف۔ ج۔ ح۔ (۱)۔ (۲) زیادہ کرد اور

یاد دہاؤ عرب کی طرح دیکھ ہونے پانچوں حرف لکھتے جاتا۔ یہ عرب یاد دہاؤ ہوں ان کو

سری دھاد یا اشراج یا تصنیف و تحقیق نہیں بلکہ میں نے کتب سلف سے حاصل

ہیں۔ یا کسی بزرگ سے حاصل ہونے ہیں۔ مگر مستند ایک ٹی ہے کہ کسی اگر ہو تو مددی عربی کرد۔ عرب گویا ہوگا۔ ضرورت ہو تو تحقیق کرو۔ عربک اس

قاعدے سے حاصل ہونا چاہئے۔ جہیں قسم کے قواعد کس کام کے ہیں۔ اس میں بھی عرب گویا ہوگا۔ اور یہ اصل آسان قاعدہ ہے۔ اگر ایک اور عرب کا

محقق گزارش ہے کہ یہ قدرت کا ایک راز ہے اور ان قواعد میں سے آراء کیسے ہو یا تبدیل کرنا ہو تو قوانین مستند میں یہ زیادتی یا تبدیلی جائز ہے جو ان

کرتے اگر ایک قاعدہ ایسا آپ کے ہاتھ آجائے گا کہ آپ اس پر مددی ہو جائیں گے۔ حاشا میں زیادہ کئے جاتے ہیں۔ یہ عرب کیا ہیں۔ یاد دہاؤ نکات کے نیچے کوئی چہ

اور وہی قاعدہ آپ کا ہو جائے گا۔ دوسرے تمام قواعد آپ کے واسطے تیار ہوں گے۔ عرب کیا ہیں اور کچھ زیادہ کئے جاتے ہیں۔ کتاب میں ایسا ہی پایا گیا ہے

یہ ان کو علم ہے کہ وہ ان قواعد میں سے کون سا قاعدہ آپ کو عطا فرمائے گا۔ یہ ان عرب کے طائفے سے عرب آپ کی نقل آیا۔ عرب تک یہ عرب دہ طائفے۔

رومانی مستند ہے اور علی عرب اس کا ہے کہ آپ کے ساتھ کے مطابق یہ قاعدہ یاد دہاؤ۔ عرب یہ عرب طائفے عرب یاد دہاؤ گیا۔ اس کے معلوم ہوا کہ یہ

ہے وہی آپ کو آجائے گا۔ ہر ایک کتاب عام ہوتی ہے۔ اس کے میں سے ہر مستند ایک دوسرے میں ہے اور ان میں ان کے معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ ان میں ایسی اس عرب

کے قواعد بیان کر دیتے ہیں۔ اس کتاب کا ہر سند ہوگا وہی قانون اس کو حاصل فرمائی یہ ایسی چیز ہے۔ اس کے یہ راز کچھ یہ بھی سرایت نہ

جائے گا۔ میں نے یہ شافقت قصداً لک کر دی ہے کہ یہ قانون طائفے کے ساتھ

اور یہ قانون طائفے کے ساتھ ہے اگر میں اس کی ترویج و ترویج کر دیتا۔ تو ہر شخص مستند۔ یہ مستند اہل عرب کا معمول ہے اور علم عرب میں یاد دہاؤ آتی ہے

سند کے قانون پر محنت کرتا۔ لیکن علم ہے کہ وہ سند اس کا دہاؤ۔ اور تحقیق سے عرب عرب کو سن کر دہاؤ۔ یہ عرب عرب کر دہاؤ۔ یہ عرب

یاد دہاؤ۔ اس کے میں نے تمام قواعد لکھنا بیان کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ یقین کریں کہ عرب عرب میں اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی عربی یا عربی یا اسم کو طائفہ طائفہ

کہ اس میں آپ کے ساتھ کامل ہوگا۔ یہ اگر آپ کو عقل کریں گے تو ان قواعد میں لکھا۔ یہ عرب کے عربی معنی لکھا۔ یہ عرب کر دہاؤ کے ہیں۔ اگر کہا جائے

میں سے ایک قاعدہ یا نہیں گے۔ بلکہ ان پر۔ اقسام کے ایک طرح مصری میں عربی کہ عربی کرد۔ یا عربی مسلم کرد تو اس کے یہ معنی ہیں کہ طائفہ

یہ عربی کم کر دہاؤ۔ لیکن اصل جگہ ضرورت پڑی جاتی ہے۔ اور بعض سوالات میں ایسا عربی میں لکھ۔ دیکھو عربی کا عرب۔ عربی مسلم یہ ہوا۔ ا۔ ب۔ ج۔ د۔

قاعدہ سے کام لینے سے سوال حل ہو جاتا ہے اور عرب یاد دہاؤ ہے طرح مصری کتاب کہا جائے کہ اسم طعی کو مقرا کرد۔ عربی کرد یا عربی مسلم کرد تو اس

سے لکھیں گے۔ ج۔ ن۔ ی۔ اساتذہ کا ایسا ایسا انداز بیان ہے۔ کوئی اور کہتا

ہے۔ کوئی مفرد کرنا کہتا ہے۔ کہیں بد کہتے ہیں۔ کہیں بد مسلم۔ مگر معنی
عزلیں ایک ہی ہے۔

عزیز ایک ہی ہے۔
 قاعدہ - ایک بہت آسان اور زور فہم اور پیچیدگی سے دور قاعدہ مستحصلہ کا مجھے پتہ
 سے ہو چکا ہے۔ لیکن جب تائید نہیں شامل حال نہ ہو تو کوئی بات مجھ میں نہیں آتی
 میرا اپنا تجربہ ہے کہ کبھی بات کرنے میں جواب برآمد ہو گیا۔ اور کبھی گھنٹوں کو
 کرنے پر بھی جواب برآمد نہیں ہوتا۔ قاعدہ یہ ہے۔ صرف سوال کو مغز کر کے حل
 اب بچے حرف کو دیکھ کہ دیکھ میں اس کے اعداد کیا ہیں اور وہ کس

اس کے بعد اس کے مرتبہ میں ضرب دے کر جو حرف یا حرف برآمد ہوں ان کو لکھ لو۔
 طرح دوسرے حرف کو اعداد اور مرتبہ میں ضرب دے۔ اور حرف بنا کر اس کے
 لکھ لو۔ اسی طرح تمام حرف سوال سے دوسرے حرف مستخرج کرو۔ اب یہ
 سطر ہو گئی۔ اس کو تخلیص کروا تخلیص کرنا۔ یعنی تکررات کو گرا دینا اور
 حرف متشابہ کو تبدیل کر لینا۔ اس طریق پر جو اب صاف برآمد ہوتا ہے۔ مثلاً
 ہے کہ کیا میں نوکر ہو جاؤں گا۔ اس میں پچھلے کاف ہے حرف کاف دہدہ میں گیا۔
 مرتبہ پر ہے۔ اور عدد اس کے بیس ہیں۔ اب جیس کو ۱۰ سے ضرب دیا۔ ۱۰ ضرب
 ۲۲۰۔ اس کے حرف بنے۔ کاف۔ را۔ اک (۱) اس کے بعد حرف یا ہے۔ ی کے
 دہدہ میں دس ہیں۔ اور مرتبہ بھی دس ہے۔ بس دس کو دس سے ضرب دیا۔ ۲۰
 ۴۰ سو برآمد ہوئے۔ اس کا حرف بنا کاف (ق) بس ی کی جگہ کاف لکھا اک۔
 ق (۱) اسی طرح سے تمام حرف سوال پر عمل کرو۔ اسی قاعدہ سے دہدہ شمسی سے استخراج
 حرف کیا جاتا ہے اور اس سے بھی یعنی ابتث سے بھی سوال گویا ہوتا ہے۔ مثال
 میں پچھلے حرف کاف کا مرتبہ ابتث میں ۲۲ درجہ پر ہے اور ابتث میں کاف کے عدد
 سو ہیں۔ لہذا اعداد کو مرتبہ میں ضرب دیا۔ ۲۲ ضرب ۲۰۰ = ۸۸۰۰۔ اس کے حرف
 بنے۔ ف۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ غ۔ اس کو تخلیص کیا یعنی تکررات

گرا دیا تو باقی - ف - غ - ہس کاف کی جگہ - ف - ع لکھا - اسی طرح تمام حروف
سہاں تبدیل کرو اور اس پر قانون کے ماتحت نظر کرو - اور جو قواعد ہیں ان کو
استعمال میں لاؤ - یعنی تفلیس - تبدیل - وغیرہ جواب گویا ہوگا -

قاعدہ - حصہ الجبار میں ایک قاعدہ ببط کسورات کا بہت مشہور اور حداول ہے اور
مثلاً ہاں یں کے یہ بھی صاف اور صحیح لگیں سے پاک ہے۔ ببط کسورات کا قاعدہ
یہ ہے کہ حروف سوال کو ببط مسخ کر کے لکھو۔ اب پہلے حروف کر لو۔ اس کے اعداد
ذہب سے حاصل کرو اور اس کے ٹکڑے کرو اور یہاں تک کرو کہ کسر نہ آئے جس جگہ
کسر آئے وہیں پر چھوڑ دو۔ اور اسی عدد کا حرف بتا کر لکھو۔ مثلاً مثال بالا میں کیا میں
نکر ہو جاؤں گا (جہٹے حرف کاف ہے۔ اس کے عدد تیس ہیں۔ تیس کا نصف دس
اس کا نصف پانچ اگر اب پانچ کا نصف کریں تو ڈھائی ہوں گے اور اسی کا نام کسر ہے
لہذا اب اسے کاف کے (ح) لکھو۔ کیونکہ تقری عدد کسر سے پہلے پانچ تھا۔ اور پانچ
عدد ح کے ہیں۔ دوسرا حرف سوال میں یا (ی) ہے۔ اس کے عدد بے کسر کے پانچ
برآمد ہوئے۔ اور پانچ عدد ح کے ہیں۔ لہذا ی کے عدد بے کسر کے پانچ برآمد ہوئے۔
اور پانچ عدد ح کے ہیں۔ لہذا ای کی جگہ ح لکھی اب اس کے بعد (ا) الف کا عدد ایک
ہے۔ اور ایک کے حصے نہیں ہوتے لہذا الف کا الف ہی رہا۔ اسی طرح تمام سوال
کے حروف کو ببط کسورات کرو۔ میں بطریق مثال ایک پورے اسم کی ببط کسورات
کر کے دکھاتا ہوں۔ اسی طرح آپ بھی کریں۔ اسم احمد کا ببط کسورات یہ ہے۔ احمد
اس میں پہلے الف ہے جو قابل تقسیم نہیں۔ لہذا الف کا الف ہی رہا الف کے بعد ح
(ح) ہے۔ ح کے عدد اجد میں آٹھ ہیں۔ آٹھ کا نصف چار۔ چار کا نصف دو۔ دو کا
نصف ایک۔ ایک کو۔ ح اس کے عدد آٹھ اور آٹھ عدد کا حرف ح۔ اب آٹھ کا نصف
چار۔ اور چار کا عدد وال (د) ہوا۔ اب چار کا نصف دو ہوا۔ اور دو کا حرف یا (ب)
ہوا۔ اب دو کا نصف ایک۔ اور ایک عدد کا حرف الف (ا) ہوا۔ اس سے معلوم ہوا

کہ ایک حرف (ح) سے اب چار حرف پیدا ہوئے۔ یعنی ح۔ د۔ ب۔ ا۔ (۱) احمد کے
 جملہ ۱۱ حرف الف اور حاتے۔ اب پانچ حرف ہو گئے۔ ا۔ ح۔ د۔ ب۔ ا۔ اب میم
 کو احمد کے اسم میں الف اور ح کے بعد میم ہے میم کے عدد چالیس چالیس کا نصف
 بیس۔ بیس کا نصف دس۔ دس کا نصف پانچ۔ پانچ کا عدد کسر ہے اس لیے کہ اس
 کے نصف اٹھائی ۲ ہوتے ہیں اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ جہاں اعداد میں کسر آنے
 وہاں یہی چھوڑ دو۔ لہذا میم کے چالیس عدد پانچ پر ختم ہو گئے۔ اور اب ایک میم سے
 اس قدر حرف پیدا ہوئے۔ م۔ ک۔ ی۔ ہ۔ خ۔ ز۔ د۔ احمد کی میم کے بعد وال
 ہے۔ وال کے عدد چار۔ چار کا نصف دو۔ دو کا نصف ایک آگے کسر ہے۔ لہذا حرف
 وال سے یہ حرف پیدا ہوئے د۔ ب۔ ا۔ اسم احمد سے اس قدر حرف بن گئے۔ ا۔ ح۔ د۔ ب۔
 م۔ ک۔ ی۔ ہ۔ د۔ ب۔ ا۔ ان حرف کو تخلیص کیا۔ یعنی مکررات
 کو کاٹ دیا۔ تو باقی حرف یہ رہے۔ ا۔ ب۔ ح۔ د۔ ب۔ م۔ ک۔ ہ۔ اسی
 طرح آپ اپنے تمام سوال کو بسط کسورات کریں۔ اور تخلیص کر کے حرف کو مرکب
 کریں۔ جواب برآمد ہوگا۔ حرف کو صدر مؤخر کر سکتے ہیں نیز حرف متشابہ سے دو
 حرف تک تبدیل کر سکتے ہیں۔ لیکن حرف کو بدلتا صرف ایک حرف کو کم و بیش کرنا
 جائز ہے۔ دو کی اجازت نہیں ہاں حرف کو مقدم مؤخر کرنا جائز ہے۔ ایک کی قید
 تبدیلی اور کم و بیش میں ہے۔ حرف مستخرج کو مقدم مؤخر کرنے میں کوئی قید نہیں
 ہے۔

اسم میں الف اور ح کے بعد میم ہے میم کے عدد چالیس چالیس کا نصف بیس۔ بیس
 کا نصف دس۔ دس کا نصف پانچ۔ پانچ کا عدد کسر ہے اس لیے کہ اس کے نصف
 اٹھائی ۲ ہوتے ہیں اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ جہاں اعداد میں کسر آنے وہیں ہی
 چھوڑ دو۔ لہذا میم کے چالیس عدد پانچ پر ختم ہو گئے۔ اور اب ایک میم سے اس قدر
 حرف پیدا ہوئے۔ م۔ ک۔ ی۔ ہ۔ خ۔ ز۔ د۔ احمد کی میم کے بعد وال ہے۔

وال کے عدد چار۔ چار کا نصف دو۔ دو کا نصف ایک آگے کسر ہے۔ لہذا حرف وال
 سے یہ حرف پیدا ہوئے د۔ ب۔ ا۔ اسم احمد سے اس قدر حرف بن گئے۔ ا۔ ح۔ د۔ ب۔
 م۔ ک۔ ی۔ ہ۔ د۔ ب۔ ا۔ ان حرف کو تخلیص کیا۔ یعنی مکررات کو
 کاٹ دیا۔ تو باقی حرف یہ رہے۔ ا۔ ب۔ ح۔ د۔ ب۔ م۔ ک۔ ہ۔ اسی طرح
 آپ اپنے تمام سوال کو بسط کسورات کریں۔ اور تخلیص کر کے حرف کو مرکب کریں
 جواب برآمد ہوگا۔ حرف کو صدر مؤخر کر سکتے ہیں نیز حرف متشابہ سے دو حرف تک
 تبدیل کر سکتے ہیں۔ لیکن حرف کو بدلتا صرف ایک حرف کو کم و بیش کرنا جائز ہے۔
 دو کی اجازت نہیں ہاں حرف کو مقدم مؤخر کرنا جائز ہے۔ ایک کی قید تبدیلی اور کم
 و بیش میں ہے۔ حرف مستخرج کو مقدم مؤخر کرنے میں کوئی قید نہیں ہے۔

ایک ایسی مسئلہ رکھو کا ہے۔ اس کے متعلق غلط فہمیاں نہ صرف عوام میں
 بلکہ خواص میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور بعد سے سرد یا افسانے مشہور ہیں۔ میں اصل
 واقعہ بیان کرتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر حرف پر ملائکہ قدرت نے مسلط کر دیئے ہیں
 اور ہر حرف کا تعلق ایک خاص فرشتہ سے ہے۔ وہ فرشتہ بمنزل سردار کے ہوتا ہے اور
 اس کے ماتحت چند در چند فرشتے ہوتے ہیں جن کا شمار سوائے خدا کے عظیم کے کوئی
 نہیں جانتا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارے کسی حکم کی تعمیل وہی شخص کرے گا۔ جس
 سے رابطہ تعارف ہو ہے تعارف کوئی توجہ نہ کرے گا۔ اگر ہم اپنے دوست یا عزیز سے
 کہیں تو وہ بہ خوشی یا مجبوراً اس کی تعمیل کرے گا۔ غیر آدمی کو ہمارے حکم کی تعمیل
 کی ضرورت نہیں۔ اب ہم نے ایک عمل شروع کیا ہے۔ لیکن اس کے متعلق ملائکہ
 سے کوئی رابطہ تعلق اور تعارف ہمارا نہیں ہے۔ اس لیے وہ فرشتہ کوئی توجہ نہیں
 کرتا۔ اور نہ عمل میں تاثیر ہوتی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ لوگ عمل پڑھتے ہیں اور کوئی
 اثر نہیں ہوتا اور اسی طرح کہا جاتا ہے کہ ہماری زبان میں تاثیر نہیں یا ہم گنہگار ہیں۔
 عمل کا ان چیزوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ بعض غیر محتاط اور



شریعت سے بے تعلقی لوگوں کا عمل بھی کام دیتا ہے۔ اور کفار کے عمل تو مشہور ہیں جن کو عجز یا جاہل کہا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ خدا نے قادر نے اس قسم کے معاملہ میں کافر اور مسلمان نیک اور بد کی تفریق نہیں رکھی۔ جس چیز میں خدا نے قدس میں کوئی اثر رکھا ہے وہ اثر عام ہے خاص نہیں۔ اور سب دنیا کے لیے اہل ہے۔ چاہے نیک یا بد۔ کافر یا مسلمان سب کے لیے برابر ہے۔ فکر سب کے واسطے فیض ہے۔ اور حج شے تمام دنیا کے لیے حج ہے۔ اور قدرت نے جس شے میں رکھ دیا ہے وہ سب کے لیے یکساں ہے۔ ضرورت ہے صرف ترکیب اور ترتیب قواعد اور قانون پابندی کی ہے کوئی شے بے ترتیب اور ترکیب کے مکمل نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ عملیات میں ایک قانون خاص ہے۔ اور بغیر اس کے عمل میں اثر نہیں ہوتا بعض اسناد میں فرمایا ہے کہ ظلم میں زکوٰۃ کی ضرورت نہیں اب ہم نے کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کی زکوٰۃ کا ادینے مرتبہ ۱۰ لاکھ مرتبہ بڑھنا یا لکھنا ہے۔ بعض عملیات میں کم تعداد بھی ہوتی ہے۔ لیکن زکوٰۃ مکمل بہت زیادہ ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ ہر ملک ہم نے زکوٰۃ ادا کی یعنی ایک عمل کو بہت سی مرتبہ بڑھا۔ اس عبادت سے اس عمل کے متعلقہ ملائکہ ہم سے روشناس ہو گئے اور حامل اور ملائکہ کے درمیان ایک رشتہ پیدا ہوا۔ سلسلہ عباد قائم ہو گیا۔ اب وہ ہماری امداد کرے میں دریغ نہ کریں گے۔ زکوٰۃ کے یہی معنی ہیں اور اسی بناء پر پرہیز کی شرط لگائی گئی یعنی وہ اشیاء جن سے ملائکہ کو منع ہے۔ اس کو ترک کر دیا جاتا ہے تاکہ بے کراہت کے وہ ہمارے پاس آسکیں۔ اب ایک شرط اجازت کی بھی ہے۔ جس میں بڑے مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ اجازت کا مسئلہ ایسا عام ہو گیا ہے کہ ہر شخص کے دل میں یہ بات پہنچ گئی ہے کہ بغیر اجازت کے عمل اثر نہیں کرتا حالانکہ یہ بالکل لغو اور مہمل ہے۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ خدا کا نام اور کلام کسی کی جائداد نہیں ہے کہ جب تک کوئی اجازت نہ دے اس میں اثر ہی نہ ہو۔ اس طرح خدا کا پاک نام اور مقدس کلام۔ مقید ہو گیا۔ مطلق

نہ رہا۔ حالانکہ خدا بھی مطلق ہے۔ اور اس کا ہم و کلام بھی مطلق ہے وہ کسی کا محکوم ہے نہ پابند ہے۔ اجازت کا مسئلہ ان لوگوں نے اجرح کیا۔ جو لوگوں سے نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا اجازت کے پردہ میں خدمت لینا مقصود ہوتی ہے۔ اس میں سے اپنا وقار اور عزت بڑھانا چاہتے ہیں اور اپنے کو دوسروں سے برتر تسلیم کرتے ہیں۔ وہ کسی کو کوئی حق نہیں کہ خدا کے پاک کلام کا ٹھیکیدار بنکر بیٹھ جائے اور اب تک وہ اجازت نہ دے کلام میں اثر ہی نہ ہو۔ اسلاف نے جو اجازت کی شرط لگائی تھی تو اس سے ان کو نہ طلب مطلق مقصود تھی نہ خود کو میسر اور معزز کرنا تھا۔ بلکہ صرف اس قدر عرض تھی کہ طالب کے دل میں شوق اور اعتقاد پیدا ہو جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ جو بات انسان کو سعی و کوشش سے یا خدمت سے یا کچھ خرچ کر کے حاصل ہوتی ہے اس کی قدر کرتا ہے۔ اور جو بات مفت میں آسانی سے حاصل ہو جاتی ہے اس کی قدر نہیں ہوتی۔ چاہے وہ کسی ہی عظیم الشان شے ہو۔ فی زمانہ جو عملیات کی ناقداری ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ بیسہ کی کتاب لے لو۔ اس میں سکھائیں عملیات تو ہوتے ہیں۔ راست پلٹتے سے اس عمل معلوم کر لو۔ کثرت ہر شے کی قدر کو کھو دیا کرتی ہے۔ اس کثرت نے قدر عمل کو کھو دیا خود میں رسالے میں ہر ماہ چند اور چند عملیات لکھا کرتا ہوں اور جو اصحاب دریافت کرتے ہیں ان کو بے تکلف بتا دیا کرتا ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے بھی یوں ہی مفت حاصل ہونے لگے۔ یا ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ عمل جس کو میں نے محنت و مشقت سے حاصل کیا ہے۔ یا کسی کی خدمت یا خرچ کر کے پایا ہے اس طرح بتانے کو تیار نہیں ہو جاتا۔ حتیٰ کہ میں اپنی اولاد سے بھی پوشیدہ کئے ہوئے ہوں۔ اسی وجہ سے پہلے بزرگوں نے اجازت کی شرط لگائی تھی۔ ورنہ اجازت کوئی شے نہیں۔ اب فرض کر لو کہ اجازت کوئی شے ضروری ہے بھی تو اس عمل کے حامل کی اجازت کوئی شے ہو سکتی ہے جو شخص جس عمل کا حامل نہ ہو اس کی اجازت مہمل اور بے معنی ہے۔ جیسا کہ

میں پہلے جان کر آیا ہوں کہ وہ خدا کے کلام کا ٹھیکیدار نہیں ہے۔ لیکن جو شخص کسی عمل کا عامل ہے۔ وہ اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ اس لیے اجازت دینے کے بعد اس کی عملی قوت مفقود ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرے اور تمام دنیا کو اجازت دیتا پھر ہر شخص میں جن کو وہ اجازت دے دی قوت باقی رہے جیسی کہ عامل میں تھی۔ یا ہے ایک مستقل شے کو دوسری جگہ منتقل کرنے سے اس شے میں صحت اور الحفاظ ضرور پیدا ہوتا ہے۔ عامل میں دوسرے کو اجازت دینے کے بعد پھر اپنی قوت باقی ہو یا جس شخص کو اجازت دی ہے اس میں وہی قوت ہو۔ یعنی اسی قوت کے ساتھ عمل مستقل ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق صحیح نہیں۔ جس شخص نے زکوٰۃ ادا کی ہے۔ وہ ایک قوت کا مالک ہے۔ اب وہ اپنی ملکیت دوسرے شخص کو منتقل کرتا ہے تو وہ ملک منتقل ہو سکتی ہے۔ لیکن بعد انتقال وہ اپنی مالکانہ حیثیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ایک مکان خریدا یا ہے۔ اب آپ اس کے مالک ہیں۔ لیکن جب آپ دوسرے کے ہاتھ بیچ کریں گے تو آپ کے مالکانہ حقوق اس شخص کی طرف منتقل ہو جائیں گے جس کے نام آپ نے بیچ لیا ہے۔ اور آپ حق ملکیت سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہزاروں جگہ اس مکان کو بیچ کرتے پھریں۔ اور ہزاروں کو اس مکان کا مالک بنادیں اور ایک شے کے ہزاروں مالک ہوں۔ اور خود آپ بھی اسی طرح مالک رہیں ایک شے پر ایک ہی مالک ہوتا ہے۔ ایک شے کے دو مالک نہیں ہو سکتے بس یہ یاد رکھئے کہ زکوٰۃ دینے کے بعد جو حق ملکیت عامل کا عمل پر پیدا ہو جاتا ہے۔ اجازت دینے کے بعد وہ اپنے حق اور استحقاق سے محروم ہو جاتا ہے اور عامل ہونے کا استحقاق منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کے نام جس کو اجازت دی ہے (یہ بعید از عقل ہے۔ کہ عامل جس کو اجازت دے۔ وہ بھی عامل ہو جائے اور عامل پھر اپنی جگہ عامل رہے۔ اب معلوم ہو کہ زکوٰۃ کی چند قسمیں ہیں اور زکوٰۃ کا معاملہ ہر کام کی حیثیت پر منحصر ہے اور زکوٰۃ کی تقسیم بھی طریقہ

کار کے مطابق ہر گزوں نے معین فرمائی ہے سبک شخص دس روپیہ کی نوکری کا نوکریاں ہے۔ دوسرا ہزار روپیہ کی ملازمت کا طالب ہے۔ دونوں کی اہمیت میں فرق ہے۔ قسم دوم یہ کہ ایک کام وقتی ہے۔ دوسرا کام دائمی ہے۔ اب بعض زکوٰۃ ایسی ہے کہ جو ایک ہی مرتبہ کے لیے کام دیتی ہے۔ اور بعض زکوٰۃ ایسی ہے جو ہمیشہ کے لیے کام دیتی ہے۔ جیسا کام ہوگا۔ ویسی ہی زکوٰۃ ہوگی اسی طرح زکوٰۃ کی چند قسمیں ہیں۔ جس قدر مال کو معلوم ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔

قسم اول:۔ عامل اپنے نام کے اعداد و جمع سے حاصل کر کے جو تعداد حاصل ہو اتنی مرتبہ روزانہ اس عمل کو پڑھے۔ جس کو پڑھنا چاہتا ہے عمل کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور عمل کام دے گا تو یہ زکوٰۃ ایک ہی مرتبہ کام دیتی ہے ہمیشہ کے واسطے اس عمل کا عامل نہیں بناتی۔

قسم دوم:۔ جو عمل پڑھنا ہے۔ اس کے حرف شمار کرو۔ جس قدر تعداد میں حرف ہوں۔ یعنی ہر ہزار مرتبہ روزانہ پڑھو۔ یہ زکوٰۃ ہمیشہ کے واسطے عامل بناتی ہے۔ اور انسان اس عمل کا سبب زبان ہو جاتا ہے۔ اور صرف ایک ہی مرتبہ پڑھنے میں اثر ظاہر ہوتا ہے۔

قسم سوم:۔ جو عمل پڑھنا ہے۔ اس کے حرف شمار کرو۔ جس قدر تعداد میں حرف ہوں اتنی ہی سو مرتبہ روزانہ پڑھو مطلقاً آٹھ حرف ہیں تو آٹھ سو مرتبہ روزانہ پڑھو۔ ایسی زکوٰۃ صرف ایک ہی مرتبہ کام دیتی ہے۔ اور یہ زکوٰۃ قسم اول کی زکوٰۃ سے زیادہ بالاتر اور زور اثر ہے۔

قسم چہارم:۔ جو عمل پڑھنا ہے اس کے اعداد و جمع قمری سے حاصل کرو جو اعداد اس عمل کے حاصل ہوں اتنی ہی مرتبہ روزانہ پڑھو۔ اس قسم چہارم کا نام زکوٰۃ صغیرہ ہے۔ قسم اول و دوم و سوم زکوٰۃ عملی نہیں ہے۔ مگر کام دیتی ہے۔ قسم چہارم کی زکوٰۃ عملی ہے۔ اور عاملین کا معمول ہے۔ اور اساتذہ نے اسے محبر مانا ہے۔

قسم ہفتم۔ عمل کے اعداد کو حرف عمل میں ضرب دو جو حاصل ضرب ہو اتنی تعداد میں روزانہ پڑھا کر۔ اس زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ کبیرہ ہے۔ اور یہ قسم چہارم یعنی زکوٰۃ صغیرہ سے بہت زیادہ قوی ہے اور عمر بھر کام دیتی ہے۔ مثلاً۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے عدد ۷۸۶ سات سو چھیالیس ہیں اور حرف انیس ہیں۔ سات سو چھیالیس کو انیس میں ضرب دیا تو ۷۸۶۳۲ ہوا ہزار نو سو چھتیس حاصل ہوا۔ اس روزانہ اسی تعداد میں جو کوئی بسم اللہ شریف پڑھے گا۔ بسم اللہ شریف کا عامل ہو جائے گا۔ اس زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ کبیرہ ہے۔ اور یہ صغیرہ سے بہت زیادہ قوی ہے۔ اور یہ زکوٰۃ اکثر عاملین ادا کرتے ہیں۔ اکثر دہشتہری کام دیتی ہے۔ اور یہ زکوٰۃ بہت زیادہ سحر ہے۔ اور درجہ اوسط میں ہے خیر الامور اوسطا کا مصداق بہترین زکوٰۃ ہے۔

قسم ششم۔ اس کا نام زکوٰۃ اکبرہ ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد شمار حرف عمل اور میزان کبیرہ کو باہمی ضرب دو۔ جو تعداد حاصل ہو اس تعداد کے مطابق پڑھو۔ مثلاً بسم اللہ کے حرف انیس ہیں اور میزان زکوٰۃ کبیرہ کی عدد ہزار نو سو چھتیس (۷۸۶۳۲) ہے۔ جب باہمی ضرب دیا تو دو لاکھ تراسی ہزار سات سو چھیالیس (۲۸۳۷۳۹) حاصل ضرب ہوا۔ جو شخص بسم اللہ شریف کو اس تعداد میں پڑھے گا۔ وہ زکوٰۃ اکبرہ ادا کرے گا۔ اور اس زکوٰۃ اکبرہ کے ادا کرنے کے بعد بسم اللہ شریف کے ملائکہ سامنے آجائیں گے اور عامل سے ملاقات کریں گے۔

قسم ہفتم۔ اس کا نام کبیرہ ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد شمار حرف اور میزان اکبرہ کو باہمی ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہو اسی قدر تعداد میں پڑھو۔ مثلاً تعداد اکبرہ بسم اللہ شریف کی ۲۸۳۷۳۹ ہے۔ اور حرف انیس ہیں۔ جب تعداد اکبرہ کو شمار حرف میں ضرب دیا تو تین لاکھ نوے ہزار ایک سو چھتر (۵۳۹۰۱۷۳) میزان برآمد ہوئی۔ جو شخص زکوٰۃ کبیرہ ادا کرے تو اس عمل کے متعلق ملائکہ خادم بن جاتے ہیں اور ہر وقت

تعمیل کو حاضر رہتے ہیں۔

قسم ہشتم۔ اس کا نام اکبرہ ہے۔ اور یہ آخری زکوٰۃ ہے۔ اس کے آگے مرحبہ زکوٰۃ کوئی نہیں ہے۔ اور یہ زکوٰۃ کبریت آخری یا عمل پیسہ ہے۔ جو شخص یہ زکوٰۃ ادا کرے گا وہ حق سبحانہ تعالیٰ کی قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ مثلاً بسم اللہ شریف کی تعداد اکبرہ (۵۳۹۰۱۷۳) ہے اور حرف بسم اللہ شریف کے انیس ہیں جب ان کو باہمی ضرب دی تو ایک ارب پندرہ لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو (۱۵۳۷۳۸۳) میزان ہوئی۔ اس بسم اللہ شریف کی اجتنابی زکوٰۃ یہ ہے۔ اسی طرح ہر عمل ہر اسم کی زکوٰۃ نکلنے کا یہ ہی طریق ہے۔ میں نے بسم اللہ شریف پر مثال دی ہے اور جو اعداد میں نے ضرب کے دیئے ہیں۔ وہ میری نظر میں یگانہ ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ عمل کرتے وقت جانچ کر لیں ممکن ہے کہ خود میری کہیں غلطی ہو یا کتابت طباعت میں کوئی عدد غلط گیا ہو۔ اور اسی وجہ سے میں نے ہر اسم کی تعریف اور تشریح ساتھ ساتھ کر دی ہے تاکہ آپ کو قاعدہ معلوم ہو جائے۔ اگر میں قاعدہ نہ لکھتا تو پھر آپ کو جانچ کرنا مشکل ہوتا۔ اکبرہ زکوٰۃ ہے کہ اس کے ادا کرنے کے بعد آدمی سیف زبان ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص حقیقی عامل ہے۔ وہ ایک مرحبہ پڑھنے یا صرف ایک نگاہ دیکھنے سے انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ وہ دریا کی موجوں کو روک سکتا ہے۔ اور پرندوں کو فضا سے گرا دیتا ہے۔ وہ اپنا سواست پسند ہے۔ وہ ہزار میں سے ایک بھی نہیں جو اس قسم کی شخصیں اور مشغولین ہواشت کرے۔ اور مزاحمت کرنے والے اور عمل میں بے اثری کے قائل تو ہزاروں ہیں۔ لیکن قواعد بدلنے والا اور سخت کرنے والا ہزار میں سے ایک بھی نہیں۔ اگر عملیات کا تلاش دیکھنا ہے تو خدا کے سیکڑوں ناموں میں سے کسی ایک اسم کی زکوٰۃ اکبرہ ادا کر کے دیکھو تو خود اپنی آنکھ سے دیکھ لو گے کہ عمل کیا شے ہے۔ اور خدا کے پاک نام اور مقدس کلام میں کس درجہ تاثیر ہے۔ اور قرآن پاک کا یہ دعویٰ کس قدر صحیح ہے۔ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لمرایت

خاتماً متصداً من خشية الله بين انهم اس قرآن کو بہار پر نازل کرتے تو یہ بھی لہو کے خوف سے بڑھ رہا جاتا۔ اب مسافروں نے دنیا والوں کی نزاکت اور رنگ دیکھتے ہوئے نصاب کا طریق جاری کیا ہے یعنی اصل ذکوۃ تو عشر یعنی اکبر ہے۔ مگر کس میں طاقت ہے کہ اس قدر طویل ذکوۃ ادا کرے۔ یہ حصہ تو مستند میں ہی کا تھا کہ اپنی عمر بھر کا بڑا حصہ اس کی تکمیل میں صرف کر دیا۔ نصاب تو چند روز معمولی عمل کا پڑھنا بھی دشوار ہے۔ جس طرح ذکوۃ چند اقسام پر تقسیم ہے۔ اسی طرح نصاب بھی چند اقسام پر مستقسم ہے۔ جس کی تشریح یہ ہے۔ نصاب عشر۔ دور۔ دور۔ قفل۔ قفل۔ ختم۔ و تلک السدس الکاملۃ ولا یجزی من بعدہ۔

اب ان چھ اقسام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قسم اول نصاب:۔ اکبر کی تعداد کو نصاب کہتے ہیں۔ جسے ہم اللہ شریف کا نصاب ۱۹۳۶۳۸۳۳ ہے اور اس کی تشریح اکبر میں گذر چکی۔ نصاب ذکوۃ کا مرتبہ اول ہے۔ اس کے بعد کے تمام شعبے اپنے سے اوپر والے سے اثر میں کم ہیں۔ مثلاً کیا اثر اکبر سے قوت میں کم ہے۔

قسم دو عشر:۔ نصاب کے نصف کو، عشر کہتے ہیں جو ہم اللہ شریف کا نصاب (۱۹۳۶۳۸۳۳) ہے لہذا اس کا نصف کیا تو ستانوے کروڑ اکتیس لاکھ چھ ہزار سات (۹۶۳۲۹۹۶) ہوا۔ یہ تعداد ذکوۃ ہم اللہ شریف کا عشر ہے۔

قسم سوم دور دور:۔ عشر کے نصف کو دور دور کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ہم اللہ شریف کے عشر کو نصف کیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی۔ اڑتالیس کروڑ اسی لاکھ تریس ہزار چار سو چوبیس (۳۸۹۵۵۳۳۵۳)۔

نوٹ:۔ نصف کرنے میں جہاں کسر آئے گی تو سالم عدد لیا جائے گا عشر کو نصف کرنے میں ایک کی کسر آئی تھی۔ اس لیے اعداد میں چار کیا گیا۔ جو حقیقت میں



تھا۔
قسم چہارم قفل:۔ دور دور کے نصف کو قفل کہتے ہیں۔ جب ہم نے ہم اللہ شریف کے دور دور کو نصف کیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی جو بیس کروڑ اکتیس لاکھ چھیتر ہزار سات سو ستائیس (۲۳۳۲۹۹۶۶)۔

نوٹ:۔ اس میں بھی کسر آئی تھی۔ اس لیے نصف کا کامل کیا گیا۔
قسم پنجم بزل:۔ قفل کے نصف کو بزل کہتے ہیں۔ ہم اللہ شریف کے بزل کی تعداد کو جب نصف کیا گیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی بارہ کروڑ سولہ لاکھ اڑتیس ہزار تین سو تریسٹھ (۱۳۳۸۳۳۳)۔

قسم ششم ختم:۔ بزل کے نصف کو کہتے ہیں۔ ہم اللہ شریف کے بزل کی تعداد کو جب نصف کیا تو یہ تعداد حاصل ہوئی چھ کروڑ اکیاسی لاکھ نو ہزار ایک سو اکیاسی (۶۸۳۳۸۸۱)۔

نوٹ:۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ مثال میں ممکن ہے کسی عدد میں غلطی ہوئی ہو تو۔ اب یہ وقت عمل اپنے عمل کے اعداد صحیح استخراج کریں۔ چھاپے کی کتابیں قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ اس میں غلطی ہوتی ہے۔ علی الخصوص اعداد کی غلطی تو بہت کچھ الوقتی ہے۔ اہم میں کسر طوفاً خاطر رہے۔

ختم سے کم ذکوۃ کا مرتبہ نہیں ہے۔ ہاں بالکل معمولی طریق پر ذکوۃ کی چند قسمیں اور بھی۔ لیکن یہ اقسام مسافروں کی استخراج ہیں۔ اور محض زمانے کے مزاج کو دیکھتے ہوئے مسافروں نے یہ ذکوۃ بیان کی ہیں۔ لیکن اس قسم کی ذکوۃ میں دو نقصان بہتے ہیں۔ اول اس قسم کی ذکوۃ میں (جو آگے بیان ہوتی ہیں) یہ غلط رہتا ہے کہ عمل فائدہ کبھی کرتا ہے اور کبھی نہیں۔ دوم صرف ایک مرتبہ ہی ایسا عمل کام دیتا ہے۔ بہر حال مسافروں کی مختصر ذکوۃ یہ ہے۔

قسم اول ابتدا:۔ میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی اسم کے جس قدر اعداد لکھ سے حاصل

ہوں اسی تعداد میں روزانہ پڑھنا اس کا نام اصطلاح عالمیں میں صغیر کہلاتا ہے۔ مثلاً
بسم اللہ شریف کے اعداد سات سو چھیاسی اصل تعداد ابجدی ہے اور اسے صغیر کہتے ہیں
صغیر کا نصف جب کیا جائے تو اصغر ہے۔ مثلاً سات سو چھیاسی کو جب نصف کیا
جائے تو تین سو ترانوے (۳۹۳) حاصل ہوئے ہیں بسم اللہ شریف کا اصغر تین سو
ترانوے ہے۔ اگر اصغر کو نصف کیا جائے تو اسے صغائر کہتے ہیں مثلاً بسم اللہ شریف کا
اصغر تین سو ترانوے تھا۔ اس کا نصف اصغر الصغائر ہے۔ مثلاً بسم اللہ شریف کا صغائر
ایک سو ستانوے ہوا۔ صغائر کا اصغر الصغائر تانوے ہوا۔ اس کا خیال رہے ہیں بسم
اللہ شریف کا اصغر الصغائر تانوے ہوا۔ یہ تمام تعداد جو میں مختلف قسم سے اس وقت
تک بیان کرتا چلا آ رہا ہوں۔ سب طریق زکوٰۃ ہیں ان میں جو تعداد بھی کوئی غلط
کرے گا۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ہاں برتر اور کمتر۔ افضل اور اذل کا فرق ضرور ہے۔
دیکھو سلطنت کا ملازم وزیر بھی ہے۔ اور وہ فقیر بھی ہے ایک روپیہ ماہوار ملتا ہے۔
ملازموں کی فہرست میں اس فقیر کا نام بھی داخل ہے۔ جو ایک روپیہ یا ایک پیسہ ملتا
پاتا ہے۔ فرق صرف ادنے اور اعلیٰ کا ہے۔ ایک کالج میں بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔
اور فاضل کے طالب علم بھی پڑھتے ہیں۔ اور الف ہے۔ تے۔ نے کی تعلیم بھی پاتے
ہیں۔ کالج کے رجسٹر میں انہوں کا بھی نام درج ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ تو اکبر الکبار سے
بھی ادا ہوگی اور اصغر الصغائر سے بھی۔ مگر ادنے اور اعلیٰ کا فرق رہے گا۔ جہاں تک
میں نے مختلف صورتوں سے تعداد زکوٰۃ بیان کر دی ہے۔ لیکن اب تک یہ معلوم
ہو سکا کہ اگر کوئی تعداد بھی کی جائے تو کتنے دن تک پڑھا جائے۔ جب پڑھنے کی تعداد
بھی معین کی ہے۔ تو زمانہ کی تعداد بھی معین کی جائے۔ یعنی کتنے دنوں تک پڑھے
میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ تعداد ایام کے متعلق اساتذہ نے مختلف طریقے بیان کئے ہیں
کتب سابقہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایام کی تعداد زکوٰۃ کی تعداد کی طرح مختلف ہے۔
تین دن سے لے کر تین ماہ تک اور بعض عملیات میں ایک سو بیس یوم تک کی تعداد

دی گئی اور نہ کوئی شناخت معلوم ہو سکی کہ کون سے عمل اور کس قسم کے عمل کی
تین دن میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق جو میری تحقیق ہے اس میں میرا
تجربہ اور اجتہاد بھی شامل ہے (۱) یہ ہے کہ چالیس دن کی میعاد تو قدرت کی معین
کردہ تعداد ہے۔ یعنی قرآن پاک میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے۔
تو خدا نے اللہ مال نے ان کو جلوہ قدرت دکھایا۔ فلما تبجلے رب۔ للجبل جعل
دکا وخر موسیٰ صعقا۔ واقعہ قرآن معظم کے پارہ۔ ۹ رکوع ۷۔ سورہ
اعراف میں تفصیل درج ہے۔ لہذا حسب قانون الہی ہر زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہو
جاتی ہے۔ کیونکہ یہ تعداد قدرت کی معین کردہ ہے۔ لیکن مختلف دنوں کی زکوٰۃ کے
واسطے عملیات کو بھی قسم۔ ۱۱ قسم کرنا اس کی کوئی شناخت کسی کتاب میں نہیں دیکھی
گئی۔

یعنی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کس قسم کا عمل چالیس دن کی زکوٰۃ کے قابل ہے۔
اور کس ایک سو بیس دن کے قابل ہیں میں اس کتاب کو اس طریق پر لکھ رہا ہوں
کہ جو مضمون بھی ہو وہ مکمل ہو اس لیے اس مسئلہ کی تکمیل بھی مجھ پر فرض ہے۔
اس کے بعد میں اس نتیجہ پر میں پہنچا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عملیات کی دو قسمیں
ہیں۔ قسم اول ملازمت۔ ترقی۔ شاہی۔ مقدس۔ کامیابی حب بغض۔ شغائے امراض
وفیرو وغیرہ اس قسم کے عملیات میں تین دن سے چالیس دن تک پڑھنے سے زکوٰۃ ادا
ہو جاتی ہے۔ اب اس کا فیصلہ تین دن کی زکوٰۃ کا عمل کون سا ہے۔ اور چالیس دن
کا کون سا ہے۔ اسکی کوئی خاص نشانی تو میں نہیں بتا سکتا۔ حال اس کام کی اہمیت
سیارگان کی گردش۔ مطلوب کے سیارگان اور اپنے ماحول پر نظر کر کے تعداد ایام مقرر
کر لے۔ چالیس دن تک کی۔ یا اس کے اندر اندر (دوسری قسم تسخیر کو اکب۔ تسخیر
ملازم۔ تسخیر اجنب دست غیب۔ کشف القبور۔ سدقائن وغیرہ) معلوم کرنا ایسے عملیات
کی زکوٰۃ چالیس یوم سے ایک سو بیس یوم تک پڑھنے سے ادا ہوتی ہے۔ اس طرح



دھکا دیا وہ گر پڑا اور مر گیا تو قتل العمد کی سزا اس کے ذمہ ہوگی کیونکہ نیت اس کے مار ڈالنے کی نہ تھی۔ پس اس طرح جب آپ کسی عمل یا اسم کو بہ نیت ذکوۃ شروع کریں گے تو ذکوۃ ادا ہوگی چاہے اسکی تعداد کتنی کم ہی ہو بغیر نیت کے اگر آپ اندگی بھر بیٹھتے ہیں تو ذکوۃ ادا نہ ہوگی۔ نیت ہی سے وہ فرض شدہ شے ساقط ہوگی مثلاً آپ غلا غبر بیٹھنے کی نیت کرنا چاہیں تو آپ کو زبان سے ادا کرنا ہوگا کہ نیت کرنا ہوں میں غلا غبر کی بغیر نیت کے اگر آپ ہزار رکھیں بیٹھ لیں تو غبر کے فرض آپ کے ذمہ سے ساقط نہ ہوں گے اسی طرح تعداد میں کی بیشی عمل کو نقصان میں آتی ہے۔ یہ تعداد حسب سے حاصل ہو وہی تعداد پڑھی جائیگی تو ذکوۃ ادا ہوگی۔ اگر تعداد میں کی بیشی کی ہے تو ذکوۃ ادا نہ ہوگی۔ مثلاً تین رکھیں یا پانچ رکھیں پڑھیں تو وہ غلا فاسد ہوگی۔ بھول چوک یعنی سہو نسیان کو معاف کیا گیا ہے۔ فرض کہ ذکوۃ اعمال میں بنیاد اول ہے جب تک ذکوۃ ادا نہ ہوگی کوئی عمل کام نہ آئے گا اس بھلی عظم خصوصاً علم چیز کے عظم ایسے ہیں کہ جن میں ذکوۃ کی ضرورت نہیں اور یہ کسی موقع پر تفصیل سے بیان کروں گا۔

حروف ہجیات۔ تو انہیں جہز میں حروف۔ بیات۔ قائر۔ متغایہ بھی بہت کار آمد ہیں لہذا۔ یہ صراحتاً میں تو انکا کام آتے ہیں۔

اخبار کی تو روح دعواں کہنا چاہیے۔ یہ گاہیں عاودانے اخبار حصہ آثار میں بھی کام آتے ہیں۔ بہر حال یہ کام کی شے ہے۔ سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ حروف سروری دو طرح لکھے جاتے ہیں قسم اول۔ با۔ تا۔ ثا۔ وغیرہ قسم دوم بے تے۔ تے۔ اور حروف سروری کل بارہ ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ ح۔ خ۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ہ۔ ی۔ اب ان کو دو طرح لکھا جاتا ہے۔ یعنی ایک وہ جس کے آخر میں یا (ای) آجیے بے (اب) دوسرے آخر میں الف پیدا ہو جیے با (ب) قسم اول میں حروف یا (ای) قائر ہے۔ اور قسم دوم میں حرف الف قائر ہے قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی حرف کو

ذکوۃ ادا کرنے کی بھی تین قسمیں ہیں۔ قسم اول اس اسم یا عمل کو جس کی ذکوۃ مقرر ہے۔ مثلاً لاکھ (۱۰۰۰۰۰) کی تعداد چالیس یوم میں ختم کرنا۔ اس حساب سے روزانہ کی تعداد تین ہزار ایک سو پچیس ہوتی ہے۔ دوم صغیر۔ کبیر۔ کبائر۔ اور اکبر الکبائر کی تعداد جب ایسی حد کے اندر ہو کہ آدمی روزانہ ختم کر سکتا ہے تو اس کی میعاد چالیس یوم ہے اور جب ایسی تعداد اس حد پر پہنچے کہ روزانہ اس تعداد کو ختم کرنا انسانی قوت سے بالاتر ہو تو اس حالت میں اس تعداد کا ختم کرنا چاہے وہ کتنے ہی دنوں میں ہو۔ لیکن روزانہ کی تعداد اس قدر معین کرنی چاہئے کہ جس میں عامل کو محنت و مشقت ہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ دنیا میں ہر کام نیت پر موقوف ہے۔ شریعت نے بھی نیت کو بطور اساس تسلیم کیا ہے اور دنیوی قانون نے بھی نیت کو بنیاد قرار دیا ہے انما الاعمال بالنیات مثلاً شریعت نے مال کی ذکوۃ مسلمانوں پر فرض کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ حساب کر کے بہ نیت ذکوۃ رقم نکالیں اور مستحقین کو دیں تو شرعاً مال کی ذکوۃ ادا ہوگی۔ اگر آپ نے حساب نہیں کیا اور ذکوۃ کی نیت بھی نہیں کی تو چاہے آپ ہزاروں روپے خیرات کر دیں۔ ذکوۃ آپ کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر آپ نے کسی کام کی تکمیل کے لیے کوئی نذر مانی ہے مثلاً آپ نے نذر مانی کہ اگر میرے اطفال کام ہو جائے تو میں پانچ پیسے کی شیرینی پر فاتحہ دلاؤں گا۔ جب وہ کام پورا ہو گیا تو شرط ادا کرنا فرض ہے۔ اسی نوعیت پر جیسی نذر مانی تھی یعنی پانچ پیسے کی شیرینی۔ اگر آپ ہزار روپے کی شیری تقسیم کر دیں لیکن نیت نہ کریں۔ تو وہ نذر آپ کے ذمہ باقی رہے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر نذر کرتے وقت فاتحہ کے لیے کوئی شے مقرر کی ہے تو اس شے پر فاتحہ دلانا واجب ہوگا۔ مثلاً نیت کی تھی کہ شربت پر فاتحہ دلاؤں گا تو جب تک شربت نہ ہو وہ نذر ذمہ باقی رہے گی۔ چاہے نذر کرنے والا ہزار روپے کی شیرینی تقسیم کر دے۔ اسی طرح دنیوی قانون میں بھی نیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کو مذاق میں یا غصہ میں

اور مثال دیگر "و" کے اربعہ عدد چھ ہیں۔ ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ه۔ و۔ دیکھو اربعہ قمری اور اعداد یکن مدخل کبیر تیرہ ہیں۔ ا۔ دہس واذ کا مدخل کبیر تیرہ ہے اور عدد چھ ہیں۔

قاعدہ۔ اصطلاح جز میں وسیط کا جملہ بھی اکثر آتا ہے۔ اور یہ اصطلاحیں علم الاخبار میں تو بار بار آتی ہے۔ علم الآثار میں بھی آتی ہے۔ مگر اس سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔ اب معلوم کرو کہ وسیط کسے کہتے ہیں۔ اعداد مدخل کبیر کو جمع کرنے کے معنی وسیط ہیں۔ مثلاً حرف جیم کا مدخل کبیر تیرہ ہے اگر تین کو جمع کیا جائے تو آٹھ کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ (۸۷۳) لہذا جیم کا وسیط آٹھ ہے۔ حرف جیم کا مدخل کبیر ۵۳۔ وسیط ۸ اس تصریح اور توضیح سے آپ اصل قاعدہ معلوم کر چکے اور امید ہے کہ اب آپ ہر حرف کا مدخل کبیر اور وسیط حاصل کر سکیں گے۔

قاعدہ۔ اصطلاح جز میں صغیر کا جملہ بھی بار بار آتا ہے۔ اور علم الاخبار اور علم الآثار دونوں میں اس اصطلاح سے کام لیا جاتا ہے۔ اور صغیر اصطلاح میں جمع عدد وسیط کو کہتے ہیں۔ مثلاً ص۔ (صاد) ہے۔ حرف ص کا جمل کبیر پچانوے ہے۔ ص۔ ا۔ د۔ صاد کے مدخل کبیر کو وسیط کیا جائے تو چودہ وسیط ہوا ۹۵۔ ۵۔ ۹۔ ۳۔ اب ص کا صغیر درکار ہے۔ تو حرف صاد کا صغیر پانچ ہوا ۳۔ ۱۔ ۵۔ ۵۔ لیکن یہ واضح رہے کہ مدخل کبیر ہر حرف کا ہوتا ہے اور اب اربعہ کے اٹھائیس حرفوں میں سے کوئی حرف ایسا نہیں ہوتا۔ جس کا مدخل کبیر نہ ہو لیکن وسیط اور صغیر یہ دو صفتیں تمام حرفوں کے لیے لازمی نہیں ہیں۔ مثلاً حرف جیم کا مدخل کبیر تیرہ ہے۔ اس کا وسیط آٹھ۔ اب وسیط کا صغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ اعداد کی جمع محال ہے۔ اسی طرح بعض حروف میں وسیط بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً حرف با۔ اب کا مدخل کبیر صرف تین ہے۔ لہذا اس حرف میں نہ وسیط ہے نہ صغیر۔ ذالک من آثار العلم۔

قاعدہ۔ بطن متازج۔ اہل جز کی خاص اصطلاح ہے۔ یہ اصطلاح علم الاخبار میں

مستعمل نہیں ہے۔ اگر ہے تو شاذ و نادر ہو بمنزل عدم کے ہے۔

تاریخ ایک ایسا قانون ہے۔ جس سے عمل میں بے اندازہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ واضح ہو کہ عملیات مثل طب کے ہوتے ہیں۔ اور آپ اس بات سے متعلق ہوں گے کہ کسی صغیر یونی کا مزاج اور خواص اور ہے۔ لیکن جب دوسری یونی اس کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے مزاج اور خواص میں ایک گونا گونا تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ متعلق سائنس کا نظری علم ہے کہ جب دو مختلف اشیاء کو مرکب کیا جائے تو تیسری شے نمودار پیدا ہو جاتی ہے۔ صغیر مثل ہیں ہر شے اپنی ذات و صفات پر قائم ہے خواہ کچھ ہونا یا قلیل۔ لیکن جب دو مختلف اشیاء کو مرکب کیا جائے۔ تو تیسری شے اور صفت نمودار پیدا ہوگی اگر وہ مزوجہ شے ہم صفت ہے تو پہلے جزو کی صفات میں ترقی ہوگی اگر مزوجہ شے متضاد ہے تو پہلی شے حسب قوت نفی کرتی ہے۔ مثلاً ایک دوا مسہل ہے۔ کسی شخص نے بطن ریائیں اس میں سونف (بادیان) کا مرق ملایا۔ یا اور سے بطور اعداد پنا شروع کیا تو ایسی حالت میں اس مزوجہ شے نے مسہل میں اور ایسا قوت پیدا کر دی۔ لیکن جب مزوجہ شے متضاد اور متضاد ہوتی ہے تو پہلی دوا کی قوت کہ اپنی طاقت کے مطابق (اصل اور معدوم کر دیتی ہے۔ مثلاً کسی شخص نے مسہل ملایا کوئی دوا ایسی کھائی جس سے اجماع ہوا اور اس کے اوپر قابض دوا کھائی ہے مداب پانچ قابض دوا میں مسہل کے خلاف قوت ہے۔ اس لیے اس دوا نے اصل مقصد یعنی اسہال قوت کو کم یا کاعدم کر دیا۔ اسہال کی دوا کے لیے وہ دوا معاون ہوتی جس میں اسہال کی طاقت ہوتی۔ اور یہ ایک کھلا ہوا قانون ہے جس پر کسی احمد لال کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی برتن میں آب پانی بھرنا چاہتے ہیں لیکن دوسری طرف اس برتن میں سوراخ ہے تو ظاہر ہے کہ جس قدر آب پانی بھرتے جائیں گے اس سوراخ کے راست سے نکلتا جائے گا۔ اور آپ کا مقصد یہ برتن میں پانی بھرنے کا پورا نہ ہوگا۔ اگر آپ غور کریں تو اس میں ایک دم ملت اور خاص اثر پڑتا ہے۔

مثلاً مطلب کا وزن آگئی ہے۔ اور آپ اسے سبز کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن عمل کا موازنہ آتی ہے تب وہ آگئی متضاد ہے۔ ایسی حالت میں عمل ہرگز اثر نہ کرے گا۔ آگئی وزن والے مطلب کو سبز کرنا ہو تو آگئی عمل کی ضرورت ہے۔ بہر حال یہ ایک حد معجزہ تھا جو درمیان میں آگیا۔ میں بظن تراز کا طریقہ بیان کر رہا تھا۔ اور سطور بالا میں بیان کیا تھا کہ ایک "ا" دوسری "ا" کے ساتھ مل کر ایک تیسری خاصیت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح حرف کی بھی شان ہے۔ ہر حرف کا ایک مزاج ہے لیکن دوسرے حرف کے ساتھ مل کر ایک خاص اثر پیدا کر لیتا ہے۔ بظن تراز علم الاخبار میں بھی کام آتا ہے۔ اور علم الآثار میں بھی۔ علم الاخبار سے بظن تراز کا تعلق میں جہاں بیان نہیں کرتا۔ البتہ علم الآثار کے ماتحت ایک طریقہ بظن تراز کا لکھتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ بظن تراز کے معنی معلوم کریں۔ یہ وہ لفظ ہیں۔ بظن اور تراز بظن کے معنی کشادہ کرنا۔ یعنی کسی اسم کو فرد فرد کرنا یا علیحدہ علیحدہ حرفوں میں لکھنا۔ یعنی بظن کے ہیں۔ اور تراز

بابم ملا دشتا۔ مزوج کرنا۔ اصطلاح جہز میں دو جملوں یا دو اسموں کے بابم ملا دینے کا نام تراز ہے۔ مثلاً نام طالب و نام مطلوب کو بابم مزوج کرنا۔ ملا دشتا۔ اور ان کے بابم مزوج کرنے کا طریق یہ ہے کہ جن دو اسموں یا جملوں کو باہمی مزوج کرنا ہے ان کو نیچے اوپر فرد فرد کر کے لکھو۔ اب سطر اول کا حرف اول اور سطر دوم کا حرف آخر لو۔ اور دونوں حرفوں کو برابر لکھو پھر سطر اول کا حرف دوم اور سطر آخر کا حرف دوم اس کی برابر لکھو اسی طرح آخر تک عمل کرو۔ اس تیسری سطر کا نام بظن تراز ہے۔ مثلاً اسم احمد اور اسم ہندہ کو بابم بظن تراز کرنا ہے تو اس کی صورت یہ ہوئی

(احمد - ہندہ)

ا - ح - م - د

ہ - ن - د - ہ



ا - ح - م - د - ہ - ن - د - ہ

دیکھو پہلی سطر میں اول حرف الف تھا۔ اور سطر دوم کے آخر میں حرف و ہے۔ لکھنے والی سطر میں ا - ح - م - د - ہ - ن - د - ہ لکھا۔ سطر اول میں الف کے بعد ح ہے اور سطر دوم میں ہ کے بعد و ہے پس ح - د - لکھو یا۔ پس دونوں ناموں سے جو سطر لکھنے والی پہلی سطر ہے۔ وہ بظن تراز ہے۔ اب ایک اور بات یہ گئی کہ جب عدد میں حرف کم و بیش ہوں تو کیا کریں۔ مثلاً ایک نام میں حرف چار ہیں۔ ایک میں چھ ہیں۔ تو اس کی صورت یہ ہے کہ جب چار ختم ہوں تو پھر از سر نو پانچ لکھیں تاکہ زیادہ حرف والی سطر کے حرف ختم ہو جائیں۔ مثلاً

گمراہ - زید

م - ح - م - د - ہ - ن - د - ہ

ز - ی - د



م - ح - م - د - ہ - ن - د - ہ

لیکن ایک قاعدہ بظن تراز باطنی کا مجھے ایک بزرگ سے ملا ہے جو مثال پہلی سطروں میں بیان کی گئی۔ اور جو قاعدہ لکھا گیا ہے۔ وہ بظن تراز ظاہری کا تھا۔ گو مجھے بظن تراز باطنی کی آزمائش کا موقع کبھی نہیں ملا۔ لیکن جب بظن تراز ظاہری کیا ہے پایاں اثر ہے۔ تو بظن تراز باطنی کا زیادہ پر اثر ہونا یقینی ہے۔ بظن تراز باطنی یہ ہے کہ جب سطر تراز قائم ہو جائے (دونوں سطروں کو باہمی - مزوج کرنے سے جو سطر حاصل ہوئی) تو اس سطر کو تکسیر کرو۔ جب تمام برآمد ہو جائے تو سطر

سُر بھینے آ جاتی ہے ۔ اس آخری سطر کا نام تمام ہے اور یہ اوپر والی سطر کی نقل ہوتی ہے مثال :- ہے ۔ مثلاً احمد علی کے نام کی عکس یہ ہے ۔

۱- ج - م - د - ع - ل - ی

ی۔ ا۔ ل۔ ج۔ ج۔ م۔ و

و-ي-م-ا-ع-ل-ح

ج - و - ل - ی - ج - م - ا

$$18-1-19-2-3-4-5-6-7-8-9-10-11-12-13-14-15-16-17-18-19-20-21-22-23-24-25-26-27-28-29-30-31-32-33-34-35-36-37-38-39-40-41-42-43-44-45-46-47-48-49-50-51-52-53-54-55-56-57-58-59-60-61-62-63-64-65-66-67-68-69-70-71-72-73-74-75-76-77-78-79-80-81-82-83-84-85-86-87-88-89-90-91-92-93-94-95-96-97-98-99-100-101-102-103-104-105-106-107-108-109-110-111-112-113-114-115-116-117-118-119-120-121-122-123-124-125-126-127-128-129-130-131-132-133-134-135-136-137-138-139-140-141-142-143-144-145-146-147-148-149-150-151-152-153-154-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000-1001-1002-1003-1004-1005-1006-1007-1008-1009-1010-1011-1012-1013-1014-1015-1016-1017-1018-1019-1020-1021-1022-1023-1024-1025-1026-1027-1028-1029-1030-1031-1032-1033-1034-1035-1036-1037-1038-1$$

اس آفری سطر کا نام نام ہے۔ اور اس ترکیب کو عمیر کرنا کہتے ہیں = 6500

اکثر و بیشتر کام آتا ہے۔ اور عملیات میں بہت کارآمد ہے۔ علی الخصوص عمل جب میں بہت کارآمد ہوتا ہے۔ میں نے اکثر قارئین علم حیل کے پائل آسان اور عام فہم عبارت میں بیان کر دیئے ہیں۔

تاکہ صد موخر - صد موخر علم جز میں ایک کثیر الوقوع اصطلاح ہے جس کے معنی ایک سطری خمیر کے ہیں - یعنی حرف کو صرف ایک مرتبہ گردش دینا - دیکھ
 خمیر کی مثال میں میں نے احمد علی کو بطور کے سطر لال میں لکھا ہے پھر دوسری سطر
 قائم کر کے چھپے بائیں طرف سے ایک حرف لیا اتنی پھر بائیں طرف سے اسی گردش میں
 سب حرف قطع کر دیئے - جہاں تک کہ دوسری سطر قائم ہو گئی - جس کی صورت یہ
 ہوئی - ی - ا - ل - ع - ع - م - و - یں اس عمل کا نام صد موخر ہے - کل
 عمل کا نام خمیر ہے - (نام بھی اگر نا) اور صرف ایک مرتبہ حرف کو گردش دینے کا
 نام صد موخر ہے - اس تصریح سے آپ غلطی سمجھ گئے ہوں گے -

قلمرو - تھیں کرتا۔ کتب چیز میں یہ اصطلاح بھی بار بار آتی ہے اس کے معنی ہیں خاص کرتا یعنی جو حرف کسی اسم یا فعل میں مکرر آئیں ان کو لکھ دیا۔ حذف کر دیا۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ اسم محمود کو تھیں کر دو تو اس نام میں حرف میم دو جگہ

اول کا حرف اول اور سطر اول کا حرف آخر اور زمام سے اوپر والی سطر اول کا حرف

اور نام سے اوپر والی سطر کا حرف اول و آخر لو۔ اور ایک یا دو حرف سطر درمیانی

درمیان کے لو۔ طاق حالت میں ایک حرف اور جفت کی حالت میں دو حرف

بتاؤ۔ اس کی ضرورت مطلق نہیں کہ دو جملہ با معنی ہو عمل میں معنی کا لحاظ نہیں

جاتا۔ بلکہ عمل میں حروف کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ اس اسم کو دروازے بطور عمل

ہندی سے اس تعداد میں پڑھو۔ جس قدر ان پانچوں حرفوں کی لہجہ کی میان ہو۔

۱۱ ایک ہفتہ میں مطلوب حاصل ہوگا۔ یہ ایک عظیم ہے علم جز کا جو اپنے خاص

بھی قیل ہیں ہوتا جہاں یہ بات سمجھ لو کہ اگر عیسائی کی گردش نو سطروں کی

لیارہ کی۔ بہر حال طاق ہے۔ تو درمیانی سطر کا حرف لیا جائے گا۔ مثلاً نو سطروں

ہے۔ نو چار سطریں اوپر کی اور چار سطریں نیچے کی مجموعہ ۱۱۔ سیانی سطر۔

[illegible]

اور کہا اور آدمی سطرینہ نے کہ جو کہ

ن کے لئے لو۔ مثلاً عکس کے سطر پر آواز آتا ہے۔

۱۰ در میان کی دو سطوح مساوی که صرفاً از یک طرف

ف بھی جفت ہوں تو دونوں سطوں پر

کم یا بچ - اور تمامہ سے زیادہ دس حرف

م حفر ہے۔ اور ایک ایسا قاعدہ درج کیجئے کہ جس سے یہ ایک خاص عمل ہے

رہا۔ عکسہ جہز میں ایک خام عمل اور نہ مہر عکسہ

رف سے اور دوسرا آفر سے لے کر دوسری سلاخ پر

اسی طرح تیسری سطر پر تھی سطر - چار -

اس میں ایک کڑا اس میں سے آخر میں اور ہوا

آیا ہے۔ لہذا ایک میم کو کٹ دینا۔ اس کا نام تھمیں ہے۔ جس قدر حروف ہوں ان کو کٹ دو۔

قاعدہ۔ مفتاح۔ مطلق۔ عدل۔ وفق۔ مساحت۔ ضابطہ۔ غایت۔ یہ سات نام کی اصطلاحات ہیں۔ آثار اور اخبار دونوں میں یہ اصطلاحیں کام آتی ہیں۔ اس کے معنی ہیں کہ اصل تعداد پر ایک عدد اور زیادہ کرو۔ مثلاً جب کبھی لکھا ہو کہ ۶۶ مفتاح کرو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ۶۶ کا ۶۷ بناؤ۔ اور جب کہا جائے مطلق کرو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ۶۶ کو ۶۸ بناؤ۔ میں ۶۶ کے عدد کو مثال بنا کر ترجیب مثال دیتا ہوں۔ اصل عدد ۶۶ ہیں۔ مفتاح۔ مطلق۔ عدل۔ وفق۔ مساحت۔ غایت۔ اگر کہا جائے کہ ۶۶ کا ضابطہ کرو تو اس سے یہ مراد ہوگی کہ ۶۲ بناؤ اسی طرح جس نمبر کا نام لیا جائے۔ اسی ترجیب سے اعداد کا اضافہ کیا جائے گا۔ واضح ہو کہ تمام قاعدہ کا نام مراتب سبعہ ہے اور یہ بڑے کام کی شے ہے اور اخبار و آثار دونوں میں کام آتا ہے۔ اور ایک "سر" ہے اسرار باطنی سے اور ایک راز ہے راز ہائے حقیقہ سے میں نے پہلے ایڈیشن میں اسے مختصر بیان کر دیا تھا۔ اب ضرورت ہے کہ میں اسے کچھ مفصل بیان کر دوں۔ تاکہ اچھی طرح ناظرین اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ سب سے پہلے ذیل کی جدول سے تمام حال معلوم کرو۔

نام مراتب سبعہ	مفتاح	مطلق	عدل	وفق	مساحت	ضابطہ	غایت
نام ستارہ متعلقہ	مزنج	زہرہ	عطارد	مر	شمس	مشتری	زحل
نام یوم متعلقہ	منگل	جمعہ	بدھ	بیر	اتوار	جمعرات	ہفت
نام ٹولہ	کوبہ	قمرانی	دھانی	چاندنی	کامنی	کامنی	کامنی

جیسا کہ میں نے عرض کیا یہ قاعدہ اخبار اور آثار دونوں میں کام آتا ہے اور تہمت ہی محیر اور مستند ہے۔ اور میں دونوں طریق وضاحت سے اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ اگر آپ صرف اس طریق کو ہی اس کتاب کی قیمت تصور کر لیں تو بے جا نہ ہوگا۔ گو قدر دان علم تو ایک نکتہ پر ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ کوشش کرو اپنے دماغ پر اور ۱۱۔ خدا چاہے تو آپ اس سے فنی پائیں گے پہلے میں اس قاعدہ سے علم اخبار بیان کرتا ہوں۔ اور مستطیل حل کرنے کا قاعدہ بیان کرتا ہوں۔ اپنے سوال کو مفرد کر کے لکھو اور ان حروف کو شمار کرو جس قدر تعداد حروف کی ہو۔ اس کے حرف بنا کر سوال کے حروف میں شامل کرو۔

مثلاً سوال کے حروف کی تعداد جیسی ہے تو کھ لکھو۔ اگر انہیں ہے تو۔ ۵۔ ی۔ ی۔ لکھو۔ اب ان تمام حروف کے نکات شمار کرو۔ جس قدر نقطے ان حروف میں ہوں ان نکات کے بھی حروف ان میں شامل کرو۔ مثلاً سات نقطے ہیں تو (ا) پندرہ نقطے ہیں تو۔ ۵۔ ی۔ ا۔ ح۔ یا۔ اسی طرح نقطوں کی تعداد سے حروف بنا کر وہ بھی اس میں شامل کرو۔ اور جس دن سوال کر رہے ہو اس دن کے مرتبہ کا نمبر مراتب سبعہ سے لے کر اور اس کا حرف بنا کر اس میں شامل کرو۔ مثلاً ۳ کا دن ہے۔ تو اس دن کا مرتبہ وفق ہے اور وفق کا چوتھا نمبر ہے۔ اور چار عدد وال کے ہیں۔ تو وال بھی ان حروف میں زیادہ کرو۔ یا مثلاً جمعرات ہے تو جمعرات کا مرتبہ ضابطہ ہے اور ضابطہ کا چھٹا نمبر ہے اور چھ عدد والا کے ہیں۔ واذا ان حروف میں بڑھا دو۔ اس دن کے موکل کا نام بھی مفرد کر کے ان حروف میں شامل کرو۔ ان تمام حروف کی ایک سطر بناؤ۔ اس سطر سے جواب حاصل کرنے کے چند طریقے ہیں۔ اور میں ہر ایک طریقہ آسان عبارت میں بیان کرتا ہوں۔ لیکن پہلے ایک مثال سے سطر بنا کر آپ کے لیے اور آسانی پیدا کر دوں۔ ایک شخص کا نام احمد ہے اس کا انتظار ہے۔ کب آئے گا۔ اس کے متعلق سوال کیا۔ اور سوال اس طرح قائم کیا۔ احمد کب آئے گا۔ اس سوال کو مفرد کیا

۱۔ ح۔ م۔ و۔ ک۔ پ۔ آ۔ نے۔ گ۔ ا۔ اب یہ دس حرف ہیں۔ دس عدد دہائی
ایا کے ہیں۔ لہذا سوال مفرد کر کے جو حرف کھے ہیں۔ ان میں حرف (ی) زیادہ
کرد جس دن آپ نے سوال کیا وہ دن بدھ کا تھا۔ اور بدھ کا مرتبہ عدل ہے۔ اور
عدل تیسرے نمبر پر ہے اور تین عدد جیم (ج) کے ہیں۔ لہذا حرف جیم بھی شامل کیا
۱۔ بدھ کے دن کا موکل وردائیل ہے لہذا یہ حرف بھی اس میں شامل کئے۔ و۔ ر۔ د۔
۱۔ ا۔ ی۔ ل۔ یہ یاد رکھو کہ ہمزہ قائم مقام الف کا ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات دہی
نشین کر لیجئے کہ نقاط اس وقت شمار کرو جب تمام قواعد کے حروف بننا لیں صرف
حروف سوال کے نقاط شمار نہ کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دیگر حروف جو آپ کو پیدا کرنا
ہیں۔ ان میں بھی نقاط ملیں تو بقایا نقطے رہ جائیں گے لہذا اس سوال میں نقطے آٹھ
ہوئے۔ جس کا حرف بنا (ح) اب سطر یہ ہو گئی۔ ا۔ ح۔ م۔ و۔ ک۔ پ۔ ا۔
ے۔ گ۔ ا۔ ی۔ ح۔ و۔ ر۔ د۔ ا۔ ی۔ ل۔ ح۔ اس سطر سے سوال حاصل
کرنے کے طریق بعون اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہوں۔

طریق اول :- سطر حاصل کردہ کو تفلیس کرد۔ (اکثر حروف کثرت دوا اور ان حروف کا نظیرہ دو۔) (نظیرہ کا قاعدہ اس کتاب میں کسی جگہ لکھ دیا ہے) حروف نظیرہ کو بسط معینی کر کے صدر موخر کرد۔ جواب گویا ہوگا۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ خاص کرنے کے بعد ہر مرتبہ سے قبل حروف پر نظر ڈال لیا کرد۔ یعنی کسی مرتبہ تفلیس کرنے پر ہی جواب برآمد ہوتا ہے۔ اگر تفلیس سے جواب برآمد نہیں ہوا تو اب بسط معینی کرد۔ اور پھر ان حروف پر نظر ڈالو اور مرکب کرد۔ امید ہے کہ جواب برآمد ہوگا۔ اگر اب بھی جواب گویا نہیں ہوتا تو صدر موخر کرد۔ بعون اللہ تعالیٰ جواب برآمد ہوگا۔ یہ یاد رکھو کہ ہر مرتبہ اگر ضرورت ہے تو حروف کو مقدم موخر کر سکتے ہو۔ مثلاً کسی جگہ ہم کو جملہ (ہو گئے) کی ضرورت ہے۔ اس جملہ کے علی الترتیب حرف یہ ہو گئے۔ و۔ و۔ و۔ گ۔ مگر آپ جس سطر پر غور کر رہے ہیں۔ ان میں یہ حرف مختلف مقام پر آئے ہیں

سلسل نہیں ہیں ہاں اس سطر میں ضرور ہیں۔ مثلاً (ا) کہیں ہے۔ (و) (ا) کہیں ہے۔ (ک) (ا) کہیں ہے۔ (ی) (ا) کہیں ہے۔ لیکن ہم جگہ جگہ سے اٹھا کر اس کو
یہ مسئلہ میں کر سکتے ہیں۔ دوسرا اختیار آپ کو یہ بھی ہے کہ بشرط ضرورت حروف متطاب
حروف متطاب سے بدل سکتے ہیں۔ مثلاً جو ب میں "ب" کی ضرورت ہے۔ مگر
یہاں سطر میں "ت" ہے تو ہم بے گوتے سے بدل لیں گے۔ اور یہ متبادل ایک
دفعہ کا تو جانا ہے۔ مگر وہ حروف کا عیب سے خالی نہیں اسی طرح ایک حرف کی کمی بیشی
کا یہاں بھی قانون جبر میں اجازت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید ہمارے حساب میں کہیں
تخلی ہو گئی ہو تو ہم نے گنتوں ایک حساب پر دماغ صرف کیا۔ مگر کو خون کیا اور
ہر ایک حرف کے سبب سے ہمارا سہل سا مکمل رہا جاتا ہے۔ تو قرین انصاف اور
بروز دانش نہیں کہ اتنی سی عقلی کے بے ہم اپنی تمام محنت رائیگاں کر دیں جبکہ یہ
بات میں ہے کہ انسان سے عقلی ہو سکتی ہے اور چند اور چند طریقوں سے حروف
باتے ہوئے ہم نے کہیں عقلی کر لی ہو۔ لہذا ایک حرف کی کمی بیشی جانا ہے۔ کچھ
یہ ہے کہ آپ اس قصہ سے جواب حاصل کر لیں گے۔

لریق دوم - ان تمام حروف (سطحاً حاصل کر کے) کے اعداد (بعد سے حاصل کرو جو تعداد
 اصل ہو - ان کے حروف بنانا - اور ان حروف کو مخلوط کر دو - اور بطل عینتی کر کے
 عدد سوم کرو - وہ اب حاصل ہو گا -
 لریق سوم - سوم میں فرق صرف تھیں کرنے کے کا ہے باقی سب قوانین برابر
 ہیں -

طریق چہارم - سطر حاصل شدہ کو بسط عددی کرد اور ان کو خاص کر کے نظیر دے
 کہ بسط پہنچی کرو۔ اور عدد مؤخر کرو۔ جواب گویا ہوگا۔ یہ خوب یاد رکھ کہ ہر
 قاعدے میں ہر نمبر پر جواب حاصل کرنے کی کوشش کیا کرو۔ یہ قاعدے میں سے
 جہاں روان کر دینے اور مجھے یقین ہے کہ اس قاعدے میں مستطیلہ شیوہ ہے۔

مستعمل ایک علم خاص ہے۔ جب

آپ کو شش کریں گے تو جواب نکل آئے گا۔ مستعمل ایک علم خاص ہے۔ جب
مستعملی علم کے حاصل کرنے میں ساہل سال کو شش کرتے ہیں۔ اگر اس علم خاص سے ماتحت (مراہب سجدہ میں سے) عمل ہوگا۔ مثلاً اس میں قر کے حرف زیادہ ہیں
کے حاصل کرنے میں ایک ہفتہ صرف ہو جائے تو کیا مشکل ہے۔ بلکہ میرے نزدیک اور دقیق سے متعلق ہے۔ تو ہم نے دقیق لکھ لیا اور دقیق سے بائیں طرف والے نام لکھ
پر بھی ارداں ہے۔ مگر یہ امید کرتا ہوں کہ اگر آپ کو شش کریں گے تو جواب مستجاب نامت پر پہنچ جائے گا۔ تو غایت کے بعد مفتاح لکھو اور بقایا نام جو دقیق تک
مائل ہیں وہ لکھ لو۔ مثلاً قر کے ماتحت یہ صورت ہو گئی۔ دقیق۔ مساحت مضابط
حاصل ہوگا۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

بہر حال مستعمل کامل ہو جانا اور جواب برآمد ہونا تو تائید لیلہ دی پر موقوف ہے جہاں غایت۔ مفتاح۔ مطلق۔ عدل۔ خوب غور کرو۔ اور اچھی طرح سمجھ لو۔ قطعی۔
نہ کسی کی پیری چلتی ہے۔ نہ استادی کام آتی ہے۔ میں چاہے عرض کرتا ہوں کہ جس اور۔ اب یہ مراہب آپ نے بتائے۔ اب نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع
قاعدے سے میں نے کئی کئی مرتبہ سوال حل کر لیا۔ بعض وقت سرخ لیا۔ مگر جواب والدہ کے اعداد و جمع سے حاصل شدہ ہو۔ کامل تعداد دقیق کے نیچے لکھو (دقیق میں مثلاً
گویا نہ ہوا جب قدرت کو منظور نہیں ہوتا تو دماغ میں موجود حرف دکھائی نہیں دیتا۔ لکھ رہا ہوں) آپ کے جہاں جو مرتبہ اول آئے اس کے تحت میں لکھو۔ اب ان اعداد
اب میں علم الآثار کے ماتحت ایک ظلم مراہب سجدہ سے بیان کرتا ہوں۔ یہ ظلم میں ایک زیادہ کر کے دوسرے مرتبہ کے نیچے لکھو بہر حال ہر مرتبہ ایک عدد زیادہ
برائے تغیر ہے۔ اور تینوں فیصد کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے ایسا اردو ڈراما لکھا اور نئے نئے جادو اور سب ترتیب ہر مرتبہ کے تحت میں وہ عدد لکھتے جاؤ۔ مثلاً چہارے
یہ ہدف ظلم نہیں دیکھا۔ بحکم خدا برسوں کا کام دنوں میں ہوا ہے۔ ہاں اس قسم کے ناموں کے اعداد ۲۳ تھے تو دقیق کے تحت میں ۲۴ مضابط کے تحت میں ۲۵ غایت کے
معمیات اس قدر آسان نہیں جس قدر عام لوگ آسان سمجھتے ہوئے ہیں تحت کے نیچے یہ ۲۸۔ مفتاح کے تحت ۲۹۔ مطلق کے تحت ۳۰۔ عدل کے ماتحت ۳۱۔ اور ہر
اثرات ظاہر نہیں ہوتے اور نہ ہر بلا ہوس کے عمل میں قدرت نے یہ تاثیر رکھی ہے۔ مرتبہ کے تحت لکھو کے نیچے اس کا ستارہ اور نام موکل تحریر کرو۔ اور یہ سب ایک
اب ترکیب معلوم کرو۔ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ کے حرف فلان میں ترتیب وار لکھو جب یہ ساتوں مراہب تیار ہو جائیں تو اس کے تحت یہ
ایک سطر میں بٹ کر دو۔ اور ان تمام حرف کو عنصر آجدا کرو۔ یعنی آتش کے حرف حیات قر کر دو۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض
ایک جگہ۔ باد کے ایک جگہ آب کے ایک جگہ۔ خاک کے ایک جگہ۔ اب معلوم کرو
کہ کس عنصر کے حرف اس میں زیادہ ہیں پس جس عنصر کے حرف زیادہ ہوں گے۔
یہ عمل اسی عنصر سے منسوب ہوگا۔ اور تمام کاروائی اسی عنصر کے ماتحت ہوگی۔ اور یہ
عنصر آجے چل کر کام دے گا جہاں عنصر کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یادداشت کے
واسطے لکھ لو کہ یہ فلان عنصر ہے۔ اب سطر تیار کردہ کو دیکھو کہ اس میں کس
ستارے کے حرف زیادہ ہیں۔ پس جس ستارے کے حرف زیادہ ہوں تو اس ستارے
کا کہ جس عنصر کے حرف زیادہ ہیں۔ اس عنصر کو لکھو اب اس عنصر سے کام لینے کا



وقت ہے۔ اگر منہر آگنی ہے تو ہٹایا جائے گا۔ اگر منہر بادی ہے تو ایسی جگہ آٹھ
 کیا جائے گا جہاں ہوا سے ہٹا رہے۔ اگر آبی ہے تو پانی میں بہایا جائے۔ اگر خاکی ہے
 تو زمین میں دفن کیا جائے گا۔ اب ہر ایک کی تدبیر معلوم کرو۔ اگر مزاج آگنی ہے
 تو اس کاغذ کی جس پر عمل لکھا ہے جی بناؤ۔ اور کسی خوشبودار تیل میں تر کر کے جلا
 جی کا منہ مکان مطلوب کی طرف ہو۔ اگر مطلوب کا مکان معلوم نہیں تو پھر مشرق کی
 طرف منہ کر دو۔ تیل زیادہ نہ ڈالو۔ ورنہ جی درجہ بجے گی۔ صرف تر کر دو۔ جس
 دن عمل تیار کرو اسی دن اس کا کام بھی شروع کر دو۔ یعنی جلا دو یا پانی میں بہا دو۔
 زمین میں دفن کر دو۔ کیونکہ اس دن کا نام آپ کے عمل میں شامل ہے۔ اگر ایسا
 وقت ہے کہ آپ نے عمل تو تیار کر لیا مگر اس کو کرنے کے۔ تو دوسرے دن نہ کرو۔
 جب آٹھویں دن وہی دن آئے تو اس عمل کو کرو اور ایک بات اور خوب خیال
 کرو کہ ساعت اس ستارے کی ہو۔ جس ستارے کا نام اور سوکل آپ کے عمل میں
 شامل ہے۔ اور ہر ستارے کی ساعت دن رات میں کئی کئی دفعہ آتی ہے۔ ساعت
 معلوم کرنے کا طریقہ جلد دوم میں درج ہے۔ اگر اتفاق ایسا ہو جائے کہ مطلوب کا بہنا
 ہوا کپڑا مل جائے تو اس جی پر پیٹ لو۔ تو اس سے تاثیر بھی زیادہ ہوگی اور جلتے میں
 بھی آسانی ہوگی۔ اگر مطلوب کا بہنا ہوا کپڑا نہیں ملتا اور جلتے میں آسانی کے واسطے آپ
 کوئی اور کپڑا کاغذ پر پھینکا چلتے ہیں تو پیٹ سکتے ہیں۔ اگر مطلوب کا کپڑا میر ہو لیکن
 عمل بادی۔ آبی۔ خاکی ہے۔ تو ایسی حالت میں کپڑا اس کاغذ کے نیچے لگا کر ہوا میں
 لٹکاؤ یا پانی میں بہاؤ یا زمین میں دفن کرو۔ اگر نقش آبی ہے تو کنواں۔ سلاب۔ نہر۔
 دریا پر پانی میں ڈال سکتے ہو۔ مگر پانی میں فرق کر دیا کرو۔ تاکہ تیرتا ہوا کسی کے
 ہاتھ نہ آجائے اگر خاکی ہے تو پاک زمین میں عام آمد و رفت سے علیحدہ دفن کرو۔ اگر
 بادی ہے تو کسی درخت سے باندھ دو یا ایسی جگہ اونچا کر کے لٹکا دو تاکہ ہوا سے ہٹا
 رہے۔ اب جی بٹائی ہے یا لٹائی ہے یا پانی میں بہا دی ہے یا زمین میں دفن کی ہے تو

جب یہ کام کر چکو تو اسی جگہ بیٹھ کر کم سے کم جس مرتبہ اس عمل کو پڑھو۔ جو کاغذ
 میں لکھا ہے۔ یعنی ان ربکم سے یا دود تک اگر زیادہ مرتبہ پڑھ سکو تو زیادہ اثر ہوگا۔
 مگر کم سے کم جس مرتبہ تو پڑھو۔ اور مطلوب کا دھیان رکھو جی صرف آگنی عمل میں
 بناؤ۔ اور ہر۔ عناصر کے لیے یوں ہی کھلا ہوا کاغذ رہنے دو جس دن عمل شروع کرو
 اسی دن سے یہ عمل کرو جب سونے کو بستر پر لیٹا کرو تو جس مرتبہ وہی عمل پڑھا کرو
 یہ تعداد معین ہے۔ کم یا زیادہ نہ کرو۔ ہاں پہلی مرتبہ میں جلاتے یا دفن کرتے وقت
 جس قدر زیادہ مرتبہ پڑھ سکو پڑھو۔ اسی طرح دوسرے دن یہ عمل لکھو اور کرو۔ اور
 ہر سات دن تک کرتے رہو۔ جس سات دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو سات دن
 میں اس عمل کا اثر دیکھو گے کوئی برکت اس میں نہیں ہے مگر پاکیزہ اور یاد دہش اس عمل
 کو کیا کرو۔ کیونکہ قرآنی آیات تم کو لکھنا اور پڑھنا ہیں۔ عمل و عفران سے لکھا کرو۔
 جتنے دن جو عمل چاہا ہے۔ اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لو۔ دوسرے دن عمل
 لکھنا کام کر لیا۔ یہ عمل کبریت اجڑے ہو کبھی فضا نہیں کرتا۔ بشرطیکہ تم صحیح
 عمل کر لو۔ یہ عمل حرام کے واسطے نہ کرو۔ اور یہ نعمت شریف قرآن پاک کے انھوں
 پر ہے۔ ہر طرف کی ہے۔ درمیان میں ہم دغیرہ آئے ہیں جو قرآن پاک سے مستحق
 نہیں۔ جس قدر قرآن پاک کی نعمت ہے وہ قرآن پاک سے دیکھ کر صحیح کر لیں۔ تاکہ
 عمل نہ رہے۔ عمل کے لفظ ہو جانے سے اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات
 نعمت کا بھی خوف ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ایک ستارے کی ساعت ایک گھنٹہ رہتی
 ہے۔ بس ایک گھنٹہ میں سب کام ہو سکتا ہے۔ اس کی قیہ نہیں کہ آپ دن میں
 عمل کریں یا رات میں صرف ستارے کی پابندی ہے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں
 کہ کبھی دن میں کرو کبھی رات میں۔ بس اس ستارے کی ساعت ہو۔ میں نے بہت
 تفصیل سے اس عمل کو لکھ دیا۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ اور اپنے پاک کلام میں آپ
 کے واسطے اثر پیدا کر دے۔ ان اللہ لا یضیع اجر العا ملین۔ اللہ تعالیٰ عمل

کرنے والوں کے اہم کو متعلق نہیں کرتا۔

قاعدہ - عملیات سب میں طالب کا نام پہلے اور مطلوب کا نام بعد کو لکھیں۔ اس عمل میں زیادہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ قانون ہر عمل کے لیے ہے تاویقہ کوئی خاص قانون نہ ہو۔

قاعدہ - جو عمل جس ستارے کی سماعت میں کیا کرو۔ اگر مناسب ہو تو اس ستارے کا نام بھی اس عمل میں شامل کیا کرو۔ اس سے عمل کی تاثیر میں زیادتی ہو جاتی ہے بشرطیکہ کوئی خاص عبارت مانع نہ ہو۔ یا کوئی خاص وجہ نہ ہو۔

قاعدہ - مراتب الحروف علم الآثار کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ گو بعض اوقات علم الاخبار میں بھی قانون مراتب الحروف آجاتا ہے۔ مگر علم الآثار میں بہت ہی سیرجہ قانون ہے۔ مراتب الحروف کے یہ معنی ہیں کہ حروف کی مختلف مراتب ترتیب برآں رکھنا یعنی اگر کسی اسم میں حرف اس ترتیب سے واقع ہوں کہ بڑے عدد والا حرف آخر میں اور چھوٹے عدد والا ابتدا میں ہو تو ان حروف کو علی قدر مراتب کر لیا جائے۔ اسم احمد ہے اس میں اول الف ہے جس کا عدد ایک ہے۔ پھر ح ہے جس کے عدد آٹھ ہیں۔ پھر میم ہے جس کے عدد چالیس ہیں۔ پھر وال ہے جس کے عدد چار ہیں اب ان کو علی قدر مراتب کیا تو یہ صورت ہوگی۔ م۔ ح۔ د۔ ا۔ یعنی سب سے پہلے بڑے عدد والا حرف۔ پھر اس سے کم عدد والا حرف۔ پھر اس سے کم عدد والا حرف۔

یہ لحاظ مراتب و مناصب اور عمل تسخیر میں اس قانون سے عمل قوی الاثر ہو جاتا ہے۔ لیکن صرف اپنے طالب کے نام میں اس قانون کو استعمال کرو۔ پہلے ایڈیشن میں مطلوب کا نام بھی اسی قانون کے ماتحت لایا جانا لکھا گیا تھا جو غلط ہے۔ صرف طالب اپنے نام کو اس قانون کے ماتحت لائے۔

قانون - بسط تصنیف - علم الاخبار میں بھی کام آتی ہے۔ لیکن عملیات میں بہت کام کی شے ہے۔ مراتب الحروف کے قانون سے (جو اوپر گزر چکا) قانون بسط تصنیف

کا حال معلوم کرو۔ اسم یا عمل میں جو حرف ہوں۔ ان کو دوگنا کرتے جلا متاثر وال ہے تو اس کی جگہ ح لکھو۔ اگر میم ہے تو اس کی جگہ م لکھو اسم کے عدد چالیس ہیں اس کو دوگنا کیا تو اسی ہوتے اور اسی عدد کے ہیں۔ بلندی مرتبہ ترقی اصول ملازمت اور فتح کے واسطے۔ یہ قاعدہ تیر کی طرح کام کرتا ہے اور بہت جلد اثر کرتا ہے۔ لیکن اس قاعدہ کے تحت عمل پڑھنا مشکل ہے۔ اس لیے نقش سے کام لو یعنی احمد اپنی ترقی کے واسطے یہ عمل پڑھنا چاہتا ہے واللہ یوزق من یشاء بغیر حساب تو ترکیب یہ ہے کہ ان تمام حروف کو یعنی اس آیت کو احمد مع اپنے نام کے بسط تصنیف کرے اور جو اعداد حاصل ہوں ان کو محٹ میں پر کرے۔ عروج ماہ میں ہر ماہیت کتبہ یا مہتری میں اور پھر احمد اپنے پاس اس نقش کو رکھے۔ تو بہت جلد سب سے اس کی امداد ہوگی اور اس کا مقصد حاصل ہوگا۔ اگر احمد اسے دو آتش کرنا چاہتا ہے تو نقش اپنے پاس رکھ کر اس آیت شریف کو بھی روزانہ اتنی تعداد میں جس قدر محٹ کے ہر خانے میں اعداد ہیں۔ یعنی پہلے دن اس قدر تعداد میں جس قدر اعداد بعد اول میں ہیں۔ دوسرے دن اس تعداد میں جس قدر عدد خانہ دوم میں ہیں اسی طرح تو خانے تک تو دن میں ختم کرے خدا چاہے تو اسی درمیان میں مطلب حاصل ہوگا۔

قاعدہ - محبت - ترقی - تسخیر - فتح اور اسی قسم کے مطالب کی واسطے نقوش و معجزان سے پر کیا کرو۔ بدائی اور مقہوری دشمنان کے لیے عمل یا نقش سیاہ روشانی سے قرر کرو یہ قانون اگرچہ بہت ضروری نہیں ہیں۔ تاہم چند فروعات مل کر ہی اساس بن جاتے ہیں۔ اس لیے ہر عمل کی تکمیل کے لیے اس کے ایک ایک جزو کی تکمیل کرو۔ بعض اوقات ایک معمولی سی غراش بھی موت کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح عملیات میں بعض اوقات اتنی سی بے احتیاطی بھی عمل کو ناکارہ بنا دیتی ہے۔ بدائی - مقہوری دشمنان خواب بندی - زبان بندی کے عملیات لوہے کے قلم سے لکھا کرو اور دیگر

عملیات نکزی کے قلم سے لکھا کرو۔ خصوصاً انار کی نکزی کا قلم عملیات میں بہت
رکتا ہے۔ اسی طرح ہر عمل پڑھنے وقت یا نقش لکھنے وقت بخور ایک خاص شے
بخور سے عمل میں ایک خاص طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ عمل محبت۔ شادی۔ تنزی
تغیر اور ملازمت کے بے بخور۔ لوبان صندل سرخ یا سفید کا براہ۔ اگر کی
دھوپ۔ گوگل وغیرہ۔ جدائی مقہوری دشمنان۔ (پان ہندی۔ خواب ہندی اور
قسم کے عملیات کا بخور۔ نیم۔ خطل اور کوئی گچ پتے یا تخم ہیں۔ لیکن جب کوئی
یا نقش کسی ستارہ کی ساعت میں کر رہے ہو تو پھر اس ستارے کا بخور روشن کرو۔
ہر ستارہ کا معین ہے۔ جس ستارہ کی ساعت میں عمل کر رہے ہو۔ اس ستارہ کا
بلاؤ۔ ہر ستارہ کا بخور یہ ہے۔

زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
خود ریل	صندل	کافور	گندھک	خود ہنر	شک بزم	عطر
گوگل	سندھید	لوبان	لوبان	صندل سرخ	لوبان	شک

موکل کے بیان میں بخور کی اہمیت بیان کر چکا ہوں جس سے ثابت ہے کہ بخورات
عمل میں خاص مرتبہ حاصل ہے۔

قاعدہ۔ عملیات میں پریمز ایک خاص شے ہے۔ بلکہ پریمز کو بمنزل عمل کہا جاتا
تو زیادہ مناسب ہے۔ طب میں ایک خاص مسد ہے کہ دوا کرنے سے زیادہ بہتر پریمز
ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں دوا نہیں کرتا مگر پریمز کرتا ہے تو بیماری سے
صحت ممکن ہے لیکن دوا تو کرتا ہے مگر پریمز نہیں کرتا تو دوا بھی بیکار اور صحت کی بجز
امید موهوم ہے۔ اسی طرح عملیات میں پریمز ایک خاص رکن سے اور میں نے رکن
اس لیے کہا کہ ہر عمل سے کچھ ملائکہ متعلق ہوتے ہیں اور ان ہی ملائکہ کے سبب سے
عمل میں کامیابی ہوتی ہے۔ عاملین نے تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ بعض اشیاء ایسی



ہیں جن سے ملائکہ کراہت کرتے ہیں اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ بعض اشیاء کھا
کر مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ صحیح حدیث پاک میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے
بڑی تاکید سے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص مسجد میں بیاز اور بسن (کپڑا) کھا کر نہ آنے
ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں بدلو دار شے کھا کر
آنے اسے حدود مسجد سے نکال دو۔ اگر عمل یا پریمز کیا جائے تو عمل میں اثر بدلے اور
کامل ہوتا ہے۔ میں بعض عملیات میں لکھتا ہوں کہ پریمز کی ضرورت نہیں۔ جب
عمل کارکن پریمز ہے تو پھر پریمز نہ کرنا کیا معنی اس کے متعلق گزارش ہے کہ عام
مباح کی ناکت دیکھیے ہونے اور بار بار صحت و مسحت اٹھانے کے قابل نہ پہنچے
ہونے میں بعض واقف میں پریمز کی شق الٹا دیتا ہوں۔ مگر عمل اور پریمز تو لازم
و محرم ہیں۔ وعید میں پریمز کی جہاں ضرورت نہیں۔ لیکن عمل میں پریمز واقعی رکن
ہے اور حق یہ ہے کہ خواہ کوئی عمل ہو یا وعید اگر پریمز سے پڑھا جائے تو ایک سے
۲۰۰ جاتا ہے۔ پریمز کا بخور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے ہوتا ہے کہ خدا
نے قوموں نے اپنی تہلی دکھانے کے واسطے چالیس دن کے روزے کا حکم دیا تھا۔ ایک
مرد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے جو بیاز اور بسن کھا کر
آنے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا لوگ حضور علیہ السلام کے حکم کو بھول گئے ہیں۔ کہ
آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص بھی یہ چیزیں کھا کر آئے۔ نہ ہماری مسجد میں آوے نہ
ہمارے ساتھ نماز پڑھے اور اگر آئے تو اسے بقیع تک نکال آؤ۔ اب معلوم ہو کہ پریمز
کی دو قسمیں ہیں جلالی۔ اور جمالی۔ جمالی پریمز یہ ہے کہ گوشت ہر قسم اور بیاز اور
بسن اور اس قسم کی بدلو دار اشیاء سے پریمز کیا جائے۔ اور پریمز جلالی یہ ہے کہ
گوشت اور گوشت سے پیدا ہونے والی اشیاء بھی نہ کھائے۔ یعنی دودھ۔ دہی۔ گھی
اور جو شے ان اشیاء سے بنی ہوں۔ چڑے کی جوتی نہ چھنو چڑے کے ڈول کا پانی نہ رو
اور اس کنوئیں کا پانی بھی نہ رو جس میں چڑے کا ڈول ڈال کر پانی نکلا جاتا ہو۔ کوئی

ایسی سزا ملی کہ زندگی خراب ہو گئی۔ دونوں دہدوں کی جدول اچھانے کتاب میں درج کر چکا ہوں لہذا محکوس معہ اعداد یہ ہے۔

خ	ن	ک	ذ	خ	ش	ت	ش	ر	ق	ص	ف	ع	س
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	ز	د	س	ج	ب	ا	
۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۰	۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰

ابتدائے محکوس معہ اعداد یہ ہے۔

ی	و	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	ز	د	س	ج	ب	ا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
س	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	ز	د	س	ج	ب	ا	
۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۰	۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰

یہ علم سنہ ہے۔ علم مسنون نہیں ہے۔ کامل بزرگوں سے ایسے نکات خاص فارغوں کو عطا ہوتے تھے۔ مگر میں نے کئی قسم کے قواعد کو عام روچھاں کرا دیا۔ اور مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد عام اصحاب کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ عملیات میں اثر نہیں کیونکہ میرا ہمیشہ یہ دعوہ رہا ہے کہ عملیات سائنس ہیں تو کبھی بھی بے اثر نہیں ہوتے چونکہ عوام نکات و قوانین عملیات سے ناواقف تھے اس لیے میں نے ان قوانین کو منظر عام پر جلوہ گر کر دیا۔ جس طرح دہد شمسی لہذا قمری محکوس ہے۔ اسی طرح عکسیر میں۔ ایک خاص قاعدہ منقول افسر کا ہے۔

ایسا بھل نہ کھاؤ۔ جس کا کوئی حصہ جانور نے کھایا ہو۔ ایسا دانہ جس میں کھن لگا ہو نہ کھاؤ۔ جس بھل میں کیا پڑا ہوا ہے نہ کھاؤ۔ ایسا چاقو یا چھری جس میں ہڈی کا دستہ لگا ہو اپنے پاس نہ رکھو۔ ایک بزرگ نے مجھ سے فرمایا کہ اصل پرہیز یہ ہے کہ عامل جس جگہ پڑھنے کا قصد کرے اس کو ٹھری میں بھی اس قسم کی کوئی شے نہ ہو۔ بلکہ بیٹھنے کی جگہ سوا گز زمین کھودی جائے۔ شاید کوئی ہڈی یا کیا زمین میں ہو اگر چھت پر پڑے تو زمین کھودنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب کوئی بھل یا دانہ کھائے تو پہلے اسے پانی سے دھویا کرے۔ ہاں زندہ جانور کو ہاتھ لگانا۔ یا سواری کرنا جائز ہے مگر مجامعت کرنا جائز نہیں۔ دوران عمل میں صرف کھانے پینے کا ہی پرہیز نہیں بلکہ اکل حلال۔ صدق مقال۔ غیبت فحش گوئی اور حرام فعل سے بھی پرہیز ہے۔ جو شخص عمل پڑھتا ہے لیکن ساتھ ہی جھوٹ بولتا ہے۔ گایاں دیتا ہے۔ لہبت کرتا ہے تو عمل میں ہرگز اثر نہ ہوگا۔ چاہے وہ عمل کبریت احر یا تیر ہدف ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح جس بیٹ میں لقمہ حرام ہوگا۔ اس کے عمل میں ہرگز اثر نہ ہوگا۔ عمل حقیقتاً ایک روحانی شے ہے۔ جب تک عامل سراپا روح نہ بن جائے۔ عمل میں اثر پیدا نہ ہوگا۔ لوگ عمل کی بے اثری کی شکایت کرتے ہیں اور بعض کا خیال تو جہاں تک کہ عملیات سب محکمہ سے ہیں۔ حقیقت کچھ نہیں۔ مگر جب شرائط عمل کی تکمیل نہ کی جائے تو بے اثری کی شکایت بے جا ہے۔

قاعدہ دہد قمری محکوس لہذا شمسی محکوس نے عملیات میں اس قدر رواج پایا کہ اکثر احباب ابتداء سے واقف بھی نہیں اور جو جانتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ابتداء بھوں کے پڑھانے میں کام آتی ہے باوجودیکہ عملیات میں لہذا سے ابتداء کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ ابتداء کے متروک ہونے کی دو وجہیں خاص ہوئیں اول تو ابتداء کے عملیات بہت مشکل ہوتے ہیں۔ دوم تیز بہت ہوتے ہیں۔ ابتداء میں بے ترتیبی ہو جائے تو فوراً رجعت ہوتی ہے۔ لہذا رحم ہے اور ابتداء جلال۔ ذرا سی بے احتیاطی پر بعض کو

عکس کا مسلسل حال تو یہاں کر چکا ہوں۔ مقلوب العکس بعض کا قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم یا فعل کو منہر کر کے ایک سطر میں بچھاؤ اور ایک ایک حرف چھوڑ کر لکھتے جاؤ۔ تاکہ حرف ختم ہو جائیں اور نام برآمد ہوا۔ اور مقلوب العکس کل یہ ہے کہ دو حرف درمیان میں طرح کرتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جائیں جہاں تک کہ نام بچا ہو۔ دونوں کی مثال یہ ہے۔

نام حسین علی
مقلوب العکس بعض

ح	س	ی	ن	ع	ل	ی
س	ن	ل	ح	ی	ع	ی
ن	ح	ع	س	ل	م	ی
ح	س	ی	ن	ع	ل	ی

مقلوب العکس کل



ح	س	ی	ن	ع	ل	ی
ی	ل	س	ع	ح	ن	ی
س	ن	ل	ح	ی	ع	ی
ل	ع	ن	ی	س	ح	ی
ن	ی	ع	س	ل	ی	ی
ع	ی	ح	ل	ن	س	ی
ح	س	ی	ن	ع	ل	ی

قاعدہ۔ جب عمل دو شخصوں میں مفارقت کا کرتا ہو اور اس میں نقوش پھرنے کی ضرورت ہو تو مریج مشکوں پر کرو۔ مریج مشکوں میں قدرت نے جراثی کا اثر دیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ دوسری قسم کے نقوش میں مفارقت کی طاقت نہیں بلکہ اور نقوش میں بھی ہے مثلاً مثلث قسم وغیرہ یا مریج کی دوسری رفتاروں میں مگر اس قدر دلی کر دے گا کہ اس رفتار میں اثر بہت ہے۔ مریج مشکوں کی رفتار کا خاکہ یہ ہے۔

۱۶	۳	۲	۱۳
۹	۶	۷	۱۲
۵	۱۰	۱۱	۸
۴	۱۵	۱۴	۱



نوٹ۔ ایک اور عکس عبارت کے لیے خاص ہے اور اکثر عالمین نے اسے خاص طریق پر بیان کیا ہے لیکن بعض نے بیان کرتے وقت یا کچھ اسرار پوشیدہ کئے ہیں یا ایسی پیچیدہ عبارت میں بیان کیا ہے کہ ہر کس و تا کس کی نگاہ میں نہیں آتا۔ میں بعون اللہ تعالیٰ اس راہ کا پردہ اٹھاتا ہوں اور نہایت سہل عبارت میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ عام طریق پر دینا میں ہے عملی اثرات کی دعووم ہے لیکن میں جہاں تک خود کرتا ہوں اس میں وہی اصحاب شامل ہیں جنہوں نے کبھی کبھار کسی ضرورت کے وقت کسی سے کوئی نقوش یا تصویز لے لیا انہوہ مفت یا کچھ دے کر اور اس نے اثر نہیں کیا تو وہ لوگ غلیط کو بے اثر کہتے پھرتے ہیں۔ دوسرے اصحاب جنہوں نے عمل تو بہت کئے لیکن "آئندہ غلیط سے ناواقف تھے اس لیے اثر نہ ہوا۔ کسی قدر بے انصاف ہیں۔ دنیا کے انسان آپ خود کریں کہ دنیا میں معمولی بہتر حاصل کرنے کے لیے قوی جھلے رہیں

محنت کرتا ہے پھر اس میں اس قدر دسترس پیدا کرتا ہے کہ اس ہنر کو دلچسپی سے پیہر پیدا کرے۔ دنیا کا ادنیٰ سے ادنیٰ ہنر بے استاد اور بغیر محنت و کوشش کے نہیں آتا۔ پھر عملیات جو اسرار خداوندی کا خزانہ ہیں بغیر کسی تعلیم و معلم کے آجائیں کس طرح ممکن ہے جس قدر یہ علم مشکل ہے اسی قدر لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کسی نقص یا بد عملی سے ناکام ہوتا ہے اور عملیات کو بے اثر کہتا ہے حالانکہ عمل بے اثر نہیں ہوتا مگر

۔ کیں رہ کہ تو میری بہ ترکستان است

تم ان کے قواعد سے ہی نابلد ہو جن کے تحت خالق حقیقی نے اس کے اثر کو مرتب کیا ہے۔ قاعدہ اور قانون ہر شے میں ضروری ہے۔ فرضیک جو عکسیر میں آشکار کرتا چاہتا ہوں اس کا نام مقلوب القلوب ہے تسخیر اور محبت کے لیے یہ قاعدہ اکسیر ہے اور بہت ہی مجرب ہے انشاء اللہ کبھی اس عمل سے ناکام نہ ہونگے۔ بشرطیکہ تم قوانین کی پابندی کرو۔ اب خوب سمجھ لو۔ اول نام مطلوب کا مع والدہ کے مفرد کر کے لکھو۔ بعد ازاں اسم طالب مع والدہ کے بھی مفرد کر کے لکھو۔ یہ یاد رکھو کہ نام مطلوب کا مقدم کرد اور نام طالب کا موخر کرد۔ ان تمام حروف کو ایک سطر میں بچھاؤ۔ لیکن نام طالب مع والدہ میں اور نام مطلوب مع والدہ میں ایک خاص نشان بننا دو تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ جہاں سے نام مطلوب شروع ہوا ہے اور جہاں تک نام طالب کا تھا جیسا کہ میں نے مثال میں جس جگہ نام مطلوب مع والدہ ختم کیا ہے وہاں دو لکیریں شفاقت کے لیے بنا دی ہیں۔ دوسری سطر اس طرح پیدا کرو کہ پہلے نام طالب کا اول حرف چھوڑ کر تمام حرف لکھو۔ مگر طالب کے نام کا پہلا حرف چھوڑ دو بعد ازاں مطلوب کا نام (یعنی نام کے تمام حرف لکھو اور آخر میں طالب کے نام کا پہلا حرف چھوڑ دیا ہے لکھو۔ اسی طرح آخر تک لکھتے جاؤ آخری سطر میں نام طالب کے پہلے اور نام مطلوب کا آخر میں آجائے گا۔ اور یہی اس کا نام ہے۔ اب مثال سے سمجھو نام مطلوب مع

والدہ زید بن ہندہ ہے اور نام طالب بکر بن علقمہ ہے جس کی سطر مفرد حرف میں اس طرح بنی اور نام حاصل ہوا۔

نام طالب

نام مطلوب

ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ
ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب
ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع
ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک
د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی
ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر
ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د
ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل
م	ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق
ہ	ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م
ز	ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ
ی	د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز
د	ن	د	ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی
ب	ک	ر	ع	ل	ق	م	ہ	ز	ی	د	ن	د

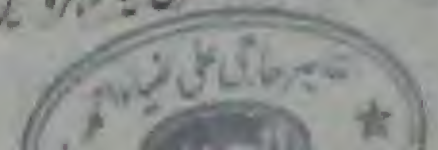
لیکن واضح رہے کہ بعض نام ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جن سے آخر میں نام بڑی مشکل سے نکلتا ہے۔ اور شاید بعض میں بنے بھی نکلے۔ اس لیے اگر نام طالب و مطلوب مع والدہ میں اگر کوئی جملہ گھٹانا یا بڑھانا پڑے تو کر سکتے ہیں۔ مثلاً کنیز فاطمہ کا حرف کنز۔ اور احمد علی کا صرف احمد۔ یہ لکھو اس میں نام مطلوب مقدم تھا اور آخر سطر میں گردش دینے سے نام طالب اول آگیا اور یہ بھی غور کرو کہ نام مطلوب مع والدہ کے حرف جس جگہ ختم ہوئے ہیں وہاں میں نے دوہری لکیر بنا دی ہے جب نام

نکل آیا تو سیدھی طرف کے تمام حروف اول خانہ کے لکھ لو۔ اور سے نیچے تک جس قدر حرف اول میں ہیں۔ دیکھو مثال میں اول خانے کے حروف اول سے آخر تک یہ ہیں۔ ک۔ ی۔ ر۔ د۔ ع۔ و۔ ل۔ ن۔ ق۔ م۔ ہ۔ ب۔ اس طرح اسی طرف کے تمام حرف لکھو یعنی خانہ آخر کے حرف (ا۔ ب۔ ز۔ ک۔ وغیرہ) ان ہر دو سطروں کو باہمی امتزاج دو۔ امتزاج دینے کے یہ معنی ہیں کہ سطر دوم کا آخری حرف اور سطر اول کا پہلا حرف اسی طرح تمام حروف کو ختم کر دو۔ مثال سے امتزاج کو سمجھئے۔

سطر اول	ذ	ی	ر	د	ع	و	ل	ن	ق	م	ہ	ب
سطر دوم	ہ	ز	ک	ی	د	ع	و	ل	ن	ق	م	ہ

ان دونوں کے امتزاج سے یہ حرف بنے۔ ہ۔ ز۔ م۔ ک۔ د۔ ی۔ ق۔ ر۔ ن۔ و۔ ل۔ ع۔ و۔ ل۔ د۔ ن۔ و۔ ق۔ ی۔ د۔ ک۔ م۔ ز۔ و۔ ب۔ ہ۔ ب۔ اس سطر کے اعداد جمل کبیر سے حاصل کر کے مثلث آتش پال سے پر کر دو اور مثلث کے گرد اگر تمام تسمیر کے حرف لکھو یعنی وہ حرف جو امتزاج سے قبل جس ترتیب سے تھے۔ جن حروف کے اعداد سے آپ نے مثلث پر کیا ہے اور جو حروف تسمیر کے گرد اگر دیکھے۔ لکھے جائیں گے۔ وہ حروف تو یکساں ہیں۔ ہاں ترتیب کا فرق ہوگا۔

یہ نقش اس پوست پر لکھو جس میں در کو ب چاندی سونے کے ورق کوٹا کرتے ہیں۔ اگر وہ پوست نہ ملے تو پھر کوئی کاغذ لے کر اور بہتر یہ ہے کہ چاندی کی باریک تختی ہٹا کر اس پر لکھو۔ ساعت مشتری یا زہرہ میں تعویذ کو لپٹے بازو پر باندھو یا گے۔



میں آواز۔ مطلوب ہے قرار ہوگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ مطلوب صرف انسان نہیں بلکہ ہر شے کو آپ مطلوب بنا سکتے ہیں۔ مثلاً دولت موت۔ مرحبہ۔ مخلوق۔ یکن جب۔ مطلب ایسا ہو تو نام والدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک خاص عمل ہے۔

قاعدہ۔ عملیات میں جو عبارت ہوتی ہے وہ اکثر بے معنی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ حروف کو مرکب کر کے ایک جملہ بنایا جاتا ہے ایسے جملوں میں معنی کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ حروف کی ترتیب ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات عملیات کی عبارت پڑھنا بھی ہوتی ہے اور اس وقت اعراب لگانے میں مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے حسب قوانین عملیات اعراب لگانے کا قاعدہ ذیل کی تقسیم سے معلوم کرو۔ لیکن حروف ساکن اگر ابتدا میں آیا ہے تو ساکن سے ابتدا و شروع ہے۔ لہذا اس پر حسب ضرورت اعراب لگائے۔

پہلی حرکت	ح	ف	ک	ج	ز	ث	س
دوم حرکت	ہ	ر	ش	د	ت	خ	ذ
تیسری حرکت	ا	ب	ط	ظ	ع	ع	ص
ساکن حروف	ض	ق	ل	م	ن	و	ی

قاعدہ۔ انجن چلانے کے لیے بہت سے پرزوں کی ضرورت ہے۔ اگر ایک پرزہ بھی غراب ہو جائے تو انجن کی رفتار میں نقصان پیدا ہوگا۔ اسی طرح عملیات میں ہر حرف کو ایک پرزہ سمجھ لو۔ ایک حرف بھی اگر بے ترتیب ہو تو عمل میں نقصان ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ جو پرزہ جس جگہ کا ہے اسی جگہ کام دیتا ہے۔ اگر آپ ایک پرزہ کو دوسری جگہ لگانا چاہیں تو وہ کام نہ دے گا۔ اسی طرح ہر حرف اپنی جگہ کا کام

ہے "سری جگ جوبیل کرنے سے کام نہیں دیتا۔ میں دیل کے نقشے میں تمام کیفیات
دور کرتا ہوں۔

قاعدہ - بارہ برج تین قسم کے ہیں - مطلب - ثبات ذوالجودین - اکثر اصحاب دریافت کرتے ہیں اس لیے ان کی تقسیم حسب ذیل ہے -

آب	ب	پ	آبی	خاکی	ستاره	اعداد	طبیت
۱	ب	پ	آبی	د	زحل	۱۰	رتبه
۵	د	ز	ح	ح	مشتری	۲۶	درجه
ط	ی	ک	ل	ل	زنج	۲۹	دقیقه
ر	ن	س	ع	ع	شمس	۲۲۰	ثانیه
ف	ص	ق	ر	ر	زهره	۴۷۰	ثالثه
ش	ت	ث	خ	خ	عطارد	۱۸۰۰	رابعه
ز	ض	ظ	غ	غ	قمر	۳۴۰۰	خامسه

کتاب	موضوع	نوع	تاریخ	محل	تعداد
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۱	۱
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۲	۲
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۳	۳
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۴	۴
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۵	۵
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۶	۶
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۷	۷
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۸	۸
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۹	۹
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۱۰	۱۰
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۱۱	۱۱
کتاب الفقه	فقه	مکتوب	۱۲۰۰	۱۲	۱۲

قاعدہ - ٹکٹ رفعات مستند میں جسے کام کی شے ہے - اس قاعدہ سے سوال کا جواب برآمد ہوتا ہے - اور قاعدہ اس کا یہ ہے کہ ہر حرف کو مخلوقی کرو - اور اس کے بعد حاصل کر کے اس کے حروف پیدا کرو - اور دوسری مرتبہ حروف کے بیانات لے کر اس کے حروف قائم کرو - اور بیانات کا قاعدہ گزشتہ اسباق میں بیان کر چکا ہوں - اور جواب نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سوال کو مفرد حروف میں لکھے اور نام سائل کو مفرد کر کے ایک سطر میں بٹھائے (معد حروف سوال کے) پھر ان حروف کو خالص کر کے حرف خالص کو ٹکٹ رفعات کرے - اور ہر رفع کو خالص کرتا جائے - امید ہے کہ اب کو کیا ہوگا - اگر جواب گویا نہ ہو تو تمام حروف کو مخلوقی - مسدود مکتوبی تین قسم پر تقسیم کرے - امید ہے کہ کوئی فقرہ گویا ہوگا - اگر سناں میں گویا نہ ہو تو حرف

قائدہ - عناصر حروف تہجی میں ایک صورت جو عام تہجی میں بیان کر چکا۔ یعنی دہد لا
حرف اول آتش دوم بادی - سوم آبی - چہارم خاکی اس طرح تا آخر دہد تقسیم ہے۔
پہلے حکائے مغرب نے اس قسم کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اس طرح تقسیم کی کہ حرف
اول آتش دوم خاکی - سوم آبی - چہارم بادی میں نے اس کی تحقیق کی کہ ان میں سے
برخ اول ہوا کون سی ترکیب ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ علم اس قدر محدود ہے کہ
ہرستان میں تو شاید ہی دو چار آدمی مل سکیں جو اس قسم کے مسائل پر سیر حاصل
کرت کر سکیں اور اس علم میں بہت توجہ تکمیل کو نہ ملے۔ کتابوں سے معلوم ہوتا
ہے کہ پہلے اس علم میں حقیقت تھی۔ مگر فی زمانہ متناہیں اگر کوئی ہو تو میرا دست
عقب ان کے واسطے تکمیل نہ پہنچاتا ہم اپنی قوت فیصلہ سے میں نے کام لیا اور میں اس
تجربہ پہنچا کہ تقسیم اول دہد قمری سے حقیقت ہے اور تقسیم دوم دہد شمسی سے۔ یعنی
تقسیم اول جمالی ہے اور تقسیم دوم بطالی ہے بہر حال حکائے مغرب کی جدول یہ ہے۔
دہد شمسی کی

آتش	ا	ب	ج	د	ش	ط	ق	ن
خاکی	ب	ح	ر	ص	ع	س	د	
آبی	ت	خ	ز	ض	غ	ل	ہ	
بادی	ث	د	س	ط	ف	م	ی	



نام سائل سعد والدہ اور سوال اور عمر سائل (اگر حقیقی معلوم نہ ہو سکے تو قہینہ
کہاں ہے) اور جس دن سوال کیا ہے۔ وہ دن اور جو مہینہ ہے اس کا نمبر اور جو تاریخ
اس دن ہے وہ تاریخ اور سن بھری اور جس مہینہ میں سوال کیا ہے اس مہینہ کی پہلی

سوال امجد نام سائل کے ا کہ تکلیف کر کے ہر حرف کو ثلث رفعت کرے اور
حروف کو ایک لائن میں لکھا کر تین تین حروف مجوز کرے تو حروف لکھتا جائے پھر
اللہ تعالیٰ جواب برآمد ہوگا۔ اور اسی جدول میں اگر صاحب نظر غور کرے گا تو مشہور
مطلب یا طول یا عرض یا عمق یا قطر سے یا ترفع یا تنزل سے جواب حاصل کر سکے گا
غرضکہ ثلث رفعت مستند کی روح ہے۔ مستند اس سے باہر نہیں جاتا۔ اس
ثلث رفعت میں کسی نہ کسی جگہ پوشیدہ ہے۔ اب اہل نظر اس میں سے تلاش کریں
اس سے زیادہ نہ مجھے علم ہے۔ نہ بیان کرنے کی اجازت ہے جدول ثلث رفعت

۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

پہلے جس دن ہوتی ہے وہ دن۔ ان تمام کے اعداد و جمع قری سے حاصل کرے۔
اس میں سے ۸۸۹ عدد خارج کر کے بچایا کو تین پر تقسیم کرے اگر ایک باقی رہے تو
اس سوال کا جواب اسن ہے یعنی جو بھی سوال ہے اس میں کامیابی اور خوشی و مسرت
مرت و دلور اور فخر ہے۔ اگر وہ باقی رہیں تو کوئی خاص نفع نہیں۔ جواب یہ ہوگا کہ
ابھی حد سے صبر کرو۔ ابھی اس کام میں دن ہے۔ اگر تقسیم کامل ہو جائے تو جواب
نفعی میں ہے۔ یعنی اس کام میں سوائے پریشانی اور نقصان کے کوئی فائدہ نہیں۔
تفصیل یہ ہے کہ ہر سال مضافاً سال کی عمر ۲۵ سال ہے تو ۲۵ کا ۱۰۰۔ تو ۲۵۰۰
اور جس دن سوال کیا ہے اس دن کی تعداد ایام ہفت کی تعداد یہ ہے۔

شنبہ یکشنبہ دو شنبہ۔ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ
۱۱۸ ۳۱۳ ۵۴۶ ۷۷۹ ۱۰۱۲

اور جو مہینہ ہے اس کا نمبر وہ نمبر یہ ہے۔

محرم صفر ریح الاول ریح الاخر جمادی الاول
۵ ۴ ۳ ۲ ۱



جمادی الاخر رجب شعبان رمضان شوال ذیقعدہ
۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱

ذی الحجہ۔ ۱۲۔

قاعدہ۔ مستحصلہ کا ایک بالکل آسان طریقہ سوال اسم سالک مع والدہ حروف مفرد جمع
لکھ کر اس کو خالص کرو۔ حروف خالص کو ملفوظی کرو پھر زبر کو علیحدہ لکھو اور بنیات
کو الگ لکھو۔ اول زبر کے حرف کو جوڑ کر جملہ بناؤ۔ بہت ممکن ہے کہ جواب گویا ہو
اگر نہ ہو تو بنیات کے حروف کو جمع کرو ممکن ہے کہ جواب گویا ہو۔ اگر جہاں
جواب گویا نہ ہو تو تمام حروف کو مکتوبی سروردی ملفوظی کرو۔ کوئی جملہ گویا ہوگا
ماں بھی گویا نہ ہو۔ تو حروف کو عدد کبیر کو کے اس سے حروف بناؤ جواب گویا ہوگا

اگر نہیں ہوا تو وسیلہ کرو۔ اگر وسیلہ بھی گویا نہ ہو تو صغیر کرو۔ اس تمام اہم بھی
میں جواب گویا ہوگا۔ ہونے والے تعالیٰ

قاعدہ۔ ایک طریق علم جہز کا بیان کرتا ہوں جو نہایت مستعمل ہے اور جب آپ
آزماؤں کریں گے حکم خدا ہیچ پائیں گے۔ لیکن یہ احتیاط ضرور ہے کہ جب بھار اپنا
مال بکنا شروع کرے تو جو کچھ اس کے منہ سے بچے لگے وہ لکھو اور تمام بھار کا لکھو
اور اس وقت جس ستارے کی سماعت ہو۔ اس ستارہ کا نام لکھو اور جس ستارہ کا وہ
دن ہے اس ستارہ کا نام لکھو اور ان سب کو جمع کر کے ان حروف کو عناصر پر مشتمل کرو
پس جس عنصر کے حروف زیادہ ہوں گے اس سب سے مرئی ہوگا۔ یہ قاعدہ اس سے
بھی بہتر ہے اور وہ ہے کہ جب مرئی سے کہنے کہ وہ کوئی حرف اپنی زبان سے کہے
پس جو حرف زبان کہے اس کا ثمرہ سب ذیل ہے۔ واضح ہو کہ بعض خانوں میں وہ
حروف ہیں اور بعض میں ایک یہ تقسیم ہے۔

حالات مرئی

۱۔ ف۔ بخار ہے۔ صغیر ہے۔ سرسام کے آثار ہیں یا کہیں درد ہے خصوصاً قویج۔
ب۔ م۔ بخار ہے۔ معدہ میں غرابی ہے یا اسے ہے۔ سل ہے خارش ہے۔ دہل
ہے۔



ج۔ ق۔

کسی جگہ درد ہے۔ کھانسی ہے۔ ریاح ہیں۔ سردی نے ستایا ہے۔ قہر ہے۔

۱۔ ر۔ بدن کے کسی حصہ میں درد ہے۔ بلغم یا سودا۔ تپ ہے۔

و۔ ش۔ صغیر ہے۔ پیاس ہے۔ خشکی ہے۔ یرقان ہے۔ بخار ہے۔

۱۔ ت۔ درد سینہ۔ بلغم۔ بخار۔ قویج۔ پیشاب کی کوئی تکلیف ہے۔ ہریانہ وغیرہ۔

۱۔ ث۔ غرابی معدہ۔ درد شکم۔ یرقان وغیرہ۔

ح - ح - بخار ہے ۳ راحت - خون - ہیٹ کی خرابی -
ط - ڈ - کام - پیش - سردی کھائی ہے - کان میں درد وغیرہ -
ی - ی - کثرت غم سے علالت ہے - بخار ہے - بدن کے نچلے حصہ میں درد ہے -
ک - ک - مدہ میں خرابی - مہوشی - صدر - بواسیر وغیرہ -
ل - ل - قبض - درد مدہ - اور کوئی روحانی تکلیف ہے -
م - درد شکم - درد سینہ - یاز کام - درد پشت - یا کسی جانور نے کاٹا ہے -
ن - کھانسی - بخار - علامات دق - درد پشت و گروہ -
س - س - آلات تناسل میں کمزوری - بخار - لرزہ وغیرہ -

قاعدہ :- ساعت معلوم کرنے کا نقشہ اس کتاب کی جلد دوم میں مفصل درج ہے -
اس میں طلوع کا وقت ۶ بجے فرض کر لیا گیا ہے - حالانکہ طلوع و غروب میں روزانہ
تفاوت ہے اس لیے میں ساعت نکلنے کا طریقہ بیان کئے دیتا ہوں - ذیل کا نقشہ دیکھو
اور نو کر دو جس دن کے سامنے جو ستارہ لکھا ہے - وہ پہلی ساعت ہے یعنی طلوع کے
وقت یہی ستارہ ہوگا - اس کے بعد اس کے نیچے کا پھر اس کے نیچے کا تا آخر نقشہ پھر اول
سے شروع ہوگا -

سینچر	۷	زحل
جمعرات	۶	مشتری
منگل	۵	مرخ
اتوار	۴	شمس
جمعہ	۳	زہرہ
بدھ	۲	عطارد
پہ	۱	قمر

یہی دور دہائیاں - مثلاً منگل کے دن طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تک مرخ -

پھر شمس پھر زہرہ - پھر عطارد - پھر قمر - پھر زحل پھر مشتری - پھر مرخ - اب دوسری
ضروری بات یہ ہے کہ ایک ستارہ کی ساعت ایک گھنٹہ مقرر کرنا فرض شدہ قانون
ہے - حقیقت نہیں - چونکہ اکثر احباب قوانین حساب سے نا آشنا ہوتے ہیں - اس
لیے ان کو طوالت اور حساب کے ٹھکانوں سے بچانے کے لیے ایک گھنٹہ ستارے کی
جدولی کار رکھ دیا - اس لیے کہ ۱۱ بجار منٹ کے تفاوت سے عمل میں فرق نہیں آتا -
اس لیے ایک گھنٹہ ایک ستارے کی ساعت رکھ دی ہے - مگر حساب سے ساعت میں
تفاوت جلدی ہوتی رہتی ہے کسی ستارے کی ساعت ایک گھنٹہ سے کبھی زیادہ کبھی کم
ہوتی رہتی ہے - چونکہ یہ کتاب ہے اس لیے ہر قسم کا حساب ضروری ہے - جو صاحب
کتاب چاہے ہوں وہ ایک گھنٹہ رکھا کریں - لیکن جو اصحاب حساب جانتے ہیں وہ منٹ
یا سیکنڈوں کا فرق بھی نہ ہونے دیں اس کا حساب یہ ہے کہ چھٹے معلوم کرو کہ آج
کتنے گھنٹے اور منٹ کا ہے - یہ بات ہر جہتی میں لکھی ہوتی ہے - جتنے گھنٹوں کا
دن ہو اس کو ساتھ میں ضرب دے کر منٹ بتا لو اور جو منٹ ہوں اس میں شامل
کے اے بارہ پر تقسیم کر دو اس سے باہر خارج قسمت ہوگا اتنے ہی منٹ کی ساعت ہوگی
اب باقی وہ منٹ تو اسے چھوڑ دو - لیکن جب آپ کامل حساب کرنا چاہتے ہیں تو
باقی کو ساتھ سے ضرب دے کر سیکنڈ بتا لو اور باہر پر تقسیم کر لو - سیکنڈ نکل آئیں
گے - مثلاً آپ ۱۵ جنوری منگل کے دن ۳ بجے دن ستارے کی ساعت معلوم کرنا چاہتے
ہیں کہ اس وقت کس ستارہ کی ساعت ہے -

۱۵ جنوری کو طلوع ۴/۲۸ پر ہے اور غروب ۵/۳۶ پر اس حساب سے دن گیارہ
گھنٹے ۳۵ منٹ کا ہوا - اب گیارہ کو ساتھ میں ضرب دیا - ۱۱ - ۳۵ - ۳۶۰ - ۶۹۵ -
۳۶ - خارج قسمت ۵۷ بچایا ۶ - اب بچایا ہیں ۶ - ۳۶۰ - ۳۶۰ - ۳۶۰ - ۳۶۰ - ۳۶۰ -
بچایا ۳۶۰ - اب یہ ہے کہ ۱۵ جنوری کو ہر ستارہ کی ساعت ۵۷ منٹ ۳۶ سیکنڈ ہوگی - اب
منگل کے دن آپ دن کے ۳ بجے کا حساب دیکھنا چاہتے ہیں - لہذا منگل کے دن طلوع

۵۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ تک مرتبہ کی ساعت ہے اسی طرح سب کو ۵۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ تک
 طے جاؤ ۳ بجے کا حساب آجائے گا۔ یعنی ۵۴ منٹ کو طلوع ۵/۳۶ پر ساعت مرتبہ ہو
 جو ۵۴ منٹ ۳۰ سیکنڈ تک رہی۔ اور ۶ بج کر ۳۳ منٹ ۳۰ سیکنڈ پر ختم ہوتی رہی
 صاب ذیل کی جدول سے معلوم کرو۔ یعنی ٹھیک ۳ بجے۔

مرتبہ ۶ - ۳۳ - ۳۰۰

شمس ۴ - ۲۴ - ۳۰۰

زہرہ ۸ - ۲۴ - ۳۰

عطارد ۹ - ۲۳ - ۳۰

قمر ۱۱ - ۲۱ - ۳۰

زحل ۱۱ - ۲۰ - ۳۰

مشتری ۱۲ - ۱۵ - ۳۰

مرتبہ ۱ - ۲ - ۳۰

شمس ۲ - ۹ - ۳۰



آخری ساعت شمس کی ہوگی ۳ بج کر ۶ منٹ ۳۰ سیکنڈ پر زہرہ کی ساعت شروع
 جائیگی۔ امید ہے کہ اب آپ حساب ٹکڑے میں سرگرداں نہ ہوں گے۔ لیکن
 صاحب اس پیچیدگی میں نہ پڑنا چاہیں۔ وہ ایک گھنٹہ کی ساعت مان کر حساب کریں
 نجوم کے حساب میں تو بیل کا فرق بھی حساب میں غلطی کرتا ہے۔ لیکن عملیات میں
 چار منٹ کا فرق کوئی اثر نہیں کرتا۔

قاعدہ - دنیا کا کوئی عدد یا کسی شے کے عدد ہوں۔ ایک سے لے کر لاکھوں کروڑوں
 تک پہلے ان اعداد کو دو چند کرو۔ پھر ایک کم کر کے بقایا کو ۳ سے ضرب دو جو حاصل
 ضرب ہو اسکو ۶ پر تقسیم کر دو بقایا کو ۲۲ سے ضرب دو۔ پیدا ہوں گے۔ جو اللہ کے
 نام کے اعداد ہیں۔ اسی طرح جو عدد ہوں ان کو ۲ سے ضرب دو حاصل ضرب میں

ایک کا اضافہ کر کے ۳ سے ضرب دو۔ حاصل ضرب کو ۸ سے تقسیم کرو جو بقایا ہو
 اس کو ۲۳ سے ضرب دو۔ ۹۲ عدد پیدا ہوں گے جو محمد کے نام کے ہیں۔ یہ ایک
 صاب ہے۔ بعض اصحاب لاٹلی سے اسے اللہ اور محمد تک محدود کرتے ہیں۔ باوجودیکہ
 یہ محدود نہیں پہلی ضرب تقسیم کے بعد ۳ بجیں گے چاہے دنیا کا کوئی عدد ہو تین
 سے کم زیادہ نہیں نکال سکتے۔ اور دوسری ضرب تقسیم میں چار باقی رہیں گے۔ یہ کہ
 ہے۔ پس جس کسی کا نام پیدا کرنا ہو اتنے عدد بڑھالو۔ وہ ہی نام دنیا کی ہر شے میں
 پیدا ہوگا۔ یہ ریاضی کا ایک حساب ہے۔ مثلاً میرا نام محمد ہے جس کے عدد ۹۲ ہیں
 اگر پہلی شکل ہے تو اس کا عمل یہ ہوا جو باقی ہے اس میں ۸۹ زیادہ کر دو ہر شے سے
 نام محمد پیدا ہوگا۔ اگر آخری حساب ہے تو بقایا ۳ بجیں گے پس ۸۸ کو زیادہ کر دو۔
 یہ علت عام ہے اور بھی اس کی چند صورتیں ہیں۔ لیکن نتیجہ سب کا یہ ہی ہوتا ہے
 کہ آخر میں سترہ عدد ہی بنتا ہے کم زیادہ نہیں ہوتا۔

قاعدہ سارے کوئی شخص کہے کہ بتائیے میرے کتنے لڑکیاں ہیں اور کتنے لڑکے ہیں اس
 سے کہنے کہ جس قدر لڑکے ہوں ان کی تعداد وہ لگتا کر لو (اول میں) جب وہ دو گنا کر لے
 تو اس سے کہنے کہ اسے پانچ میں ضرب دے دو۔ جب وہ ضرب دے دے تو اس سے
 کہہ کہ حاصل میں جس قدر لڑکیاں ہیں جمع کر دو۔ جب وہ جمع کر دے تو اس سے کل
 تعداد معلوم کر اس میں لڑکیاں ہیں اور باقی لڑکے۔ مثلاً ایک شخص کے ۳
 لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں۔ لڑکے ۳ - ۲ سے ضرب ۶ - ۶ کو ۵ سے ضرب ۳۰ جمع کر
 ۱۱۰ ہیں لڑکیاں ۳ - ۲ کے ۳ - یہ حساب کبھی غلطی نہیں کرتا۔

قاعدہ یہ بات اعلم من الشمس ہے کہ بغیر زکوٰۃ کے عمل کام نہیں رہتا۔ یا کم از کم
 صاحب زکوٰۃ کی اجازت ہو مگر اجازت کے معاملہ میں لوگوں نے مباحثہ سے کام لیا ہے
 اور اجازت کا افسانہ ایسا مشہور ہو گیا کہ عوام تو کیا
 اجازت کے فقر میں گرفتار ہیں باوجودیکہ اجازت اسی شخص کی لازم ہے جس نے

کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کی ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی نے کسی ایک عمل کی زکوٰۃ ادا کی ہے تو وہ تمام عملیات کا صاحب اجازت ہے اور اجازت کوئی حامل سرے سے قبل کسی حالت میں نہیں دیتا اس لیے کہ جب اس نے اجازت دے دی تو خود صاحب عمل نہ رہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کر کے تمام دنیا کو وہ اثر تقسیم کرتا رہے اور خود اسی طرح صاحب اثر بننا ہے قرآن پاک یا عملیات کسی کی میراث نہیں ہیں کہ ہم کو اجازت کی ضرورت ہو۔ تمام مسلمانوں کا حق یہ ہے۔ سوائے خدا و رسول کے قرآن پاک کا کوئی مالک نہیں ہے۔ کہ اگر وہ اجازت دے تو قرآن پاک میں اثر ہو۔ ورنہ نہ ہو۔ بہر حال یہ مسئلہ میں نے کسی دوسری جگہ بھی تفصیل سے لکھا ہے۔ عاقلین سلف ہر عمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ دینے کی بجائے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کیا کر سکتے تھے۔ اور جب کسی نے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اسے علیحدہ کسی عمل کے زکوٰۃ کی ضرورت نہیں رہتی البتہ بعض عملیات اس قسم کے ہیں کہ ان میں دوبارہ بھی وقت عمل زکوٰۃ ادا کرنی ہوتی ہے۔ اب میں حروف تہجی کی تفصیل اور تصریح کرتا ہوں ایل کے نقش سے حروف کی حالت معلوم کرو۔

نقشہ دوسرے صفحے سے شروع ہے۔



حرف	تعداد	نام مول	نام ستارہ	طبع	سمت	رنگ	عمل
ا	۱	اسرائیل	زحل	آتش	مشرقی	سفید زرد	آجب یا اسرائیل بحق الف
ب	۲	جبرائیل	زحل	خاک	مشرقی	زرد	آجب یا جبرائیل بحق ب
ج	۸	سجائیل	ذیہ	آتش	مشرقی	سفید زرد	آجب یا سجائیل بحق پ
د	۴	عزرائیل	عطارد	خاک	جنوبی	زرد	آجب یا عزرائیل بحق ت
ذ	۳	عزرائیل	عطارد	خاک	جنوبی	زرد	آجب یا عزرائیل بحق ث
ر	۵	میکائیل	عطارد	بادی	غربی	سبز	آجب یا میکائیل بحق ث
ز	۳	کلائییل	زحل	بادی	غربی	سبز	آجب یا کلائییل بحق ح
ح	۳	کلائییل	زحل	آتش	مشرقی	سفید زرد	آجب یا کلائییل بحق ح
ط	۸	تکفیل	مشتی	بادی	غربی	سبز	آجب یا تکفیل بحق ح
ث	۴	میکائیل	عطارد	خاک	جنوبی	زرد	آجب یا میکائیل بحق خ





عمله	رنگ	سمت	طبع	ستاره	نام موکل	اعداد	نام حرف
اجب یا عطا نیل بحق ص	زرد	جنوبی	خاک	تر	عطانیل	۸۰۰	ص
اجب یا اسما عین بحق ط	سفید زرد	مشرقی	آتش	برخ	اسمانیل	۹۰	ط
اجب یا نورانیل بحق ظ	سبز	غربی	بادی	تر	نورانیل	۹۰	ظ
اجب یا نورانیل بحق ر	سفید زرد	مشرقی	آتش	شس	نورانیل	۷۰	ع
اجب یا نورانیل بحق رغ	زرد	جنوبی	خاک	تر	سرهانیل	۱۰۰۰	غ
اجب یا سرهانیل بحق ر	نیلا	شمالی	آبی	زهره	سرهانیل	۸۰	ف
اجب یا عطرا نیل بحق ق	نیلا	شمالی	آبی	زهره	عطرا نیل	۱۰۰	ق
اجب یا حرزانیل بحق ک	سفید زرد	مشرقی	آتش	زغ	حرزانیل	۲۰	ک
اجب یا حرزانیل بحق گ	سفید زرد	مشرقی	آتش	زغ	حرزانیل	۲۰۰	گ
اجب یا عطانیل بحق ل	سفید زرد	مشرقی	آتش	زغ	عطانیل	۳۰	ل

عمله	رنگ	سمت	طبع	ستاره	نام موکل	اعداد	نام حرف
اجب یا درانیل بحق د	نیلا	شمالی	آبی	فصل	درانیل	۴	د
اجب یا ابرانیل بحق ذ	نیلا	شمالی	آبی	فصل	ابرا نیل	۳۰۰	ذ
اجب یا ابرانیل بحق ز	سفید زرد	مشرقی	آتش	زحل	ابرا نیل	۷۰۰	ز
اجب یا امواکیل بحق ر	نیلا	شمالی	آبی	زهره	امواکیل	۲۰۰	ر
اجب یا سرهانیل بحق ز	سبز	غربی	بادی	مشرقی	سرهانیل	۷	ز
اجب یا سرهانیل بحق ر	سبز	غربی	بادی	مشرقی	سرهانیل	۷	ر
اجب یا سرهانیل بحق ش	سبز	غربی	بادی	مشرقی	سرهانیل	۷	ش
اجب یا سواکیل بحق س	سفید زرد	مشرقی	آتش	شس	سواکیل	۶۰	س
اجب یا سواکیل بحق ش	سفید زرد	مشرقی	آتش	عطاره	سواکیل	۳۰۰	ش
اجب یا اجمانیل بحق ص	زرد	جنوبی	خاک	زهره	اجمانیل	۹۰	ص



رقبہ نام	۴	۵	۶	۷	۸	۹
اعداد	۲۰	۵۰	۶	۵	۱	۱۰
نام مومل	روایاٹل	جولائیل	رقمائیٹل	دردیائیٹل	اسرائیل	سکریٹل
شمارہ	شش	شش	شش	شش	شش	شش
برج	آتش	آتش	آتش	آتش	آتش	آتش
سمت	شرق	شرق	غرب	غرب	شرق	شرق
مومل رنگ	سفید زرد	سفید زرد	سبز	سبز	سفید زرد	سفید زرد
عمل	اجب یا بویاٹل بحق م	اجب یا جو لاٹل بحق ن	اجب یا رنٹاٹل بحق و	اجب یا درد یاٹل بحق ۵	اجب یا اسرائیل بحق ۶	اجب یا سکریٹل بحق ی



ترکیب رکوع ہے کہ ہر اسم کو باوجود جہانی میں اس سمت کو مت کر کے ہر اس
کی سمت لکھی ہے انھیں دن نکتہ پانچ ہزار چار سو اسی مرتبہ پڑھیں۔ ہر اسم کا
مومل ۱۰ ہے ہر مومل کے غار میں تھیں ہے۔ پڑھنے کا وقت اسی ستارہ کی سمت ہے
اور نور بھی ۱۰ ہے ہر اسم کتاب میں کسی دوسری جگہ تفصیل سے لکھا ہے باقی خاص
عمل کی رکوع کا طریقہ کسی دوسری جگہ اس کتاب میں مفصل تحریر ہے اس جدول میں
یہ حرف ۱۰ ہیں اور عربی اور فارسی میں نہیں آتے۔ ان میں سے بعض فارسی میں آتے
ہیں۔ جیسے۔ پ۔ ط۔ گ۔ اور جو خاص اردی کے ہیں۔ جیسے۔ ت۔ ل۔ ا۔
ان میں سے بعض مستعمل ہیں۔ یہ حرف ۱۰ ہیں ان میں سے بعض کا اختلاف
ہے بعض اس کا بدل کوئی حرف لیتے ہیں اور بعض کوئی خود میں بھی ۱۰ قسم کے اعداد
لکھا ہوں۔ مثلاً گلف کے ۱۰ لکھنا ہوں موافق کال کے اور اس سے بھی گلف
ہیں ہے کہ گلف کے ۱۰ دہیں ہے جہاں مثال نیم کے۔ کیونکہ اہل عرب گلف کا
عرب نیم کرتے ہیں۔ جیسے گلف اور جہاں۔ یہ ما اس جدول میں سے ہے
تفصیل دہان کی ہے ۱۰ میری تحقیق ہے۔ کسی صاحب کو اس سے اختلاف ہو۔ تو وہ
اپنی تحقیق کے مطابق اس پر عمل کریں۔ کوئی وجہ نہیں کہ میں اپنی تحقیق پر کسی کو
بجور کہوں۔ جس طرح کوئی گلف اپنی تحقیق پر بھروسہ نہیں کرتا اب ذیل کی جدول سے
ہر ستارہ کا رنگ جڑ اور تفصیل معلوم کرو۔

نقشہ کے منظر پر دیکھئے۔



نام ستاره	رنگ	طبع	قسم	ذات	سمت	خاصیت	غذا	موافق	مشتري
زحل	سياه	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
مشتری	زرد	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
زهره	سبز	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
خور	نارنجی	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
عطارد	سیاه	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
زحل	سياه	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
مشتری	زرد	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
زهره	سبز	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
خور	نارنجی	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
عطارد	سیاه	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک

نام ستاره	رنگ	طبع	قسم	ذات	سمت	خاصیت	غذا	موافق	مشتري
زحل	سبز	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
مشتری	زرد	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
زهره	سبز	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
خور	نارنجی	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
عطارد	سیاه	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
زحل	سياه	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
مشتری	زرد	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
زهره	سبز	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
خور	نارنجی	گرم	آتش	خاکی بذر	مشرق	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک
عطارد	سیاه	سرد	خاکی	شیرین	مغرب	عظمی	عظمی، چادر، زرد، میوه	عظمی، شک	عظمی، شک

دعا اور کثرت سے ذکر خدا اور توبہ استغفار کرنا چاہئے۔ اس سے سارے کی نجات
 دیا کم ہو کر سبک (نرم) ہو جاتی ہے۔ لیکن عالمین کے لیے بعد شرائط ہیں جو لازم
 مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک یا کئی امور عمل پختہ کے دوران میں جلتے جلا۔ اس
 سے کہ نہ کرو۔ سست اس کی ہے۔ اسی رنگ کے کپڑے پہنو (وقت عمل) جو
 رنگ مقرر ہے۔ جو خدا مبین ہے۔ اس خدا کو ایک تھالی یا رکابی میں چن کر اپنے
 سامنے وقت عمل رکھو۔ اور بعد عمل کے وہ خدا دریا میں روزانہ ڈال دیا کرو۔ اگر
 کسی جگہ دریا نہیں ہے تو جنگل میں پرندوں کو ڈال دیا کرو۔ اور تیل۔ دہی۔ گھی
 وغیرہ اگر اس میں ہوں تو وہ کسی کو صدقہ کر دیا کرو۔ یہ خیال رہے کہ اس خدا کا
 کوئی وزن مقرر نہیں ہے۔ مگر ہنگل کم نہ ہونا چاہئے۔ مثلاً گھی۔ تیل ایک ایک
 چمچانک سے کم نہ ہو۔ دال چاول ایک پلا سے کم نہ ہوں۔ میوہ میں ایک انار۔
 ایک سیب کافی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ نقشہ میں جس قدر اشیاء ہیں وہ
 سب ہوں بلکہ اکثر ہونا چاہئے۔ یہ بات دہن میں رہے کہ یہ عمل تسخیر کو اکب کے
 لیے بھی ہے۔ اور دفع تاجیہ کے لیے بھی ہے۔ صرف بیت کا فرق ہے اگر دفع
 نوست کیلئے پڑھنا چاہئے ہو تو کسی (۲۱) یوم کافی ہیں۔ اگر یہ بیت تسخیر عمل کرنا
 چاہئے ہو تو ایک سو ایک (۱۰۱) دن کامل پڑھو دہی کو کب سکڑ ہو جائے گا۔ شروع
 کرتے وقت بیت کرو کہ یہ عمل واسطے دفع اثر بد کے کرتا ہوں یا بہ بیت تسخیر کو کب
 پختہ کے ترکیب ہے کہ دحل کی تسخیر یا اثر بد دور کرنے کے لیے سینچر کے دن سے
 شمس کے لیے اتوار کے دن سے قمر کے لیے جمعہ کے دن سے مرتخ کے لیے منگل کے
 دن سے عطارد کے لیے بدھ کے دن سے مشتری کے لیے جمعرات کے دن سے زہرہ کے
 لیے۔ جمعہ کے دن سے عمل شروع کرو اور اس سارے کی ساعت میں پڑھا کرو۔ یعنی
 چھ دن سورج نکلنے وقت شروع کریں۔ عمل روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا۔
 جو عمل پڑھنا ہوگا وہ یہ ہے۔ چھ دن سورج نکلنے وقت اور روزانہ اسی سارے کی

بارہ برسوں کی حالت بھی دہل کی تفصیل سے معلوم کرو۔ محل مذکور ہے۔
 مقرب ہے۔ موکل سرطانی۔ ثور۔ مذکر ثابت موکل مرد ایل۔ جوزا۔ موکل
 جسدین موکل دروائیل۔ سرطان۔ مذکر مقرب موکل دھنیائیل۔ اسد۔ مذکر ثابت
 موکل۔ خراکیل۔ سنبلہ۔ موکل دو جسدین موکل۔ ساکیل۔ میزان۔ موکل
 ثابت موکل۔ ہراکیل۔ مقرب مذکر۔ ثابت موکل۔ جدائیل۔ قوس۔ مذکر
 دو جسدین موکل۔ صلیائیل۔ جدی موکل۔ مقرب موکل۔ مکلاییل۔ دلو۔ مذکر
 مذکر۔ موکل صلیائیل۔ ثور موکل۔ دو جسدین۔ موکل کلہائیل۔ واضح ہو کہ
 موکل بنانے کے مختلف طریق ہیں۔ یعنی اربع عناصر کے تحت چار قسم کے موکل
 بنائے جاتے ہیں اور اس کا مفصل قاعدہ مستقل باب میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔
 یہاں ستاروں کے وہ موکل بیان کرتا ہوں جو عملیات میں روزانہ کام آتے ہیں۔ یہ
 ستاروں کے موکل مختلف طریق پر پائیں گے۔ اسی طرح اور اشیاء کے بھی۔ لیکن
 معلوم کرو کہ جس جگہ جس قسم کے موکل کی ضرورت ہے۔ وہ ہی بیان کیا گیا
 لکھا گیا ہے۔ مشتری۔ سعد اکبر موکل مہائیل۔ برائے محبت اور حاضر ہونے کا
 اور دفع بیماری کے۔ زہرہ سعد اصغر موکل سمون۔ زبان بندی۔ خواب بندی۔
 معمولی محبت کے کام۔ دحل شمس اکبر موکل۔ ارقائیل۔ ہلاکی دشمن و بربادی دشمن
 شمس سعد اکبر موکل کلاییل۔ محبت صحت۔ امراض۔ لڑائی مرجہ۔ ترقی۔ قمر۔
 اصغر۔ موکل تسوئیل محبت شفا۔ امراض۔ ملازمت مرتخ۔ شمس اصغر۔ موکل عطارد۔
 عداوت۔ بغض باہمی جدائی کے لیے عطارد مشترک ہے۔ شمس و سعد موکل آکے۔ محبت
 خواب بندی۔ زبان بندی کے لیے یہ موکل مخصوص ہے۔ جب کوئی عمل ان مقاصد
 کے لیے پڑھا جائے جو میان مخصوص ہیں تو یہی موکل زیادہ کام دیں گے۔
 قاعدہ۔ جب کوئی ستارہ مخالف ہو کر اپنی نوست کا اثر دکھا رہا ہو اور اس ستارے کے
 سبب سے پریشانی ہو تو ستارے کی نوست کم کرنے یا دور کرنے کے لیے صدقہ خیرات

ساعت میں دن رات میں جب ارمت ہو۔ دھل کے بے السلام علیک یا
زحل یا ارقائیل یا افح ان ربکم الذی خلق السموات
والارض فی سب ايام ثم استواء علی العرش یغشی الیل
النهار یطلب حیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات
بامرہ الا الخلق والا مر تبارک اللہ رب العلمین ثم
السلام یا زحل یا ارقائیل۔

پارہ آٹھواں۔ سورہ اعراف، کور (اثر) شمس کے بے السلام علیک یا
شمس یا کلانیل یا لہخشب ان ربکم اللہ الذی تا آخر
کے بعد شمس اور اس کے موکل کا نام لے۔

قر کے بے۔ السلام علیک یا قمر یا تقویل یا تصدر ان
ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد قمر اور اس کے موکل کا
نام لو۔

مرخ کے بے۔ السلام علیک یا مرخ یا بھائیل یا مفر دان
ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد مرخ اور اس کے موکل کا
نام لو۔

مشتري کے لیے۔ السلام علیک یا مشتري یا نحرانیل یا
علیم یا کریم ان ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد
مشتري اور اس کے موکل کا نام لو۔

زہرہ کے لیے۔ السلام علیک یا زہرہ اصحو مانیل یا خطیط
ان ربکم اللہ الذی تا آخر ثم السلام۔ کے بعد زہرہ اور اس کے موکل
کا نام لو۔

یہ دیکھ رہے کہ ستارے کے بعد نام موکل ہے اور اس کے بعد ایک نام اور ہے۔

۱۱ نام پہلی مرتبہ تو لیا جائے مگر اسلام کے بعد لیا جائے۔ ثم السلام کے بعد صرف
نام ستارہ اور نام موکل لیا جائے۔

۱۲ قاعدہ۔ جس طرح مجسمین نے دن رات کو ستارہ گویوں پر تقسیم کر کے سعد و نحس کا
حساب مقرر کیا ہے۔ اسی طرح حضرات جبار نے دن رات کو بارہ پہروں چار درجوں
پر تقسیم کیا ہے۔ ہر درجہ چار مراتب کا ہوتا ہے۔ ان درجات کے نام یہ ہیں۔ زکی
ماہین۔ رتخ۔ اعراف۔ ہر درجہ میں تفاوت ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً زکی کی ساعت کبھی
ایک ایک پہر کی ہے کبھی ۲۔ کبھی ۳، علی ہذا القیاس ایک درجہ دو گھنٹہ کا ہوتا ہے
لیکن ہر درجہ کے بطون بھی ہیں اور یہ ہر ایک حساب میں نے طوالت کے سبب سے
ذکر کر دیا ہے۔ ارباب نظر اپنے مطالعہ اور تجربہ سے درجات کے بطون بھی دریافت
کر سکتے ہیں۔ سب سے صرف اس قدر کافی ہے کہ زکی سعد اکبر ماہین مزدوج اسعد غالب یا
سعد اصغر (رجح نحس اصغر اور اعراف نحس اکبر ہے۔ چونکہ قمری حساب میں غروب
عقب سے حساب لگایا جاتا ہے اس لیے ہفتہ کا دن جب سے ہے کہ دن گزر کر رات
شروع ہو۔ ذیل کے نقشہ سے سب حالت معلوم کرو۔ شیخ کی رات سے حساب لگایا
گیا ہے۔ یہ واضح رہے کہ سعد آخر یک سعد رہتی ہے اور نحس آخر یک نحس۔ بطون
کے صرف اس قدر معنی ہیں کہ سعادت یا خوش کس درجہ کی ہے اور وہ چنداں قابل
عبد نہیں ثمرہ میں کچھ کی بیشی ہو سکتی ہے اور اہل نظر اس کو قیاس سے حل کر سکتے
ہیں۔

نقش اعلیٰ صفحہ پر ہے۔



تعدد - عمل حب متعا ہے - بے شمار اصحاب تفسیر کیلئے سرگرداں پڑتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ تفسیر اور اکسیر (کیسا) دو مترادف جملے ہیں - اکسیر ہے اور ضرور ہے - تفسیر ہے اور ضرور ہے ہاں ایسی اڑاں نہیں جس قدر لوگ سمجھتے ہیں -
 - سنا ہوا یاد رکھو کہ یہ مقصد برسرِ سہو -

ہی خوش نصیب اصحاب نے اکسیر یا تفسیر کو حاصل کیا - ان اصحاب نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خاک میں ملا دیا - جب خود خاک ہو گئے - تو اکسیر ہاتھ آئی - جب خود اکسیر ہو گئے تفسیری ملی - لیکن کہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کو راستہ چلتے اکسیری نہ ملے چلتے تفسیر مل جاتی ہے -



نواکی دین کا سونے سے پوچھئے سوال
 کہ آگ لینے کو جانسی جیسی مل جائے

ہاتف کی دین ہے اس نے علاموں کو ان واسطوں میں بادشاہی دے دی - اثر اور بے اثری تو حلق کائنات کے احیاء میں ہے اس میں کسی انسان کو دخل نہیں - مگر جو عمل حب اول میں درج کیا جا رہا ہے یہ ایسا بہترین عمل ہے کہ ہزار عمل حب ایک طرف اور یہ عمل ایک طرف ہے - اوروں نے علم جس قدر بہترین عملیات حب ہو سکتے ہیں ان میں سے یہ ترکیب اور عمل بھی ہے - اس عمل میں مکرر مرتباً بے کام یا جاتا

۱	۱۳	۱۱	۱۴
۱۴	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۴	۲	۱۲
۱۲	۲	۴	۱۳
۶	۵	۱۶	۳
۳	۵	۱۶	۶
۱۵	۲	۱۵	۱۰
۱۵	۲	۱۵	۱۰

شب یکشنبہ	روز شنبہ	شب یکشنبہ	روز شنبہ	شب دوشنبہ	روز دوشنبہ	شب دوشنبہ
ریح ۱	مابین ۱/۲	احراق ۱	زکی ۱	ریح ۱/۲	مابین ۱	احراق ۱/۲
شب دوشنبہ	روز شنبہ	شب یکشنبہ	روز شنبہ	شب دوشنبہ	روز دوشنبہ	شب دوشنبہ
زکی ۱	ریح ۱	مابین ۱/۲	احراق ۱	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱/۲
احراق ۱	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱/۲	احراق ۱/۲	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲
مابین ۱	احراق ۱	زکی ۱	ریح ۱	مابین ۱	احراق ۱	زکی ۱
ریح ۱	مابین ۱	احراق ۱	زکی ۱	ریح ۱	مابین ۱	احراق ۱
زکی ۱	ریح ۱	مابین ۱	احراق ۱	زکی ۱	ریح ۱	مابین ۱



روز شنبہ	شب یکشنبہ	روز شنبہ	شب یکشنبہ	روز شنبہ	شب یکشنبہ	روز شنبہ
احراق ۱/۲	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱/۲	احراق ۱	زکی ۱	ریح ۱
مابین ۱/۲	احراق ۱/۲	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱	احراق ۱	زکی ۱
ریح ۱/۲	مابین ۱/۲	احراق ۱/۲	زکی ۱/۲	ریح ۱	مابین ۱	احراق ۱
زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱/۲	احراق ۱/۲	زکی ۱	ریح ۱	مابین ۱
احراق ۱/۲	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱/۲	احراق ۱	زکی ۱	ریح ۱
مابین ۱/۲	احراق ۱/۲	زکی ۱/۲	ریح ۱/۲	مابین ۱	احراق ۱	زکی ۱

نقشِ دہریہ عظیم ہے

[illegible]

ستاره	مربع	زهره	عطارد	قمر	شمس	زحل	مشتری
حرف	ا ب ج د	ه و ز ح	ط ی ک ل	م ن س ع	ف ص ق ر	ش ت ث خ	ذ ض ط غ

یہیں بعض حامل ضرورت اس میں بھی اختلاف کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک کچھ اور تقسیم بھی ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر اس کتاب میں کسی جگہ آیا ہے۔ بہر حال جو سب سے پہلی تحقیق تھی پیش کر دی اکثر عطیات میں عروج ماہ اور توجہ دی ضرورت یا کسی نو عہدے دن کا ذکر ہوتا ہے۔ میرے پاس بعض خطوط آتے ہیں۔ جن میں عروج ماہ کے سنی بھی درجیت کئے جاتے ہیں۔ گوارش ہے کہ کوئی کتاب ہو۔ اخبار ہو۔ رسالہ ہو یا دنیا کے پانچوں کونے جاتا ہے۔ بعض جگہ عروج صاف لکھ لی جاتی ہے جیسے یو۔ پی میں بعض جگہ عروج کا اب واضح ہوتا ہے۔ جیسے دارالمنگل پنجاب۔ صوبہ سرحد میں۔ اس لیے ضرورت ہے کہ کتاب میں ہر قسم کی تفصیل کر دی جائے۔ عروج ماہ چاند کی پہلی تارخ سے دو دسویں رات تک ہے یعنی ۳۰ تارخ کی شام تک جو اس دن اول ماہ ہے دو دسویں رات اخیر صوبی تارخ کا دن گزر کر ۳۱ رات آئے جس کی صبح کو ۱ ماہگی اس رات میں چاند مکمل ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ چاند کے حساب سے رات چھٹے اور دن ۱۱ بجے میں آتا ہے۔ لہذا ۳۰۔ تارخ کے شام تک عروج ماہ ہے۔ دو دسویں تارخ کو جب آفتاب ڈوب جاتے تو عروج ماہ ختم ہو گیا۔ بہر حال یکم سے ۳۰ تک عروج ماہ ہے کسی طرح تو پچھلی میں عالمین کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ چھٹے دس دن میں

دوسری جماعت ہے تو آخر ان نوچندی جماعت ہوگی۔ کہ پہلی والی۔ مضافاً بدو
 پہلی جماعت ن۔ دوسری اس حساب دوسری جماعت نو تاریخ کو ہوگی تو نوچندی
 جماعت نہیں جو نو تاریخ کو پڑی۔ بلکہ نوچندی وہ ہے جو نو تاریخ کو آئی۔ ایک
 کا قول ہے کہ چاند دکھائی دینے کے بعد جو پہلی جماعت آئے وہ نوچندی ہوگی۔ اور
 پر اکثر کا عمل ہے۔ اور نیز بھی اس کو نوچندی کہتا ہوں اور اسی پر عمل ہے۔ باقی
 قول اور نقل کے لئے اس پر جن اصحاب کا عمل ہو وہ اپنے تجربہ اور تحقیق کے مطابق
 کام کریں۔ اہل پیش پر پوشیدہ نہیں کہ حروف جس قدر مراتب عددی میں ہوں
 اس ہی انقلاب قبول کر سکیں گے۔ مضافاً حروف کسی جملہ کے ہیں تو چار قسم
 متخل ہو سکتے ہیں۔ دہ کے ۲۸ حروف ہیں اس لیے دہ کے ایک حرف سے ایک دہ
 پیدا ہوگی۔ اس طرح ۷۸۳ قسم کی دہیں ایک دہ سے تیار ہو سکتی ہیں۔ ۲۸ ضرب
 ۲۸ = ۷۸۳۔ لیکن ایک دہ ان ۲۸ دہوں سے علیحدہ ہے۔ اور طوائف جبر اس
 کو دہ قطب کہتے ہیں اس دہ سے مستحصل بھی برآمد ہوتا ہے اور ملیات میں
 بہت موثر ہے۔

س	د	ا	ل	ع	و	ی	م	ح	ق	خ	ز	ت	ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ص	ن	ذ	خ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ح	ج	ظ	ث
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰



دہ قطب مع اعداد یہ ہے
 اس دہ کو منازل قمر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ منازل قمر سے بھی اس کا تعلق ہے۔

جملے میں مستحصل کا ایک قاعدہ بیان کرتا ہوں۔ سوال اور سائل کا نام ہبط کر کے
 ایک سطر میں لکھو۔ اور ہر حرف کے نیچے اس کے اعداد لکھو اب دیکھو کہ دہ
 قطب میں اس حرف کے عدد کے لیے کون سا حرف مقرر ہے۔ ان اعداد کا جو حرف
 دہ قطب سے مقرر ہو ان سے وہ حرف تبدیل کر لو۔ پہلی سطر خارج کر دو اس سطر
 کو تخلیص کرو۔ امید ہے کہ جواب گویا ہوگا۔ اگر کو یا نہ ہو تو ان حروف کا نظیرہ دو۔
 اس سطر اصلی کو کہ کہ تخلیص شدہ حرف کو اور اب پر تخلیص کرو۔ امید ہے کہ
 جواب گویا ہوگا۔ اگر اب بھی جواب گویا نہ ہو تو جو سطر اب نے سوال اور سائل کے
 حروف کی جگہ کر خارج کر دی تھی اس سطر اور جو سطر دہ قطب سے تیار کی ہے۔ ان
 دونوں سطر کو مزاج کر کے سطر اول کا ہبطا حرف اور سطر دوم کا آخر حرف لے کر
 دونوں کو تیسری سطر میں ملا کر لکھو اس کو تیسرے مرکب بھی کہتے ہیں۔ جس کا قاعدہ
 کتاب میں کئی جگہ آچکا ہے اس تمام سطر سے جو تیسری سطر دونوں کو مرکب
 کر کے بنتی گئی ہے اس سے وہ حرف چھوڑتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جلدیتے۔ جواب گویا
 ہوگا۔ اگر نہیں گویا نہ ہو تو تین تین حرف۔ پھر چار چار حرف پھر پانچ پانچ حرف پھر
 چھ چھ حرف۔ پھر سات سات حرف چھوڑتے جاتا اس تمام قاعدہ میں سے
 کسی جگہ جواب گویا ہوگا۔

انشاء اللہ تعالیٰ و بابرست روح مبارک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یہ تو
 قاعدہ قاعدہ مستحصل کا۔ لیکن دہ قطب ائمہ میں بھی اکسیر صفت ہے۔ اس کا عمل
 دوسرے کو بلا دیتا ہے باوجودیکہ مشہور یہ ہے کہ نام غالب مع والدہ اور نام مطلوب
 مع والدہ کے حروف ہبط کر دو۔ واضح رہے کہ یہ عمل ہر جگہ کام دیتا ہے۔ خواہ
 مطلوب کوئی انسان ہو یا دنیا کا کوئی کام ہو۔ مضافاً ملازمت۔ ترقی نفع۔ دولت۔ فرق
 اس قدر ہوگا کہ مطلوب کی جگہ اس شے کا نام لکھیں گے۔ اور آیت قرآن پاک جو ضم
 ہوگی وہ بھی موافق اس مقصد کے تبدیل کریں گے۔ ہر قسم کی آیات قرآن شریف

سے الفا کے اعراب میں لکھی گئی ہیں۔ تاکہ آپ کو تلاش کی راحت ملے ہو۔ اگر
 باخبر کسی خاص مقصد کے واسطے کوئی آیت نہ ملے تو پھر سورہ اخلاص یعنی قر
 شریف کافی ہے۔ بہر حال اس آیت کو بھی بطور اور اعراب میں خدا کا نام جو اس کے
 ہم معنی ہو۔ یعنی بڑھا کر بڑا کرہ مطا نام طالب زید بن زکیہ اور نام مطلوب بکر بن
 بندہ ہے۔ اور محبت کے لیے عمل کیا جاتا ہے تو آیت شریف یحبونہم کحب
 اللہ والذین امنوا اشدد حباً للہ۔ یعنی یا دود۔ اب نام طالب و مطلوب مع
 والدہ کے حروف کو آیت پاک مع اسمائے الٰہی اس میں مزوج کر لو۔ یعنی ایک
 حرف آیت پاک کا ایک حرف نام کا لا۔ اگر نام کے حروف ختم ہو جائیں تو پھر آواز
 سے ناموں کے حرف ملتے ہو اسی طرح اگر آیت شریف مع اسم اعظم کے حروف
 ختم ہو جائیں تو آیت پاک کے حروف ملتے ہو جہاں تک کہ سب ختم ہو جائیں (یہ
 بھی زیادہ ہوں) اب وہ تمام حروف کے جو مزوج ہو کر ایک جگہ لکھے گئے ہیں ان کے
 بعد قمری سے اعداد لکھو۔ اب دیکھو کہ بعد قلب میں ان اعداد کا کیا حرف ہے۔ اس
 ان اعداد سے تمام حرف بعد قلب کے تبدیل کر لو۔ اور ان حروف کے پچھلے
 قلب کے اعداد لکھ کر ان تمام اعداد سے امری آتش پال نقش پر کریں۔ اور
 چاروں گوشوں پر مربع کے چاروں طائفہ کے نام تحریر کریں۔ یعنی جبریل علیہ السلام
 اسرافیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام۔ عزرائیل علیہ السلام اور اس نقش کے گرد
 وہ تمام حروف لکھ دو جن کے اعداد کا مربع ہے۔ اب نقش تیار ہے۔ ہر درجہ ماہ میں
 نو ہندی جمعرات کو اس نقش کو با وضو قبلہ رخ ہو کر باادب تمام زعفران سے پر کرو۔
 اور چوٹے میں جس میں کھانا پکنا ہو اس قدر گہرا دفن کر دیں کہ نقش نہ چلے نہ سرد
 ہو۔ بلکہ اس کو آگ کی گرمی پہنچتی رہے اور اس کے لیے ایک انچ سے دو انچ تک کی
 گہرائی کافی ہے۔ جب اس شق کو دفن کر چکے تو چوٹے کی طرف رخ کر کے ایک
 ایک مرتبہ وہی آیت مع اسم اعظم پڑھو۔ جس کو نام کے ساتھ مرکب کیا ہے۔

ایک ہفت یعنی سات دن کامل اسی طرح کرتے رہو۔ یعنی چوٹے کے پاس بیٹھ کر اس
 عمل کو پڑھ لیا کرو۔ بس سات دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو سات دن میں کامل اثر
 پیدا ہوگا۔ خدا کے نام بکثرت اسی کتاب میں جمع ہیں اور مستغرق آیات ہیں۔ ہر قسم
 کی مصیبت رفع کرنے کے لیے قیدی کی رہائی کے لیے قرض سے رہائی کے لیے۔
 مقدمہ میں قیام کے لیے ان تمام امور کے لیے آیت یا نس غم کہنے سے ہے لا الہ
 الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حق یا عزی۔ رفع القاس کے
 لیے ومن یتقی اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا
 یحسب حق یا ذاق طعمہ امراض کے لیے رب انی مسنی الضر و
 انت ارحم الراحمین حق یا فتالی۔ مزید اسی طرح کی موافق مطلب آیت
 تلاش کر لیں۔ مختلف مقام پر اس کتاب میں بھی بہت سی آیت آپ کو ملیں گی۔
 قصائے ہرم و سلق کی بہت سی کتاب میں کسی جگہ آچکی ہے۔ قصائے ہرم نہیں
 ملتی۔ اور قصائے مسلق عجیب۔ دعا۔ صدقہ اور عملیات سے دور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ
 واضح ہے کہ قصائے ہرم میں بھی عملیات بیان نہیں جاتے۔ گرمی کا زمانہ ہے۔ دوسرے
 کا وقت ہے آفتاب کی تدرت بدن چمکنے دیتی ہے۔ یا بارش ہو رہی ہے۔ آپ نے
 بھڑکی لگائی اس سے آفتاب فروب ہو گیا۔ دھواں دھار بارش بند ہو گئی۔ ہاں
 بھڑکی کی وساطت سے گرمی یا بارش کا اثر قدرے کم ہو گیا۔ بس یہ ہی مثال عملیات
 کی قصائے ہرم میں ہے جو ہونا ہے آخر وہ ہو کر رہے گا۔ لیکن کلام الٰہی کی وساطت
 سے اس کی سختی تری میں بدل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ
 مصیبت آسانی کے ساتھ گزر جاتی ہے۔
 قاعدہ :- اعداد ابجدی کا ایک قاعدہ علمائے کالمین کا یہ ایک عجیب و غریب قاعدہ
 ہے۔ اخبار و آثار میں ایک خاص بات ہے۔ آپ اپنے نام کا ہر حرف معلوم کریں کہ
 کسی عنصر کا ہے جس عنصر کا آپ کا سراسر نام ہے اس عنصر کو اس میں سے اخلاص اور

برائے خدا کسی حرام کام کے لیے اسے نہ کرنا چاہئے۔ دین و دنیا تباہ ہو جائے گی۔
 عمل بظاہر ہے۔ بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ دوسرے اعتقاد کامل اور بخت یقین بھی
 ضروری ہے اس میں خاص اثر ہے یہ میرا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا کا دعویٰ ہے۔ قرآن
 پاک میں فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الاسْمَاءُ الْحُسْنٰی فادعوه بها یعنی یہ اللہ کے پاک
 پاکیزہ نام ہیں انہی سے اسے پکارو۔ خدا کا دعوہ ہے اور دعوہ ہے شک سچا ہے اس عمل
 کو کرو اور اپنے مقاصد دینی و دنیوی حاصل کرو۔ قارئین کی آسانی کے واسطے خدا تعالیٰ
 کے مقدس نام درج کر دئے ہیں۔ آپ تلاش و جستجو سے نفا جانیں گے۔ یہ سب نام
 تحقیق کا قول ہے کہ اسم اعظم الہی القیوم ہے اور بعض کے نزدیک اسم اعظم ایک
 نام نہیں بلکہ صفت کامل ہے اور وہ اسم اعظم اس پوری نعمت شریف کو قرار دیتے ہیں
 اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم وہ اللہ اور کئی دیگر محدثین نے بھی اس
 تمام نعمت شریف کو اسم اعظم تسلیم کیا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
 نے ایک مستقل کتاب اسم اعظم کی تحقیق میں لکھی ہے اور اس میں وہ قلم لے کر ہے اور پھر کام بھی اس طرح آتا ہے کہ تیر کی طرح کام کرتا ہے اس کے جملے کا قاعدہ یہ
 اقوال جمع کئے ہیں جو اسم اعظم کی تحقیق میں پائے گئے ہیں۔ اور تمام کالمیں کے ہے کہ لپٹے نام کے تین حرف مستوی۔ دلیلی۔ سری معلوم کر لو یہ تینوں خاص
 اقوال کو جمع کیا ہے۔ گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے نام معلوم کیا جس کے اندر حباب و زہب سرور چھپا ہوا ہے۔ مگر میں اس وقت صرف
 ان تمام اختلافات کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے کیونکہ یہ اسم اللہ کا جہاد نام احمد ہے تو اس میں الف حرف مستوی ہے۔ اب ہا حرف دلیلی اس کے
 ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئی ہیں ان سب میں ام معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لپٹے نام کے اعداد دہجد قمری سے حاصل کرو اور اس کو
 اللہ موجود ہے۔ بہر حال چونکہ یہ ایک طویل بحث ہے اور کتاب کا دامن کو تھامے ہوئے تقسیم کرو۔ اب وہ حائض ہوں گی یا تو تقسیم پوری ہو جائے گی۔ یا تقسیم سے
 اس لیے میں طویل بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بادلو پاک بچے۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے تو خارج قسمت کے اعداد کو اور دہجد پر پیش کرو اس
 کر اور خوشبو کا استعمال کرتے ہوئے با ادب تمام اسم پاک و اعظم اللہ کی دکوہ
 کر کے صرف اس قدر کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر چالیس دن تک
 سوا لاکھ کی تعداد پوری کر لے اور اس چلے کے دوران میں شریعت کی پابندی کرے

جہت سے جہت کے۔ مگر مرام کے۔ مگر مرام کے۔ مگر مرام کے۔ مگر مرام کے۔ مگر مرام کے۔
 جانے رکھے اور جب چلے ختم ہو جائے تو روزانہ (۱۱) مرتبہ اسم اعظم۔ ۱۰۰ مرتبہ
 سے سفید کافور پر لکھ کر اور آٹے میں پیسٹ کر دریا میں گیلیں بنا کر قال دیا کریں تو
 "فصل غنی اور مالا مال ہو جائے کے علاوہ فرشتہ صفت ہو جائے گا۔ اس کا نام
 روحانیوں میں ہو گا۔ اور وہ روحانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ جن علمات جنہے
 درویشوں کا نام فرمایا ہے۔ علماتے جہر فرماتے ہیں کہ ہر شخص کا اسم اعظم علیحدہ ہے۔ اور
 اس نام کے اندر پوشیدہ ہے میں اس کی حقیقت واضح کرتا ہوں۔
 میں فصل غنی پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس طریقے پر بتایا ہوا اسم واقعی اسم اعظم
 ہے۔ مگر ہاں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اثرات اور نتائج میں اس اسم اعظم کو جو
 طریق جہر ہوتا ہے بندہ لے تو میرے دیا میں کسی عمل کی ضرورت نہیں رہتی یہ اسم
 اعظم ہر کام کا مشعل اور ہر ضرورت کو حل کرنے والا ہے جہت میں بھی یہی کام دیتا
 ہے اور بدائی میں بھی۔ دلت میں۔ فتح میں جوت میں۔ ہر جگہ ہر حاجت میں کام آتا
 ہے اور پھر کام بھی اس طرح آتا ہے کہ تیر کی طرح کام کرتا ہے اس کے جملے کا قاعدہ یہ
 اقوال جمع کئے ہیں جو اسم اعظم کی تحقیق میں پائے گئے ہیں۔ اور تمام کالمیں کے ہے کہ لپٹے نام کے تین حرف مستوی۔ دلیلی۔ سری معلوم کر لو یہ تینوں خاص
 اقوال کو جمع کیا ہے۔ گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے نام معلوم کیا جس کے اندر حباب و زہب سرور چھپا ہوا ہے۔ مگر میں اس وقت صرف
 ان تمام اختلافات کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے کیونکہ یہ اسم اللہ کا جہاد نام احمد ہے تو اس میں الف حرف مستوی ہے۔ اب ہا حرف دلیلی اس کے
 ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئی ہیں ان سب میں ام معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لپٹے نام کے اعداد دہجد قمری سے حاصل کرو اور اس کو
 اللہ موجود ہے۔ بہر حال چونکہ یہ ایک طویل بحث ہے اور کتاب کا دامن کو تھامے ہوئے تقسیم کرو۔ اب وہ حائض ہوں گی یا تو تقسیم پوری ہو جائے گی۔ یا تقسیم سے
 اس لیے میں طویل بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بادلو پاک بچے۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے تو خارج قسمت کے اعداد کو اور دہجد پر پیش کرو اس
 کر اور خوشبو کا استعمال کرتے ہوئے با ادب تمام اسم پاک و اعظم اللہ کی دکوہ
 کر کے صرف اس قدر کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر چالیس دن تک
 سوا لاکھ کی تعداد پوری کر لے اور اس چلے کے دوران میں شریعت کی پابندی کرے

یہ تمام حرف وال ہے۔ اس دال حرف دیلی ہے۔ اب وہ سری صورت ہے کہ تقسیم سے کچھ باقی رہا تو وہ باقی کے گا اس نمبر کا حرف دہرے سے حرف دیلی ہوگا۔ اب ایک ظہر اور باقی رہا شاید کوئی نام ایسا ہو کہ تقسیم بھی کامل ہو گئی۔ لیکن خارج قسمت ۲۸ سے زیادہ ہے تو ایسی حالت میں خارج قسمت کو پھر ۲۸ پر تقسیم کرو اور جو باقی کے اس نمبر کا حرف حرف دیلی ہے۔ امید ہے کہ اس تفصیل کے بعد کوئی پیچیدگی نہ رہی ہوگی۔ اور آپ دونوں حرف یعنی سستی اور دیلی لکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب رہا تیسرا حرف سری اس کے معلوم کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ حرف دیلی کے بعد قرآن پاک سے اخذ کر رہے ہیں۔ ان میں ہر اسم کے ساتھ اعداد بھی لکھ دیئے ہیں مگر انتخاب کرتے وقت آپ بھی دوبارہ جانچ کر لیں تاکہ کامل الطمینان ہو جائے۔



اسم عظیم	اعداد	ف	ن	ل	اسم عظیم	اعداد	ف	ن	ل
اللہ	۶۶	ع	م	ر	جہا صل	۱۰۴	ب	و	ی
الہ	۳۶	.	.	.	اشد تکلیف	۸۱۶	.	.	.
ادل	۳۵	.	.	.	اسم العاصین	۹۳	.	.	.
آخر	۸۰۱	.	.	.	اشد باسا	۳۶۹	.	.	.
امر	۲۵۱	.	.	.	بد ج	۲۰	خ	ا	ک
احسن العالین	۹۶۱	.	.	.	ہا لمن	۶۴	.	.	.
احمد	۱۳	.	.	.	باعث	۵۴۲	.	.	.
اکرم	۳۶۱	.	.	.	باقی	۱۱۳	.	.	.
اعلیٰ	۱۱۱	.	.	.	باسط	۴۲	.	.	.
احمد	۱۳۱	.	.	.	بصیر	۳۰۲	.	.	.
الرحمن الرحیم	۵۵۹	.	.	.	باری	۲۱۳	.	.	.
قہر	۲۲۳	.	.	.	تبر	۲۰۳	.	.	.
احکم العالین	۲۲۱	.	.	.	بدیع	۸۰	.	.	.
اصدق	۱۹۵	.	.	.	خدا سرع	۲۵۸	ر	م	ج
جبار	۲۰۶	ب	و	ی	خرکی	۳۵	.	.	.
جلیل	۷۳	.	.	.	حسب	۸۰	س	ر	ق
جواد	۱۳	.	.	.	حافظ	۹۸۹	.	.	.
		.	.	.	حفیظ	۹۹۸	.	.	.

اسم علم	اعداد	کتاب	کتاب	اسم علم	اعداد	کتاب	کتاب
حق	۱۰۸	سرد	قرن	تسین	۱۳۱	باری	قرن
جیل	۴۳	و	و	واحد	۱۳	خاک	ش
لیل	۴۴	آل	ون	داسع	۱۳۴	و	و
دانش العز	۱۰۹	و	و	داوود	۸۰۴	و	و
دانش	۳۶	و	و	دانی	۹۴	و	و
دیان	۶۵	و	و	ولمر	۲۱۵	و	و
دانش الیقا	۱۸۰	و	و	کافی	۱۱۱	باری	جزا
داعی	۸۵	و	و	کاشف الضر	۱۳۳۲	و	و
هادی	۲۰	و	و	کریه	۲۴۰	و	و
هو	۱۱	و	و	کریه	۱۹۵	و	و
واحد	۱۹	خاک	ش	کفیل	۱۳۰	و	و
دود	۲۰	و	و	حکم	۶۸	و	و
دهاب	۱۳	و	و	حاکم	۶۹	و	و
ولی	۳۶	و	و	حکیم	۴۸	و	و
وکیل	۶۶	و	و	علیم	۸۸	و	و
طالب	۳۲	و	و	حمید	۶۲	و	و
طیب	۲۳	و	و	حنان	۱۰۹	و	و
طایق	۱۱۱	و	و	حی	۱۸	و	و



اسم علم	اعداد	کتاب	کتاب	اسم علم	اعداد	کتاب	کتاب
مصور	۳۳۶	آتش	مد	ش	۵۵۱	آتش	مد
مطهر	۱۲۹	و	و	مفتاح الایمان	۵۴۲	و	و
مبد	۵۶	و	و	متولی	۲۸۶	و	و
محبی	۶۸	و	و	مطهر	۲۵۲	و	و
مطهر	۱۳۵	و	و	معید	۱۲۲	و	و
مفرج	۳۲۳	و	و	مکت	۹۰	و	و
مندان	۱۰۴	و	و	مائع	۱۶۱	و	و
معید	۵۴	و	و	موت	۸۶	خاک	قرن
مشکبر	۶۶۲	و	و	منجق	۱۰۳	و	و
مبین	۱۰۴	و	و	نور	۲۵۶	و	و
مستدر	۹۹۰	و	و	سید	۴۴	و	و
میت	۳۹۰	و	و	سریع العقاب	۵۲۲	و	و
نعم اللوی	۲۴۴	خاک	قرن	مقام	۱۳۱	و	و
ناصر	۲۳۱	و	و	علیه الحکیم	۱۵۹	و	و
نصیر	۳۵۰	و	و	متریز اللعید	۱۸۴	و	و
مدل	۴۴۰	و	و	فالق العبد	۳۸۶	و	و
مستزور	۵۳۲	آتش	مد	والفوقی	و	و	و
ملیک	۱۰۰	و	و	و	و	و	و



اسم عظيم	اعداد	اسم عظيم	اعداد
قدس	١٤٠	فاصل	٩٠١
قاضي	٩٩١	فاتح	٢٠١
مؤلف	٢٨٩	صانع	٢١٠
رب العرش العظيم	١١٠٣	قابض	٩٠٣
رب المغربين	١٥٣٥	قاضي الحاجات	١٣٥٥
رحيم	٢٥٨	قريب	٣١٢
رب المغرب	١٣٤٥	قابل	٣١٢
رب كريمة	٥٠٣	راقع	٢٥١
شاهد	٣١٠	رافيق	٣٩٠
شديد الحال	٢٢٨	رب الفلق	٢٢٣
مؤخر	٨٣٩	رب العظيم	١٢٥٣
متوفى	٥٣٩	شافي	٣٩١
مجتبى	٢٥٥		
نافع	٢٠١	شفيع	٢٦٠
نعم المولى	٢٤٤	تواب الرحيم	٦٩٨
سلام	١٣١	خير الرازيين	١٢٠٩
عالم	١٢١	خير الفاتحين	١٣٩٠
عالي	١١١	خير الماكسين	٩٤٠
عادل	١٠٥	ذوالجلال	٨٠١

اسم عظيم	اعداد	اسم عظيم	اعداد
مقط	٢٠٩	سريع	٣٢٠
مالك الملك	٢١٣	رقيب	٣١٢
مخزي	٦٥٤	رب الشرقين	٣٠٨
مبدع	٥١٦	رب الناس	٣٣٣
نادر	٢٥٥	شهيد	٣١٩
نعم النصير	٢٣١	شديد العذاب	١١٣٢
ستار	٦٦١	مظهر العجائب	١٢٥٣
معلل	١٣٠	مغير	١٢٣١
عزيز	٩٢	محدث	٢٥٢
على	١١٠	مهيمن	١٠٥
راشيد	٥١٢	منعم	١٤٠
فاطر	٢٩٠	سميع	١٤٦
فعال لما يريد	٢٤٦	مبوح	٤٦
فرد	٢٨٢	معين	١٣٠
صادق	١٩٥	عظيم	١٠٢٠
قديد	٣١٢	فالق	٢١١
قابل	١٣٣	فتاح	٢٨١
قهار	٣٠٦	صابر	٢٩٣
		قيوم	١٥٦



اسم عظم	اعداد	اسم عظم	اعداد
ذوالفضل	۱۹۲۷	غیاث التفتین	۳۶۱۲
ذوالمعارج	۱۰۵۱	غافر الذنب	۲۰۶۲
ذاکر	۹۲۱	نواب	۴۰۹
ظاہر	۱۱۰۶	خالق	۷۱۳
غفور	۱۲۸۶	خیر الراہین	۱۱۵۰
غفور الرحیم	۱۵۳۳	خافض	۱۳۸۱
غالب	۱۰۳۳	خادع	۶۷۵
شاکر	۵۲۱	ذوالرحمتہ	۱۳۸۶
ثابت	۹۰۳	زارئ	۹۱۱
خیر الوارثین	۱۵۰۸	ذوالعرش	۱۳۰۷
خیر المناصرین	۱۲۴۲	ذوعقاب	۸۷۹
خیر المنزلین	۱۰۲۸	ضار	۱۰۰۱
ذوالمنن	۸۲۷	غنی	۱۰۶۰
ذوالقوة	۱۲۲۳	غیاث	۱۵۱۱
ذوالطول	۷۸۶	غافر الذنوب	۲۷۰
ذوالانتقام	۱۲۹۸	غافر الذنب	۲۰۶۲
ذوالمغفرة	۲۲۲		
ظہیر	۱۱۱۸		
غافر	۱۲۸۱		



قلم - جب اپنا ستارہ معلوم نہ ہو - یا دوسرے شخص کا ستارہ معلوم نہ ہو - تو
 عملیات میں بظاہر فرق پڑ جاتا ہے اور یہ ایک اصولی بات ہے - یہ بات آپ کو معلوم ہو
 گی ہے کہ حرف کا تعلق ظاہر اور سیارگان سے ہے - اب ایک شخص کا ستارہ ہے
 وہ اور آپ جو عمل کر رہے ہیں اس کا تعلق ہے نفس سے تو ایسی حالت میں عمل
 کر رہے ہوں گے - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عملیات کا تعلق نجوم سے ہے - جو
 نفس علم نجوم سے ناواقف ہے وہ کبھی بھی عملیات میں کامیاب نہ ہو گا - مثلاً ایک
 شخص کا ستارہ ایک وقت میں صبح اور شرف پر ہے اور آپ کی اس سے مخالفت ہے -
 آپ آپ کا ستارہ اس وقت نوبت میں ہے - آپ اس شخص کی معطلی کے لیے عمل
 کرتے ہیں تو عمل ہرگز کام نہ لے گا - ایسے موقع پر وہ عمل برعکس کام دیں گے -
 اب ایسا عمل ہو اس کے ستارہ کی بددی کو داخل کرے وہ سارا وہ عمل جو آپ کے
 کام کے لیے ہو کر رہے اور اس کی نوبت ہو کرے - اس طرح آپ اس پر
 عمل کر سکیں گے - معطلی دشمن کا عمل جہاں کام نہ دیکھ سکتا قانون ہے کہ
 عمل سے پہلے اسباب مرض کا علاج کرنا چاہیے - اگر مرض کسی وجہ سے خارجی طور
 پر ہو رہا ہو جائے تو اسباب مرض کی موجودگی میں اس کا لوٹ آنا یقینی ہے - بس ہر
 کام کے ہونے یا نہ ہونے کے پہلے اسباب تلاش کرنا یعنی کام ہونے یا نہ ہونے کا علاج
 کرنا - بلکہ اس سبب کا علاج کرنا جس سے وہ کام ہوتا ہے - یا نہیں ہوتا - مثلاً
 جب گاڑی جا رہی ہے - گاڑی کے پیچھے کے نیچے ایک بھاری پتھر آگیا جس کے سبب
 گاڑی رک گئی - اب تم پہلوں کو نہ مارو نہ کوئی اور تدبیر کرو بلکہ گاڑی چلانے
 کے لیے تم اس پتھر کو ہٹا دو جو پیچھے کو روکے ہوئے ہے - اسی طرح ہر کام کے عمل و
 سبب معلوم کرنا ان اسباب کے معلوم ہونے پر علاج کرنے سے کامیابی ہوگی ان
 سبب میں سے ایک سبب ستارہ کا بھی معلوم کرنا ہے - صحیح ستارہ وہ ہے جس کی
 حالت میں کسی کا نقطہ قرار پاتا ہے - نقطہ بنیاد اول ہے جو لوگ صحیح ہونے کے وقت

کے ستارہ کو لیتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ پیدا ہونا ایک فصل کا نتیجہ اور اثر تھا۔ اس کے اصل فصل لیکن غلط قرار پانے کی سبب کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے۔ اس کے ایک زمانے سے پیدا ہونے کے وقت کے ستارے سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ اور غلطی کا یہ نتیجہ ہے کہ سوالات کے جوابات غلط بھی ہو جاتے ہیں۔ اور کنکلیوں حساب بھی غلط ہو جاتے ہیں۔ چاہے کوئی قابلِ نجومی ہی کیوں نہ اٹھ کرے۔ حال غلط قرار پانے کے وقت کے ستارے کو معلوم کرنا دشوار ہے۔ اس لئے اب عمل پیدائش کے وقت کے ستارے پر ہے لیکن مسلمانوں میں اس کا کوئی رواج بھی اس لئے اب عام طریقہ پر سراسر سے ستارہ بنایا جاتا ہے۔ جس کا حساب یہ ہے۔

نام ستارہ	حل	ثور	جوزا	میزان	اسد	سنبلہ	برجن	قرب	قوس	جدی	دلو	حوت
سیکس	برک	مستن	کرک	سکس	کنیا	تکا	برہنگ	دھن	مکر	کنہ	حوت	حوت
مرزخ	زہرہ	عطارد	قمر	شمس	عطارد	زہرہ	مرزخ	شمس	زحل	زحل	زحل	شمس
حرف	و	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ب	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ
ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج
خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د
ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه
د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و
ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز
و	ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح
ز	ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط
ح	ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي
ط	ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك
ي	ك	خ	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ي	ك	خ

ہے۔ اس بگ اسم محمد کو حذف کر دیں گے۔ کیونکہ وہ بجز نام نہیں۔ اب بحث طلب ہے۔ اگر ہے کہ کس طرح معلوم ہو کہ نام سے چلے اسم محمد ذاتی ہے یا تہیکی تو اس کی پہچان ہے کہ نام ہمیشہ دو اسموں سے مرکب ہوتا ہے۔ جب محمد کے اضافہ سے تین اسم ہو جائیں تو لفظ محمد زیادہ مانا جائے گا۔ مثلاً محمد احسان علی۔ یا محمد خورشید احمد احسان علی معلوم اسم کو پورا کرتا ہے۔ محمد برکت کے لیے اضافہ ہے لیکن محمد علی۔ محمد حسین۔ محمد بی۔ اسم محمد ذاتی ہے۔ برکت اور عزت کے لیے اضافہ نہیں کیونکہ جہاں محمد حذف کر دینے کے بعد صرف علی حسین اور بنی وہ جاتے ہیں۔ جو نام کے معلوم کو مکمل نہیں کرتے۔ اسی طرح قومیت۔ کیت۔ احباب۔ خطاب بھی حساب میں کبھی نہیں آتے۔ مثلاً سردار سید۔ شیخ۔ خان وغیرہ وغیرہ۔ نام کے اعداد استعمل کرنے اور سارہ بتانے میں اس کا خاص لحاظ رکھا جائے۔



بابُ العملیات

ہاں قواعد میں چند عملیات میں نے لکھ دیئے ہیں۔ مگر ناظرین کے فائدے کے لیے ضروری امور میں کامیابی کے لیے چند عمل قریب کرتا ہوں۔ بھی واضح ہے کہ آج عملیات کی کتابیں اس قدر طبع ہو چکی ہیں۔ جن کا کوئی شمار نہیں۔ چارہ یہ کہ اب میں نے شمار نقل اور عمل آپ کو نہیں گئے۔ میں نہیں کہتا کہ وہ سب عمل نقل ہے کار اور ہے اثر ہیں۔ نام حذف میں اثر ہے۔ ہر عمل میں تاثیر ہے۔ ہر نقل میں اثر ہے۔ لیکن تاوقتیکہ قواعد و ضوابط معلوم نہ ہوں سب بے اثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اکثر عمل کرتے ہیں مگر فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے ان میں سے چند مظهر اور محاذ اول قواعد وضع کر دیئے ہیں باقی گہری اور عمیق باتیں اللہ تعالیٰ دوسری جلد میں بیان کریں گا۔

پچاس روز تک روزانہ چالیس سرجہ سورہ حریف یا دھم جتنائی میں اور تاریکی میں (اول آخر ۳۳ بار سورہ حریف) اس عمل کا اثر یہ ہے کہ چار آدمی سیاہ پوش آگے کسی طریق سے طاقت کریں گے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آدمی ان کو دوست یا دشمن کہتا ہے اور دھم کا کھا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ ممکن ہوتے ہیں مگر تعداد چار نام نہیں ہوتی۔ جب ان سے طاقت ہو تو ہر قسم کے سوال کر کے جواب لے سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ان لوگوں نے غامض کو دھم بھی بتا دیا ہے اگر بالفرض دھم سے یا بے احتیالی سے عمل کراد ہو گیا ہے تو جواب میں طاقت کرنا لازمی۔ جواب کی بات یاد رکھو۔ وہ کام کی بات ہوگی۔

صغیر مغرب کے درمیان ۱۷۱۵ء ۳۴۵ مرتبہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم آسمان کے سایہ چنی لوپر چست وغیرہ نہ ہو۔ باد صحر سر بر سر ہو کر پڑھا کریں۔ چالیس دن میں فتنہ ختم ہوگی۔ اور ایسی جگہ سے نفع ہوگا کہ جہاں نگاہ بھی نہ پہنچے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے یا چالیس دن کے بعد اس عمل کے خاص اثرات ظاہر ہوں تو پھر ہمیشہ درود اس عمل کا درود کرنے والا کسی دوسرے عمل کا محتاج نہیں رہتا۔

ہی عورتوں کو ایام بار بار چارہ ہوں اور ہوتے ہوں تو اس نقش
 ہوں کہ تو یا طون مرنا یا طون بکری سے لکھ کر عورت کی نکر میں پاند میں ایام
 ۲۔

۲۴۰	۲۶۵	۲۴۲
۲۴۱	۲۶۹	۲۶۷
۲۶۶	۲۷۳	۲۶۸



اکثر احباب و اصحاب اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس کے واسطے چھتے
 دیکھیں کہ اگر کوئی مرض قاہری ہے تو اس کا علاج کسی عظیم یا طیب کی دانستہ
 کرئیں۔ اور ذیل کا عمل کریں۔ بحکم خدا اولاد ہوگی۔ تجربہ ہے۔ ترکیب یہ ہے
 دن و شہر دونوں روزہ رکھیں افطار سے ایک گھنٹہ قبل کسی قسم کی مٹھائی کے
 دانے لا کر ہر دانے پر تین تین مرتبہ یہ آیت شریف پڑھیں اور افطار اس مٹھائی
 کریں۔ یعنی ایک ایک دانہ ان و شہر کھالیں۔ بعد نماز عشا اس نقش مسطر
 منک اور دھڑان کی سیاہی بنا کر لکھیں اور روزہ میں (ایک پادکائی ہے) گھول
 دونوں دن و شہر نصف نصف پی لیں۔ جب مٹھا فکر بھی ملا لیں اور نقش کو
 طرح دھو لیں کہ کوئی حرف باقی نہ رہ جائے اور رات کو قربت کریں۔ بحکم خدا اولاد
 ہوگی۔ اگر پہلی مرتبہ اثر نہ ہو تو دوسرے ہفتہ میں پھر دونوں روزہ رکھ کر سب کام
 کریں پھر تیسرے ہفتہ میں پھر چوتھے ہفتہ میں۔ خدا چاہے تو ایک ماہ میں چار مرتبہ
 اس عمل کے کرنے سے اولاد ہوگی۔ وہ آیت شریف جو مٹھائی پر پڑھی جائے گی۔ جس
 سے افطار کیا جائے گا یہ ہے۔

اذ قالت امرأة عمران رب انی نذرت لک
 مافی بطنی محرراً فتقبل منی انک انت السميع
 العليم بحق یا هادی یا هادی

اور جو نقش سونے وقت دودھ میں گھول کر پیا جائے گا

یہ ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم			
ب	ا	س	ب
۱۹	۳۸	۳	۱۲
۱۸	۳۷	۳	۲۳
۳۳	۶	۵	۲۵

یہ ایک حمد ہے۔ ترک حیوانات کر کے باطہارت سو الاکہ مرتبہ اس
 حمد کو پڑھیں ۴۰ دن یا سو قوف نہیں۔ چھتے دنوں میں پڑھیں سو الاکہ مرتبہ پڑھنے پر
 اس کی رکوع ادا ہو جائے گی سو الاکہ قسم کرنے کے بعد روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پک
 کو اور اسی قدر شام کو پڑھا کریں۔ اب آپ عامل ہیں۔ کسی شخص کے کسی جگہ اور
 کسی قسم کا درد ہو صرف تین مرتبہ عامل کے پڑھنے اور بھگتنے سے فوراً درد سو قوف ہوگا
 چلی تک کہ درد وہ بھی رفع ہو جاتا ہے اگر مریض عامل کے سامنے نہ ہو تو اس آدمی
 کے ہاتھ پر تین دفعہ پڑھ کر بھونک دے جو آدمی مریض تک جاتا ہو اور اس سے
 کہو کہ یہ ہاتھ مریض کی درد والی جگہ پر بھی دو۔ فوراً درد سو قوف ہوگا۔ جو ان جانور

کہ جس میں تو اس عمل کا اثر ہوتا ہے۔ اور ان زکوٰۃ میں کسی قسم کا گوشت نہ
کھائیں۔ اور وہی۔ مٹی۔ کھائے ہیں اور بادلوں قبضہ رخ ہو کر روزانہ پڑھا کریں۔
جب تک ۱۲ لاکھ کی تعداد ختم ہو بہت مجرب ہے۔

کرہی یعنی قوت ماہ کے شاکی ہوں خدا چاہے تو اس طریق عمل سے بہت قوت
حاصل کریں گے۔ لیکن دنیا عالم اسباب ہے اس لیے بطریق اسباب کوئی وہ بھی
کھائیں تو مؤثر ہوگی۔ واضح ہو کہ مروج ماہ میں اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت
اس نقش کو دھڑان سے لکھ کر اس نقش کے گرد اگر دہانت پاک تحریر کرو۔

وقیل یا ارض ابلعی مانک و یاسماء اقلعی و غیض العاد
وقضی الامر

یعنی جبکہ ہو ارضی کھن شخص قرشت۔ غز۔ منطع۔ اس نقش کو موسم بار
کے اپنی کر سے باندھ لیں۔ بحکم خدا قوت سردی زیادہ ہوگی اگر کوئی خاص اثر
مطلوب نہ ہو تو تعویذ بدستور بندھا رہے اور روزانہ سوتے وقت وہ آیت شریف پڑھا
کریں۔ یعنی وقیل سے الامر تک (یعنی جبکہ پڑھنے کی ضرورت نہیں) روزانہ ایک سو
مرتبہ پڑھا کریں

۷۸۶

۴۳	۳۸	۴۶
۴۵	۴۲	۴۰
۳۹	۴۷	۴۱



جس کسی کو سرعت کی بیماری ہو۔ اور قوت اسماک قلعی نہ رہی ہو۔ انکو

یہ عمل کر اس پر یہ عمل تحریر کرو۔ اور یائیں دان کی ہڑ میں باندھ لو۔ اللہ اعلم
بغواش اسماک ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

کلما اوقدوا نار الحرب المظہا اللہ امسک ایہا الماء
لمازل من صلب۔ قلان بن قلان (نام مرضی مع والدہ)
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مؤکل



صحت شریف میں ہے کہ یہ قلم پانی کا دھیں پر کرتا ہے اس کے ساتھ ایک
نور ہوتا ہے۔ نورانی قوت نے اس قدر بہتات کے ساتھ فرشتے پیدا کئے ہیں کہ شمار
کا سوائے نورانی علم کے کوئی نہیں جانتا ایک روز بیان کرتا ہوں اس سے
کہ فرشتوں کی تعداد کا ایک چمچ خاکہ نظر آئے گا۔ جبکہ ۲۸ حروف کے جوڑ اس
ہیں کہ دنیا کی ہزاروں زبانیں لاکھوں علم۔ کہ جس کتابیں لکھی جائیں اور قیامت
آئی اپنی اپنی باتیں کرتی رہے گی اور نہ نئے الفاظ اور لغت دنیا میں ہوتے رہیں
۔ یعنی ان الفاظ حروف کے جوڑ ختم ہوں گے نہ ہو سکتے ہیں۔ نورانی برتر
نے اس قدر طاقت پیدا کئے ہیں کہ آپ کوئی نام کسی ترکیب سے نکالیں۔ اس نام
مطلوبہ ہو جائے۔ یعنی ۲۸ حروف کے جوڑ اس قدر ہیں کہ انسان ان کو ختم کرنے
مطلوبہ کرنے سے عاجز ہیں۔ مگر نورانی برتر نے ان الفاظ حروف کے جوڑوں کو
کروڑوں پر۔ اور جس قدر جوڑ ان الفاظ حروف کے ہو سکتے ہیں اتنے ہی فرشتے اللہ
کے پیدا کر دیئے ہیں (قتبارک اللہ احسن القاصین) اور لطف یہ ہے کہ ہر حرف کا
اس کے اور جب وہ مرکب ہو جائے تو اس مرکب کا فرشتہ جدا ہے۔ مثلاً اے
ہر حرف (ا) کا فرشتہ جدا ہے۔ اور پھر ٹھوڑے یعنی زید کا فرشتہ جدا ہے۔ اب

ذیہ کی جس قدر طاقت ہو سکتی ہے اس کا فرشتہ جدا ہے۔ مٹاؤ ذیہ۔ مٹاؤ۔
 ادنیٰ منزل کہ جس قدر متکبر شکلیں بنتی جائیں گی۔ ہر شکل کا فرشتہ ہوگا اور ہر طاقت
 کا فرشتہ جدا ہے اور ہر شے میں جو مفرد ہیں۔ ہر مفرد کا فرشتہ جدا ہے اور ہر
 ہر مرکب کا جملہ انسان کا موکل جدا ہے۔ اور ہر مفرد انسان کا بلکہ ہر بال اور دو گلتا ایک
 خاص فرشتے کے ماتحت ہے اور ہر فرشتہ اپنے مفروضہ کام میں ہوشیار اور مستعد ہے اور
 جس طرح وہی نظام میں علیحدہ علیحدہ مناسب و اختیارات ہیں اور سب ایک دوسرے
 کے ماتحت ہیں۔ اسی طرح فرشتے بھی گروہ در گروہ ہیں۔ اور شریعت بھی اس تقسیم
 تسلیم کرتی ہے۔ مثلاً مرائیل علیہ السلام کے سپرد قبض روح کا کام ہے۔ دوسرا کوئی
 فرشتہ قبض روح نہیں کر سکتا۔ قبض روح کا وسیع کارخانہ سو اپنے ماتحت علیہ السلام
 حضرت مرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے۔ اگر جبرئیل علیہ السلام چاہیں تو وہ قبض
 روح نہیں کر سکتے۔ اسی طرح جبرئیل علیہ السلام بھی متعلق وہی کالے جانا اور اپنے
 کو پیغام الہی پہنچانے کا کام ہے اور اسی پر تمام ملائکہ کو قیاس کر لو۔ گھنے جنگل میں
 ایک سو سو پتی اگر ہے تو وہ بھی قدرت کے تعارف میں ہے۔ اور اس پر بھی ایک
 فرشتہ صہیں ہے۔

ہر گیا ہے کہ از دین روید

وعدہ لا شریک لی گوید

درخت کی ہر پتی قدرت کا ایک وسیع کارخانہ ہے اور اس میں قدرت کی بے شمار
 کارسازیاں پھنساں ہیں۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر درخت و فریت معرفت گردگار

عملیات میں بھی سوکھوں کا وجود ایک اہم جزو بلکہ اساس عمل موکل ہی کی طاقت
 ہے۔ اصطلاح عمل میں موکل ان خاص فرشتوں کا نام ہے اور ان ملائکہ سے مراد ہے

جو نظام عالم کے نگہبان اور لوگوں کے قلوب پر متصرف ہیں اور خدائے قدوس نے ان
 کے متعلق یہ ہی کام کیا ہے۔ عالمین اور کائناتیں نے ان ملائکہ کو عین اتساہ پر تقسیم کیا
 ہے۔ قسم اول ایسیہ و قسم دوم مقربہ۔ قسم سوم علویہ۔ ہر قسم کے ملائکہ کی تعداد
 سور و رخ اور رنگ و باریاں سے بھی زیادہ ہے۔ قسم اول ایسیہ کے متعلق کوئی کار
 وہی سپرد نہیں ہے ہر وقت قہید۔ تسبیح۔ تہلیل۔ تقدیس میں معروف اور مشغول
 رہتے ہیں۔ بعض حالت قیام میں ہیں۔ بعض رکوع میں بعض سجدہ میں بعض قعود
 میں۔ ان فرشتوں کی تعداد اس قدر ہے کہ ساتویں آسمانوں میں ایک پاشت جگہ بھی
 ان سے خالی نہیں۔ قسم دوم مقربین ان کے متعلق دنیا کے اہم اور بڑے بڑے کام
 ہیں جیسے وہی کائنات۔ اوق تقسیم کرنا۔ قبض روح کرنا۔ فح و عفت دنیا۔ عزت و
 ذلت۔ کاموں کا بکھانا۔ سنبھالنا۔ قسم سوم یعنی علویہ ان کے متعلق دنیا کے چھوٹے
 چھوٹے اور معمولی کام ہیں۔ جیسے بارش برسانا۔ آسمانوں کے نامت اعمال لکھنا۔ اور
 ان کو شیاطین و ارواح قبیضہ سے محفوظ رکھنا۔ ہوا کو چلاتا بادل کو پھیلاتا اور ان ہی
 سے متعلق اعمال و احکام ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ دنیا میں شیطان اور جنات اس
 قدر ہیں کہ جب تم پڑھتے ہو تو ان کی صفوں کو چرتے ہوئے چلتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے
 تمہاری نگہبانی کے واسطے فرشتے پیدا کئے ہیں۔ یہ تمام ملائکہ قسم اول کے ہوں۔ یا
 دوم کے یا سوم کے سب پابند احکام الہی ہیں۔ یہ تا زمانہ نہیں کر سکتے۔ ان میں نفس
 کا مادہ نہیں اور نہ شیطان ان کو ہٹا سکتا ہے یہ فرشتے اپنے مفروضہ کام اور خدا کی
 فرما بزرگاری سے سر مو انحراف نہیں کر سکتے۔ اور اپنی قوت اور اپنے اختیارات سے کچھ
 نہیں کر سکتے تا وہ قلیل حکم الہی نہ ہو۔ یا اس حد تک جس حد تک خدائے قادر و
 توانا نے ان کو اختیار دیا ہے۔ عالمان علم عملیات نے جو درجہ قواعد کسی عمل یا
 اسم یا حرف بنانے کے تحریر فرماتے ہیں۔ ان سے بعض زیادہ مشکل ہیں اور بعض
 آسان چونکہ یہ کتاب مبادیات میں سے ہے اور ان اصحاب کے واسطے لکھی گئی ہے جو



اس علم سے سادہت اور واقفیت نہیں رکھتے۔ اس لیے میں نے مشکل قواعد اور قوانین کو ترک کر دیا ہے۔ اور آسان قواعد موکل بنانے کے بیان کرتا ہوں۔ قسم اول جس آیت، اسم یا عمل کا موکل بنانا ہو۔ اس کے اعداد لہجہ سے حاصل کرو۔ یہ یاد رکھو کہ صرف لہجہ سے مراد لہجہ قری ہوتی ہے (لہجہ شمس کو اٹھ کہتے ہیں) جو اعداد حاصل ہوں اس میں سے پالیس عدد کم کر کے ان اعداد کو پلٹ لو یعنی چھٹے ہزار پر سو۔ پھر دہائی۔ پھر اٹائی مثلاً ۳۲۲۵۔ دیکھو بائیں طرف چھٹے ۳ کا بند۔ ہے جس کے معنی تین ہزار کے ہیں۔ یعنی مرتبہ الف پر ہے اعداد اڑ چار کا بند۔ ہے جو مرتبہ ہات پر ہے جس کے معنی چار سو کے ہیں پھر ۵۰۰۰۔ جو مرتبہ حشرات پر ہے جس کے معنی ہیں کے ہیں پھر ۵ ہے جو مرتبہ آجاء پر ہے جس کے معنی آٹائی یعنی صرف پانچ کے ہیں اب اس کو الٹ دیا تو یہ صورت ہوتی ۵۳۳۳ اس اسی طرح آپ ان اعداد کو پلٹ لیں اور اب ان کے حرف بنائیں اور ان حروف کے بعد میں جملہ آئیل بڑھالیں جس = ہی اسم موکل ہے۔ مثلاً سلطان کا موکل بنانا ہے تو سلطان کے عدد لہجہ سے ایک سو پچاس ہونے اس میں سے پالیس عدد قانون کے کم کئے باقی رہے ایک سو آٹھ اب ان اعداد کو پلٹا۔ ۸۰۱ ہونے ان کے حروف بنائے الف اور فضا ہونے۔ ان حروف کے آگے آئیل بڑھایا تو ہوا۔ ضائیل جس سلطان کا موکل ضائیل ہے۔ لیکن عالمین نے اس میں ترمیم کی ہے ان کا قول ہے کہ اعداد کو نہ پلٹا جائے بلکہ جو عدد حاصل ہوں ان میں سے پالیس عدد کم کر کے ان کے حروف بنائیں اور حروف کو پلٹ دیں اس طرح سلطان کے عدد بعد افراج پالیس۔ ایک سو آٹھ ہونے تھے ان کے حروف بنے۔ ح۔ ق۔ ان حروف کو پلٹا تو ہونے۔ ق۔ ح۔ جملہ آئیل بڑھایا تو موکل بنا قاضیل۔ اب معلوم کرو کہ اگر اعداد ایسے ہیں جن میں سے پالیس عدد قانون کے کم نہیں ہوتے تو ایسے حالات میں اعداد کو اسی طرح پہنچے دیں۔ مثلاً احد کے عدد تیرہ ہیں۔ تیرہ میں سے پالیس عدد خارج نہیں ہو سکتے تو ان کا ہی موکل بناؤ۔ کل عدد

تیرہ ان کو پلٹا ۳۱ حرف بنے۔ الف۔ ل۔ موکل بنا الفیل۔ اگر کوئی نام ایسا ہے کہ جس کے عدد جتنائیں عدد خارج کر کے صرف ایک بچتا ہے۔ لہذا اس کا موکل بنا الفیل۔ یہ بھی واضح ہو کہ جب عدد ایسا باقی رہے جو اعداد تک ہو تو اس کو پلٹا نہ جانے گا کیونکہ اعداد پلٹنے سے بھی اعداد ہی رہتا ہے۔ مجھے ایسے ہے کہ اس تصریح اور توضیح سے اب کوئی بات ایسی باقی نہ رہی ہوگی جس میں آپ لکھیں۔ ہاں یہ یاد رکھتے کہ میں ہر جگہ مختلف قوانین بیان کرتا ہوں اور کروں گا۔ مثلاً اسی قاعدہ ہلا میں ۵۰ قاعدے بیان کئے حرف یا اعداد لکھیں۔ اب آپ حیران ہوں گے کہ ہم کس پر عمل کریں ایسے مواقع پر یہ بات یاد رکھتے کہ قاعدے دونوں یکساں ہیں۔ آپ مختار ہیں جس قاعدے پر آپ کی دانستہ کو آپ اس قاعدہ کو استعمال کریں۔ اور ثبوت اس کا یہ ہے کہ اہل اسلام کے نزدیک چار لہجے صحیح۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی ہیں۔ جس کا جس مذہب کی طرف رجحان ہو اس پر عمل کرے۔ اور دوسرے شرح چاروں طریق جائز ہیں۔ اس طرح تصوف میں بے شمار فرقے ہیں۔ چشتی۔ قادری۔ نقشبندی۔ سہروردی۔ صوفی۔ نقاتی وغیرہ وغیرہ۔ آپ کو اختیار ہے جس میں چاہیں بیعت ہوں۔ ہر جگہ عقلیت بھی تصوف کا ایک شعبہ ہے۔ اس لیے آپ کو اختیار ہے کہ جس قول پر آپ کا اختیار ہو۔ اس قول پر عمل کریں دانستہ اور قانون سب یکساں ہیں۔

قاعدہ دوم۔ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس کے اعداد لہجہ قری سے حاصل کرو جو اعداد حاصل ہوں ان اعداد کو دو گنا کر کے مشکوں کر لو۔ اور پھر حرف بنا کر اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کرو۔ نام موکل پیدا ہوگا۔ مثلاً سلطان کے عدد ایک سو پچاس ہیں۔ ان کو دو گنا کیا تو تین سو ہونے۔ اس میں سے پالیس کم کئے تو باقی ۵۰ سو اٹھاون۔ ان اعداد کو مشکوں یعنی الٹا کیا تو یہ صورت ہو گئی ۸۵۳ اس کے حرف بنے۔ ب۔ ن۔ فس۔ اس کے آگے جملہ آئیل بڑھایا تو موکل بنا بنضائیل۔

قاعدہ سوم۔ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس کے اعداد لہجہ قری سے حاصل کرو۔ جو

اعداد حاصل ہوں ان اعداد کو دوگنا کرے اس میں سے چالیس عدد مہیا کر کے اس کے
حروف بنائے۔ ان حروف کو منکوس کر کے جملہ آئیل بڑھا دو نام موکل پیدا ہوگا۔ مثلاً
سلطان کے عدد ایک سو پچاس ہونے اس کو دوگنا کیا تین سو ہونے اس میں سے
چالیس عدد مہیا کئے باقی دو سو اٹھاون ہونے۔ اس کے حرف بنے۔ ر۔ ن۔ ز۔
اب ان حروف کو منکوس کیا۔ یہ صورت ہوئی۔ ر۔ ن۔ ز۔ ج۔ جملہ آئیل زیادہ کیا۔
نام کوکل رہا آئیل۔

قاعدہ چہارم۔ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس اسم کے ہر حرف کے اعداد بنا کر اس
کو منکوس کرتے جاؤ اور ایک سطر میں پکھاتے جاؤ۔ جب تمام حروف ختم ہو جائیں تو
تمام حروف کو خالص کر کے اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کر دو۔ اسم کا موکل پیدا ہوگا۔
اس قاعدہ میں چالیس عدد مہیا نہیں کئے جاتے مثلاً سلطان کا موکل بنانا ہے تو پہلا
حرف اسم سلطان میں س ہے جس کے عدد ساٹھ ہیں۔ اس کو دوگنا کیا ایک سو بیس
ہونے۔ اس کے حرف ہونے ک۔ ق۔ ان حروف کو منکوس کیا تو ق۔ ک۔ ہوا۔
س کے بعد لام ہے۔ لام کے عدد تیس کو دوگنا کیا ساٹھ۔ اس کا حرف سین (س) ہوا
ل کے بعد ط (ط) ہے اس کے عدد نو ہیں نو کو دوگنا کیا اٹھارہ ہونے اس کے حرف بنے
ی۔ ی۔ اس کو منکوس کیا۔ ی۔ ر۔ ہوا (ق)۔ ک۔ س۔ ی۔ ر۔ ط کے بعد
الف ہے اس کا عدد ایک ہے۔ اس کو دوگنا کیا دو ہونے اس کا حرف بنا (ب) الف
کے بعد نون (ن) ہے۔ نون کے عدد پچاس ہونے۔ پچاس کو دوگنا کیا تو سو ہونے۔
اس کا حرف بنا قاف (ق) اب سلطان سے اس قدر حروف پیدا ہوئے (ق)۔ ک۔ س۔
ی۔ ر۔ ب۔ (ق) ان کو خالص کیا تو یہ حرف بنے۔ ق۔ ک۔ س۔ ی۔ ر۔ ب۔
ان حروف کو مرکب کیا۔ نکسیب۔ اس کے آگے جملہ آئیل بڑھایا تو نام موکل بنا
نکسیبائیل

قسم چہارم۔ جس اسم کا موکل بنانا ہے اس اسم کو بسط مسلم کر دو۔ اور ایک سطر

بنی بجا کر۔ صدر مؤخر کر دو۔ صدر مؤخر کی تشریح اسی کتاب میں کسی دوسری جگہ کر دی
گئی ہے۔ صدر مؤخر کرنے سے تمام حروف گردش کر جاتے ہیں۔ پھر چار چار حروف کو
مرکب کر کے ان کے آگے جملہ آئیل زیادہ کرتے جاؤ۔ یہ تمام موکل اس اسم کے ہوں
گے۔ اگر آخر میں ایک یا دو یا تین حروف رہ جائیں تو سطر کے اوپر حروف میں سے حسب
مروارت حروف لے کر اسے بھی چار حرفی بنالیں۔

بعض محققین اور عالمین نے سوکھت کی تین قسمیں بیان کی ہیں قسم اول موکل
ترکیبی۔ قسم دوم موکل مجرد۔ قسم سوم موکل روحانی ان سب سے ہر قسم کے موکل
بنانے کی ترکیب درج آئیل ہے۔

قسم اول۔ موکل ترکیبی بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم کو موکل بنانا ہو اس اسم کا
اول حرف اول لکھو اس کے بعد اس حرف کا بارہواں حرف لکھو۔ یعنی ابجد کے
سطح میں اس حرف سے جو بارہواں حرف ہو وہ لکھو۔ اس کے بعد حرف اول سے
دوسراں حرف ہو وہ لکھو۔ اب یہ تین حرف ہونے ان ہر حرف کو مرکب کر کے
اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کر دو اس قسم کا نام موکل ترکیبی ہے۔ مثلاً اسم اعظم اللہ
کا موکل ترکیبی بنانا ہے۔ اسم اعظم اللہ میں پہلا حرف اللہ ہے اور الف سے ابجد میں
بارہواں حرف لام ہے۔ لہذا لام کے بعد یا (ی) لکھو ہر حرف پیدا ہونے۔ ا۔ ل۔
ی۔ اس کو مرکب کیا۔ الی۔ بنا۔ اس کے آگے آئیل بڑھایا تو الیائیل ہوا۔ لہذا اللہ
کا موکل ترکیبی الیائیل ہے۔ لیکن ایک صاحب نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا کہ
حرف دوم جو پیدا کیا جائے یعنی دسواں حرف ابجد کا۔ وہ شمار اول سے نہ ہوگا۔ بلکہ
حرف دوم سے ہوگا۔ یعنی حرف دوم کا دسواں حرف اور خود مجھے بھی اس سے اتفاق ہے
بلکہ میں قول اول پر قول دوم کو ترجیح دیتا ہوں۔ یعنی لام (ل) سے دسواں حرف شین
(ش) ہے۔ لہذا موکل ترکیبی اللہ کا الشائیل ہوا میں نے دونوں قول نقل کر دیئے۔
اب کو جو طریق پسند ہو وہ ہی اختیار کریں دونوں طریق صحیح ہیں۔

لہذا اس میں لکھا۔ اب دو حروف (ا۔ و) کے اعداد چھ ہونے چھ عدد لہجہ میں واؤ کے ہیں
 لہذا اللہ کا مومل عنصری آتش و سائل ہوا۔
 قاعدہ سوم۔ ایسا اسم جس میں استطاق سے مومل عنصری آتش پیدا کیا گیا ہے۔ مثلاً
 اسم اعظم مذل۔ اس میں دو حرف م۔ اور ذال آتش ہیں اور حرف لام (ل) خاکی ہے۔
 حروف آتش کے عدد لہجہ سات سو چالیس ہونے جس کا استطاق در استطاق کیا گیا۔ یعنی
 ۲۰۸۔ اس کا حرف بے (اب) پیدا ہوا۔ لہذا اسم اعظم مذل سے یہ حرف پیدا ہوئے۔
 ب۔ ل۔ جہد آتیل۔ (زیادہ کیا۔ بلا تیل ہوا۔ لہذا اسم اعظم مذل کا مومل عنصری۔
 بلا تیل ہوا۔ بس اسی طرح ہر عنصر کے واسطے عمل کرو۔ اگر میں تمام عناصر کی ترکیب
 لکھوں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ اہل دانش کے لیے تو ایک جتن ہی کافی ہے اور
 اس قدر تصریح سے تو ہر شخص قاعدہ حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ایک بات ابھی باقی
 رہاں وہ گئی۔ اب جس عنصر کا مومل کسی اسم سے بنانا چاہتے ہیں۔ مگر اس اسم میں
 اس عنصر کا حرف ہی نہیں ہے۔ مثلاً کسی عمل یا اسم کا مومل عنصری آتش ہی کہ بنانا
 ہے۔ لیکن اس عمل یا اسم میں کوئی حرف آتش نہیں ہے تو پھر کیا کریں۔ اس کا
 جواب یہ ہے کہ اگر اس عنصر کا حرف نہیں ہے تو پھر اس عنصر کا دوست عنصر لے کر
 اس سے عمل کرو۔ مثلاً اگر تم مومل عنصری آتش بنانا چاہتے ہو۔ اور اس اسم میں
 آتش حروف نہیں ہیں۔ تو آتش کے دوست خاک کے حروف لے کر یہ ہی عمل کرو۔
 عناصر کی دوستی اور دشمنی اس کتاب میں آپ کو اپنے موقع پر ملے گی۔ مثلاً ہم کو اسم
 بدوح۔ کا مومل عنصری آتش بنانا ہے لیکن اس میں یعنی اسم بدوح میں کوئی حرف
 آتش نہیں ہے۔ بدوح میں حرف بے (اب) باوی ہے۔
 حرف ادا باوی ہے۔ حرف حا (ح) خاکی ہے۔ اب خاک کے حرف بدوح میں دو برآمد
 ہوئے یعنی وال۔ حا۔ ز۔ ح۔ اور دو حرف باوی ہیں۔ بے (اب) اور واؤ (وا) لہذا حرف
 خاکی کو چھوڑ کر حروف باوی کے اعداد آٹھ ہونے۔ (اب۔ واؤ۔ ۲۔ ۶۔ ۸۔ اس کا



حرف بنا۔ حا۔ ح۔ اب حروف خاکی کے دونوں حرفوں کی میزان بارہ ہوتی (د۔ ح۔ ۴)
 ۱۔ لہذا اس کا استطاق کیا تو ۲۔ ۱۔ ۳ یعنی تین کا عدد برآمد ہوا جس کا لہجہ سے
 حرف بنا جیم۔ (ج) اب بدوح سے دو حرف پیدا ہوئے۔ ج۔ ح۔ اس کا مرکب کیا
 ح۔ بنا۔ اس کے آگے آتیل بڑھایا تو اسم کا مومل عنصری آتش ہوا۔ بتائیں۔ اسی طرح ہر
 عنصر سے مومل بنانے کا قاعدہ ہے۔ اور اہل دانش ہر عنصر کا مومل بنا سکیں گے۔
 اب ایک نوٹ اور بھی باقی رہا۔ کوئی اسم ایسا ہے کہ جس میں وہ عنصر نہیں ہے۔
 اس کا ہمیں بنانا ہے (تو ایسی جگہ ہم اس کے دوست یعنی موافق عنصر سے کام لیں
 گے۔ اب اتفاقاً آپ کو کسی عمل میں دوست عنصر بھی ملے تو کیا کریں۔ اس کے
 متعلق گزارش ہے کہ نہ اس کے متحدہ ناموں میں سے کوئی ایسا نام تلاش کریں جس کا
 ہر اسم وہ عنصر ہو جس عنصر کا مومل بنانا ہے۔ اس اسم کو اس عمل میں چھپے لگاؤ اور
 اگر اسم ہے تو اسم سے قبل اس اسم اعظم کو لکھاؤ۔
 قاعدہ۔ بعض مساجد نے ان تمام عقیدوں کو طے کرتے ہوئے مومل بنانے کا یہ عام
 قلم اور آستان قاعدہ بیان کیا ہے کہ کسی اسم یا عمل کا مومل بنانا ہو تو اس اسم یا
 عمل کا ہر اسم لے کر اس کے آگے جہد آتیل بڑھاؤ۔ پس یہ ہی اس عمل یا اسم کا
 مومل ہے۔ مثلاً جہد کا مومل بائیں۔ جہد کا عاتیل۔ قل ہو اللہ شریف۔ عاتیل۔
 میں مومل بنانے کے بعد قواعد بیان کر چکا ہوں۔ جو اس کتاب کی شان کے
 مطابق تھے۔ تاکہ یہ کتاب علم ہر کے مہدویات پر بھی گئی ہے لہذا اس کتاب میں
 تمام مسائل دی ہیں جو مہدویات سے تعلق رکھتے ہیں عمیق اور باریک مسائل کو جس
 قدر انداز کر دیا ہے۔ مومل بنانے کے ابھی بعد قواعد اور بھی ہیں۔ جن میں
 بعض مجھے معلوم ہیں لیکن وہ نہایت تفصیل چاہتے تھے اور کتاب کا دامن کو تھام
 لے لے میں نے انہیں ترک کر دیا۔ لیکن اساتذہ کی کتب میں بعض مومل ایسے بھی
 لکھے گئے ہیں۔ جو میری نگاہ سے بھی بالا تر تھے۔ اور باوجود کوشش کے میں ان کو

مل کر سا۔ اگر کسی صاحب کو اور قاعدہ یا قواعد معلوم ہوں تو وہ اپنے محقق کر
 موکل پر عمل کریں۔ یعنی اپنا موکل بنا کر کام لیں۔ لیکن ایک بات غلطان میں لاتی
 ہے کہ موکل بنانے کی چند ترکیبیں بیان کر دیں۔ لیکن یہ نہ بتایا کہ کون سا موکل
 کس جگہ کام دیتا ہے۔ آیا یہ تمام طریقے صحیح ہیں اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے
 جس طریق پر دل چاہے موکل بنا کر وہ کام آئے گا یا تقسیم کار ہے کہ فلاں قاعدہ سے
 بنا ہوا موکل فلاں جگہ کام دے گا۔ اگر ایسا نہیں ہے بلکہ بعض موکل کمزور بعض قوی
 ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور مریع کون ہے۔ مختصر یہ کہ بتایا جائے کہ
 کس سے کہاں کام لیا جائے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جو قدرتی طور پر ہر دل میں پیدا ہوگا
 ۔ لیکن جہاں تک میری معلومات اور تحقیقات کا اثر ہے۔ میں نے آج تک کسی
 کتاب میں یہ بحث نہیں دیکھی اور میں خود مدت تک قصہ میں پھنسا رہا اور صحیح یہ ہے
 کہ اب تک پھنسا ہوں اور باوجود کوشش کے تا اندہ نہ چھٹا۔ میں خود جس قاعدہ کا
 پابند ہوں وہ بالکل سیدھا سادہ ہے جس کو ابتدا میں بیان کر آیا ہوں۔ میں زیادہ تر
 موکل اسی قاعدہ سے بناتا ہوں کہ جس اسم یا عمل کا موکل مجھے بنانا ہوتا ہے اس کے
 اعداد نکال کر اور حرف یا حرف بنا کر اس کے آگے جملہ آئیل زیادہ کر دیں اور ایسی
 عدد خارج کر نیچے بعد اس کے علاوہ جو میری تحقیق تھی اور اس میں جو آسان قاعدے
 تھے کہہ چکا۔ یہ تمام قواعد صحیح ہیں اور معمول ہیں۔ تب کو جس عمل یا اسم کا
 موکل بنانا ہو تو ان چند قواعد میں سے کسی ایک قاعدے سے موکل بنائیں۔ بہکم خدا
 وہ موکل کام دے گا۔ اور یہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ تب کسی قاعدے اور کسی
 قانون سے کوئی موکل پیدا کریں۔ اس نام کا موکل موجود ہے علاوہ اس قاعدے کے
 آپ دیکھ کر کسی جملہ میں آئیل زیادہ کریں وہ اس کا موکل ہوگا۔

اب ایک اور بحث خود طلب میں شروع کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ تب
 سوائے اس کتب اردان لطیف کے کسی اور کتب میں یہ بحث نہ دیکھیں گے۔ دیکھنے کے



ہم کام اور مقاصد یکساں نہیں ہیں۔ مگر ہر کام کے ہونے یا نہ ہونے کی وجہ خاص
 ہوتی ہے۔ دنیا عالم اسباب ہے اور بے سبب کوئی کام نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی
 کام کے ہونے یا نہ ہونے کے اسباب ظاہر ہوتے ہیں اور بعض اوقات وہ اسباب پوشیدہ
 ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بعض وقت ہم عمل سے کامیاب ہو جاتے ہیں اور
 بعض وقت نہیں ہوتے۔ جب اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں تو ہم طریق عمل میں غلطی کر
 جاتے ہیں اور عمل کا اثر مطلوبہ نہ جاتا ہے مثلاً زید ہمارا دشمن ہے ہم نے اسے سکر
 کرنے کا عمل پڑھا اور اس سے کامیاب ہوئے۔ زید نے دشمنی ترک کر دی اور دوست
 ہو گیا۔ لیکن بعض وقت ایسی دشمنی کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں مثلاً زید بظاہر ہمارا
 دشمن ہے۔ مگر حقیقتاً زید خود دشمن نہیں۔ بلکہ بکر زید کو بہکا رہا ہے اور بکر کے
 شکانے سے زید دشمن بنا ہوا ہے۔ اگر بکر زید کو نہ بہکائے تو وہ دشمن نہ ہو۔ مگر بکر
 کی بدعت ہم سے پوشیدہ ہے۔ ہم زید کے واسطے عمل کرتے ہیں اور اثر نہیں ہوتا۔
 کیونکہ اس دشمنی میں اصل دشمن بکر ہے نہ زید ہم کو عمل بکر کے نام سے کرنا چاہئے
 تھا۔ مگر ہم نے وہ پوشیدہ تھا اور ہم ناواقف تھے۔ اس لیے عمل نے اثر نہیں کیا۔ اسی
 طرح بعض کاموں میں چند اور چند سلسلہ اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں اور جس قدر اسباب
 لگے ہوئے ہوں گے اسی قدر عملیات میں ترقی کی ضرورت ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات
 ہے کہ جب ایک ذات ایک کی حالت سے زیادہ ہے تو ضرورت ہے کہ دوسرا آدمی
 اس حالت کے لیے بلایا جائے اسی طرح جب کسی کام میں چند اور چند رکاوٹیں ہوتی
 ہیں تو صرف موکل کام نہیں رہتا بلکہ دوسری امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ موکل کی سزا
 آت اس کام کی رکاوٹ کو دور نہیں کر سکتی۔ موکل کے علاوہ دوسری امداد کا کام
 اصطلاح عمل میں احوال ہے۔ احوال بنانے کا طریق بھی مثل موکل کے ہے۔ صرف
 فرق سا فرق ہے جس کو آگے چل کر بیان کر دینگے یہ بات واضح کرنے کی ضرورت
 ہے کہ احوال ہر جگہ اور ہر عمل میں نہیں ہوتا۔ بلکہ جس کسی کام میں چھو گئیں وہ

رکاو نہیں زیادہ ہوتی ہیں اس بگ موکل اور احوان دونوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً
میں ایک بگ شادی کرنا ہے لیکن اہلن کے گھر والے مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر
صرف ایک شخص کی وجہ سے شادی میں رکاوٹ ہے تو صرف عمل مع موکل کے کام
دے گا اور اگر گھر کے چند لوگ مخالفت کر رہے ہیں اور سدا راہ بن رہے ہیں اور
شادی میں کئی ایک پیچیدگیاں ہیں تو وہاں احوان کی ضرورت ہوگی صرف موکل
کام نہ دے گا یا اسی قسم کے دنیا کے اور کام جس میں چند در چند رکاوٹیں ہوں وہاں
احوان سے کام کیا جاتا ہے اب احوان بنانے کے چند طریقے ہیں۔ لیکن پہلے یہ معلوم
کر لو کہ جس طرح موکل جملہ آئیل بنانے سے بنتا ہے۔ اسی طرح احوان جملہ یوش
آگے بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً کسی اسم کے کسی طریق سے ج۔ ی۔ پیدا ہونے تو
آئیل لگانے سے موکل بنا۔ حیائیل جب احوان بنانا ہوگا تو یوش بڑھائیں گے۔
مثلاً حیوش۔ جبرائیل جبروش۔ میکائیل سے میکوش۔ احوان اصطلاح عالمین میں ان
پوشیدہ استیوں کے نام ہیں جو ملائکہ کے بجز درجہ کے ہیں اور موکلوں کے زیر دست
کام کرتے ہیں۔ احوان میں موکل سے قوت کم ہوتی ہے لیکن جب کسی عمل میں
موکل اور احوان دونوں ہوں تو اس عمل کی طاقت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

قسم دوم۔ جب کسی اسم یا عمل سے آپ نے کسی طریق سے چند حروف پیدا کئے تو
دونوں حروف میں سے ابتدائی حروف سے موکل اور دوسرے حرف سے احوان بنانا۔
اگر حروف مستخرج صرف دو ہیں تو پہلے حرف سے موکل اور دوسرے حرف سے احوان
بنانا۔ اگر حرف مستخرج چار ہیں۔ تو پہلے دو حروف سے موکل اور دوسرے دو حروف
سے احوان بنانا۔ مثلاً کسی اسم یا عمل سے آپ نے دو حرف پیدا کئے۔ م۔ سو تو موکل
مائیل بنا اور احوان دیوش بنا۔ دقس علی ہذا۔

قسم سوم۔ موکل کے اسم کو پلٹ کر جملہ یوش آگے بڑھاؤ (آئیل) کے علاوہ (نام
احوان پیدا ہوگا۔ مثلاً نام موکل اسرائیل ہے اس میں سے جملہ آئیل جدا کیا۔ باقی رہا

ہر (ا۔ س۔) اب ان حروف کو پلٹا تو رہا ہوا (ار۔ س۔) اس کے آگے جملہ یوش
بڑھایا رہا یوش ہوا۔ پس موکل اسرائیل کارسایوش ہے۔

قسم چہارم۔ کوئی عمل ایسا ہے کہ اس میں موکل۔ احوان۔ خلیفہ یعنی ہر
حالتوں کی ضرورت ہے تو ایک بزرگ سے یہ ترکیب ملی۔ کہ اس اسم کا صدر موخر کرو
اور جملہ آئیل زیادہ کر۔ تو موکل بن گیا۔ اب اسم موکل کو صدر موخر کرو (علاوہ آئیل
کے) اس کے آگے جملہ یوش بڑھاؤ تو اسم احوان پیدا ہوا۔ اب اسم احوان کو صدر
موخر کرو (علاوہ یوش کے) اور اس کے آگے جملہ طیش بڑھاؤ تو اسم خلیفہ پیدا ہوگا۔
مثلاً سلطان کا موکل بنانا ہے تو اسم سلطان کو معز کیا۔ س۔ ل۔ ط۔ ا۔ ن۔ اب
اسے صدر موخر کیا تو یہ صورت ہوئی۔ س۔ ل۔ ا۔ ط۔ ان حروف کو مرکب
کر کے آگے جملہ آئیل زیادہ کیا تو موکل یہ بنا لسا طائیل۔ اب پھر ان حروف کو صدر
موخر کیا تو یہ صورت ہوئی۔ ط۔ ن۔ ل۔ س۔ ا۔ اب اسے مرکب کر کے جملہ
یوش بڑھایا تو اسم احوان پیدا ہوا۔ جس کی صورت یہ ہوئی۔ طنلسا یوش اب ان
حروف کو پھر موخر کیا تو یہ صورت ہوئی۔ ا۔ ط۔ س۔ ن۔ ل۔ ان حروف کو مرکب
کر کے جملہ طیش آگے بڑھایا۔ تو یہ صورت ہوئی۔ اطلطیش۔ یہ اسم خلیفہ ہوا (چونکہ
خلیفہ کی بحث اب تک نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے اس کا ذکر اور تعریف آگے آتی ہے۔
ارواح طہر طبع اول میں اس بگ طلسی تھی جس کی صحت بیان کر دی گئی ہے اور یہ
یہی ہے۔

صفحات بالا میں میں نے مثال کے طور پر جن اسموں کے اعداد حاصل کئے ہیں وہ
لجبہ سے حاصل کر کے پیش کئے ہیں۔ لیکن یہ نکتہ یاد رکھئے کہ جب موکل جمالی بنانا
ہو تو لجبہ سے موکل بنائے جس عمل یا اسم کے موکل آپ لجبہ کے حساب سے بنائیں
گے تو جمالی ہوگا۔ جہاں تک میں نے موکل کے مسئلہ کو کسی قدر وضاحت سے بیان
کر دیا اور مجھے امید ہے کہ ناظرین اس تفصیل سے موکل کے مسئلہ کو حل کر سکیں

جسے باقی علم کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہ طریق ہیں جن سے ضروری مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔

اب یہ معلوم کر دو کہ میں نے بطور بالا میں بیان کیا ہے کہ جب کوئی بوجھ یا وزن ایک آدمی کے اٹھانے کا ہے تو اس کے لیے ایک آدمی کی ضرورت ہے۔ اور عملیات میں اسے موکل کہتے ہیں۔ لیکن جب وزن ایک آدمی کی طاقت سے زیادہ ہے تو اب دوسرے آدمی کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس طرح عملیات سے متعلق کام بعض ایسے ہیں کہ جو صرف موکل سے پورے ہوتے ہیں۔ بعض جو مشکل ہیں ان میں احوان کی ضرورت ہے اور اس کا بیان اوپر گزر گیا۔ لیکن جب کام بہت ہی سخت ہو تو اس میں عمل کے اور قوی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اصطلاح عمل میں اسے خلیفہ کہا جاتا ہے اور اس کا تحقق جنات سے ہوتا ہے۔ موکل اور احوان تو اس قسم طائر ہیں۔ اور خلیفہ اس قسم جن ہے اور خلیفہ کا نام جملہ طیش لگانے سے بن جاتا ہے۔ یعنی اگر صرف مستزید کے آگے جملہ آئیل زیادہ کیا تو اسم خلیفہ بنتا۔ یہ تمام قواعد و تفصیل سے میں صفحات گوشت میں بیان کر چکا ہوں۔ اس لیے یہاں امداد کی ضرورت نہیں۔ جن جن طریقوں سے احوان بنتا ہے ان ہی طریق سے اسم خلیفہ بنتا ہے۔ اس لیے اس قدر یاد رکھو کہ طیش بڑھانے سے نام خلیفہ پیدا ہوگا۔ کمالا یحییٰ علی الطبع السلیم۔

قاعدہ۔ موکل تو ہر عمل میں ہوتا ہے۔ خواہ وہ معمولی سے معمولی کام کے لیے کیا جائے۔ مگر احوان و خلیفہ کی ہر عمل میں ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ کام کی اہمیت اور نوعیت پر موقوف ہے اور اس ضرورت کو عامل ہی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ عملیات میں کمال نہیں بلکہ اہتمامی دانش اور اہم کا تقاضا ہے۔ غور کرو آپ کو کوئی شے پکانا ہے تو اس کھانے کی نوعیت اور کیفیت کا اندازہ ہے آپ سب اشیاء اندازے سے ڈالیں گے اگر کوئی شے اندازے سے کم و بیش ہوگی تو وہ شے ناقص ہوگی۔ مثلاً تکراری

اندازہ سے نیک ڈالنا ہوگا۔ اگر آپ اندازہ سے کم ڈالیں گے۔ تب وہ تکراری ناقص ہوگی۔ اگر اندازہ سے زیادہ ڈالیں گے تب ناقص ہوگی۔ دنیا کی ہر شے کا ایک اندازہ ہے جب کوئی شے اپنے اندازہ کے موافق ہوگی۔ صحیح ہوگی۔ جب اپنے اندازے سے کم و بیش ہوگی بیکار ہوگی اس قانون سے دنیا کی کوئی شے باہر نہیں ہے۔ آپ ہر شے میں ایک اندازہ پائیں گے۔ میں بعض اصحاب کے واسطے عمل کرتا ہوں۔ لیکن ناکام ہوتا ہوں۔ ہمارے ایک عمل تجرب ہوتا ہے۔ میں اس کا عامل ہوں۔ وہ عمل کبھی خطا کرنے والا نہ تھا۔ مگر وہ خطا اور بے اثر ہوا۔ آخر کیوں؟ میں اس بے اثری کی یہ ہی وجہ ہوتی ہے کہ مجھے اس کا اندازہ معلوم نہ ہو سکا یا میں نے سمجھنے میں غلطی کی۔ میں نے بے اثر ہوا۔ آپ غیب کریں گے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جس میں کہیں سے کہیں تک گرفت ہی نہیں ہو سکتی جب کسی عمل نے اثر نہیں کیا تو یہ جواب ہے کہ اندازہ غلط ہوگا۔ کہ یہ ایک کھل قانون ہے۔ سنو۔ کھل قانون نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت عمل یہی قانون ہے۔ ایک نوبی کھانا پکا رہا ہے مگر بار بار دھکا اٹھا کر دیکھتا جاتا ہے۔ اب کسی قدر آٹھ کی ضرورت ہے۔ اگر پکانے والا ہوشیار ہے۔ تو وہ آٹھ اور پانی کی مقدار دیکھتا رہے گا جب کھانا اندازے پر آجائے گا۔ وہ آٹھ بند کر دیگا مگر آٹھ کم ہوگی کھانا پکا رہے گا۔ اگر زیادہ ہوگی تو جل جائے گا۔ اس لیے بار بار دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اب میں آپ کو خاص قاعدہ بتاتا ہوں۔ آپ کسی عمل کو یا موکل یا میں۔ وہ کام ہو جائے گا۔ جس کے لیے عمل کیا ہے۔ اب عمل ختم ہوا اور کام نہ ہوا تو معلوم کر لو کہ آٹھ کم ہے۔ اب اس میں احوان زیادہ کرو۔ احوان کیا ہے جو مجھے میں زیادہ نکلیاں رکھ کر آٹھ کو تیز کرتا ہے۔ اب موکل اور احوان کی مدد سے بھی عمل نے اثر نہ کیا تو اسم خلیفہ سے تیز کر دیا اب آگ کے شعلے بھونکنے لگے اور عمل کی اہتمامی قوت ہے۔ اور اس سے ہے کہ اب عمل بے اثر نہیں ہوگا۔ اگر اب عمل اثر نہ کرے تو حکم خدا ہی نہیں۔ اور خدا کی قوت سب پر غالب ہے۔ قرآن

یاک میں اعلان کر دیا گیا ہے واللہ غالب علی امرہ ولكن اکثر الناس لا یعلمون یعنی اللہ اپنے حکم پر غالب ہے (اللہ کا حکم غالب ہے) لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے اور یہ ہی فرق ہے عمل اور وعید میں یہ ثلث یاد رکھو کہ عمل اور وعید میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ وعید بے قاعدہ کام کا نام ہے اور عمل قاعدہ کام کا نام ہے۔ اور یہ قانون شریعت نے بھی تسلیم کیا ہے اور حکومت نے بھی۔ آپ کو غلط پڑھنا ہے تو جب تک اس کے تمام قوانین کی تعمیل آپ نہ کریں گے غلط نہ ہوگی۔ عہدت و عہد نیت۔ قبل رخ ہونا۔ رکوع۔ سجدہ۔ قعدہ۔ سلام۔ یہ سب قوانین غلط ہیں۔ اسی طرح حکومت کا قانون ہے۔ آپ نے باقاعدہ کورٹ فیس ادا کی اپنا وکیل کیا۔ اس نے باقاعدہ عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور قانون کے اندر سب امور کی تکمیل کی تو اب عدالت ضرور آپ کی شکایت سنے گی۔ اسی طرح عمل میں زکوٰۃ ایک کورٹ فیس ہے اور موکل جہارا وکیل ہے۔ لیکن آپ نے تجربہ کیا ہوگا۔ یا سنا ہوگا۔ کہ جب معاملہ اہم ہوتا ہے تو وہ وکیل کر لیے جاتے ہیں اور جب (یا وہ اہم ہوتا ہے تو وہ وکیل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح زاید و کلا کا نام احوان اور خلیفہ ہے۔

جب آپ باقاعدہ کسی عمل کو کریں گے تو ضرور سنوائی ہوگی۔ اب یہ عدالت کو اختیار ہے کہ فیصلہ موافق کرے یا مخالف مگر فیصلہ عدالت ضرور دے گی۔ اسی طرح باقاعدہ کسی عمل کو کریں گے تو ضرور سنوائی ہوگی۔ اسی طرح باقاعدہ عمل کبھی ہے اثر نہیں ہوتا موافق یا مخالف یہ خدا کا اختیار ہے یہ بھی واضح رہے کہ وعید ثواب آخرت کے لیے مخصوص ہے۔ اگر دینی نفع پہنچے تو وہ فرد غافل ہے۔ اسی طرح عمل دینی امور کے لیے مخصوص ہے اور ثواب آخرت مرفوع ہے اور یہ ہی فرق ہے۔ عمل اور وعید میں بعض علماء کا قول ہے کہ عمل نام ہے موکل عمل کا۔ اور جب عمل میں موکل نہ ہو تو وہ وعید ہے مگر عمل یا موکل میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ عمل یا موکل خصوصاً آتش عمل گویا سمندر میں غوطہ لگانا ہے۔ جس میں دو تھکن ہیں

ایک نیچہ ضروری ہے۔ یا تو غوطہ زن در شمسوار اور نہ لوٹے آبدار دامن میں ہر ادا۔ یا تھر مای و طھر ہنگ ہو گیا۔ اسی طرح عمل بھی ایک نیچہ سے خالی نہیں ہوتا یا مطلوب ہاتھ آگیا۔ یا جان راہ طلب میں فنا ہو گئی۔ کئی آدمی وہ لے اور بھٹوں ہو گئے۔ کئی ایسے بیماری میں مبتلا ہو گئے کہ اگر اسی میں جان چلی گئی۔ گو تمام عملیات اس قدر تیز نہیں ہوتے۔ تمام عمل میں بہت ہوشیاری اور احتیاط کی ضرورت ہے۔

بعض موکل ایسے ہیں کہ وہ جانتے نہیں جانتے بلکہ معین ہیں۔ مٹھا دنوں کے موکل معین ہیں یعنی مقدر ہیں۔ موکل کس نے معین کئے۔ یہ بات بادیہہ تحقیق کے معلوم نہ ہو سکی۔ اور ان اشیا کا موکل معین کرنا اس وجہ سے تھا کہ دنوں کے نام یہ زبان میں پیدا ہوا ہے۔ اگر معین نہ کئے جاتے تو ہر شخص اپنی زبان کے مطابق موکل پیدا کرتا۔ اور اس طرح بے انتظام ہوتا اس لیے مستحقین نے اس قسم کے کئے اوقات اسوں کے موکل معین کر دیئے ہیں۔ دنوں کے موکلوں کی تفصیل یہ ہے کہ پچھلے اور ج کے موکل حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔ منگل اور جمعرات کے موکل حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ بدھ اور جمعہ کے موکل حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور اتوار کے موکل حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اکثر و بیشتر دنوں کے اعداد کی بھی ضرورت پیش آجاتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ یہ تقسیم بعض عالمین کی ہے۔

نام دن	شنبه	یکشنبه	دوشنبه	سه شنبه	چهارشنبه	پنجشنبه	جمعہ
اعداد	۳۵۷	۳۸۷	۳۶۷	۲۲۲	۵۶۶	۴۱۲	۱۱۸
نام موکل	جبرائیل	عزرائیل	جبرائیل	اسرافیل	میکائیل	اسرافیل	میکائیل



یہ بعض کتابوں میں دونوں کے موکل جدا دیکھے گئے۔ جو یہ ہیں۔

نام و دن	صفت	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعہ	صفت
۴۴ موکل	فوقانی	فوقانی	فوقانی	فوقانی	فوقانی	فوقانی	فوقانی

گو یہ موکل بنائے گئے ہیں (بطریق عمل) ہیں اور والی تقسیم اور یہ آخر والی تقسیم
فعلت دونوں صحیح ہیں۔ بعض مقام عامل دونوں ناموں سے کام لیتے ہیں۔ اور میں بھی
حسب ضرورت دونوں ہی سے کام لیا کرتا ہوں جب کہ کوئی امر بالکل مشکل ہو۔
معمولی کاموں میں بھی کبھی اس سے کام لے لیا اور کبھی اس سے علاوہ الیں۔ جس سے
بہر گھٹ۔ منٹ۔ سینکڑ کے موکل بھی عالمین نے بنائے ہیں اور یہ موکل بنائے نہیں
جاتے ہیں بلکہ ان کے نام مقرر ہیں۔ لیکن وہ موکل بہ تمام و کمال تجھے کسی کتاب میں
نظر نہ آئے ہاں یہ لکھا ہوا ملا کہ ہر ہر سینکڑ کا موکل جدا ہے۔ حسب تحقیق سات
آسمان ہیں اور ہر آسمان کے موکل جدا جدا ہیں۔ اور ہر آسمان ایک ستارے سے
متعلق ہے۔ ان سات آسمانوں کے اوپر ایک اور آسمان ہے جس کو فلک تواریخ کہتے
ہیں۔ ساتویں آسمان میں صرف ایک موکل روحانی ہے اور یہ سب موکلوں کا بادشاہ
ہے۔ اس موکل کا نام مطیرون علیہ السلام ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کوزا ہے
(مترہ درہ) اس کوزے میں تین سو ساٹھ گرہ ہیں اور ہر گرہ سے ایک ایسی تعداد
جتنوں اور فرشتوں کی وابستہ ہے کہ جو رنگ بیابان سے بھی زیادہ ہے۔ وہ کوزا مثل
شعلہ جوالہ کے ہے۔ جس وقت کوئی عمل عامل شروع کرتا ہے اور بخور روشن کرتا ہے
تو عمل اور بخور کی ترکیب سے ایک شعلہ بن کر مطیرون کے سامنے جاتا ہے۔ اگر حکم

عمل مقبول ہے۔ تو مطیرون اپنے کواے کو بلاتا ہے اور عمل موکل کی طرف
ہم آتا ہے جس کا اس عمل سے تعلق ہے۔ وہ موکل فوراً زمین پر حاضر ہوتا ہے اور
علم خدا اس عامل کی امداد کرتا ہے اور اسے کامیابی تک پہنچاتا ہے لیکن جب کوئی عمل
علا بڑھتا ہے یا بے ترتیبی کرتا ہے اور پرہیز یا وقت کی پابندی نہیں کرتا تو موکل نے
دول اس عمل کو روک دیتے ہیں بلکہ پناہ مانگتے ہیں اور ان کو تکیف پہنچتی ہے۔ جس
دول ساتوں آسمانوں کے موکل ہیں اسی طرح ساتوں زمینوں کے موکل بھی ہیں۔ مگر
ان کے معلوم کرنے یا ان سے امداد لینے کا کوئی قاعدہ کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا۔
تفصیل تھی۔ موکل کی جو میں نے جدا ضرورت اس کتاب میں بیان کر دی۔ مطور
ہے۔ بات عیاں ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ اس کے علم بغیر کوئی اور
شے نہیں کر سکتا لا یتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔ دنیا کے قلوب کی کنجی
اس قادر مطلق کی اختیار میں ہے۔ اس کا ہی دونوں پر تصرف ہے اسی کی مشیت سے
سارے کام چلتے ہیں وہ کار ساز مطلق ہے۔ عمل جام ہے ایک دعا کا۔ کوئی سزاوار
نہیں کہ کسی قسم کا دعویٰ کر سکے۔ دعویٰ اسی حکم الہامی کو لیا ہے۔ جب اس کی
طیعت اور قدرت ہوتی ہے تو من سے نکلا ہوا ایک ایک حرف تیر و نشتہ اور برق بن
کر دوسروں کے دل میں غلط بیجا کر دیتا ہے اور آنکھوں کو چھو دیتا ہے۔ اور
سب اس کو منظور نہیں ہوتا تو عمل چاہے کبھی ہی اکیس صفت ہو۔ مطلق اثر نہیں
کرتا۔ میں نے اور آپ نے ہزاروں ذمہ خورہ دہر کھاتے ہوئے۔ سانپ کے کاٹے
ہوئے جاں بلب انسانوں کو صحت پاتے اور خوشی کی دعویٰ بسر کرتے دیکھا ہے۔ اور
ایک ٹھوکر یا معمولی سے مرض سے طاقتور جوانوں کو مرتے دیکھا اذاجاء اجلهم
لا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون۔ یعنی جب اجل آجاتی ہے تو ایک
صحت کی کی بیش نہیں ہوتی اگر عملیات سے سارے کام ہو جاتے تو دنیا میں کوئی تا
م نہ ہوتا۔ اگر عمل بالکل فضول اور مہمل ہوتے تو دنیا میں اس خود کے ساتھ

اسا ذکر ہوگا۔ جب تک کسی شے کی اصل نہ ہو وہ شے دنیا میں رائج نہیں ہوتی۔
آپنا شہ چیز کے مردم گویہ چیز

میرا عقیدہ ہے کہ عمل۔ رعیت۔ نقش۔ تعویذ۔ طلسم۔ عمر۔ جادو جن۔ بہرہ
برست (پلید) سب ہیں۔ اور سب خدا کے پاک نام اور مقدس کلام سے وابستہ ہیں۔ وہ
مشیت لڑائی ہے۔ کامیابی اور ناکامیابی کسی شے کے اختیار میں نہیں۔ ہاں خواہ
ذوالجلال کے اختیار میں ہے انسان کا کام کو شش کرنا ہے۔ کامیابی اس کے اختیار میں
ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر علاج کر سکتے ہیں۔ ان کے طب میں ظنا نہیں ہے۔ اس طرح
وکیل اور سرکار کی طرف سے قانونی پرواہی کر سکتے ہیں۔ لیکن فیصلہ کرنا ان کے
اختیار میں نہیں ہے جو صاحب دعویٰ سے کسی کام کے کر لینے کا وعدہ کر دیتے ہیں۔
دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔ کسی کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ اور جب حق سے
اترتی ہے تو عرض کرتی ہے کہ الٹی کیا حکم ہے۔ اگر حکم غلط ہوتا ہے تو غلطی میں جاتی
ہے۔ اگر حکم قضا ہوتا ہے تو قضا میں جاتی ہے۔ اگر علاج معالجہ اور شفا کی غرض سے
صحت کا دار و مدار ہوتا تو دنیا سے قضا کا آثار ملت جاتا۔ دنیا کے ہرے سلاطین کا جب
وقت آگیا تو وہ اکسیر و تریاق کام آیا اور نہ حکمانے حقائق کا علم اور ڈاکٹروں کی تحقیق
نے کوئی تعلق غلط اسی طرح عملیات بھی نہ ہر حکم الٹی ہیں۔ عملیات قضا کو نہیں
دوسکتے۔ آپ فرمائیں گے کہ جب یہ بات طے ہو گئی کہ کچھ ہونے والا ہے وہ تو کر
دے گا تو میری و کوشش۔ طب اور وکیل اور عامل و عمل سب جگہ ہیں
میں کہوں گا کہ یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ اور اسی گروہ کو کھتے ہوئے حکماء اور علماء
نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ قضا کی دو قسمیں ہیں قسم اول قضاۃ میرم۔ قسم دوم
قضاۃ معنی۔ قضاۃ میرم اعلیٰ ہے۔ وہ تبدیل نہیں ہوتی۔ لا تبدیل
لکلمات اللہ فوشت قضاۃ میرم مت نہیں سکتا۔ جف القلم بما ہو کائن
قلم خشک ہو گیا اور جو کچھ لکھا جانے والا تھا لکھا جا چکا۔ دنیا کی کوئی طاقت۔ کوئی

کوئی دعا اسے روک نہیں سکتی۔ سب عاجز ہے کار میں اور سب ہر دم ہمہ سعی
میں ہے۔ آپ کچھ کریں یا نہ کریں۔ وہی ہونے والا ہے جو مقدر ہو چکا۔
پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے

قسم دوم قضاۃ معنی ہے اور اسی طرف اشارہ ہے قرآن مجترم کے اس آیت میں حکم
یعمھو اللہ عایشاء ویشیت عندہ۔ امر الكتاب یعنی مجھے ملانا چاہتا
ہے ملا دیتا ہے مجھے قائم رکھنا چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اور اس کے پاس اس کے
چند ہیں ام الكتاب (کتاب تحریرا ہے۔ قرآن پاک۔ دو قسمیں خود فرما رہا ہے۔
ان قضاۃ معنی و قضاۃ میرم۔ قضاۃ میرم یہ ہے۔ اذا جاء اجلهم لا
یستأخرون ولا یستقدمون اور قضاۃ معنی یہ ہے۔ یعمھو
عایشاء ویشیت عندہم کتاب۔ فرمایا جب رسالتک صلی اللہ علیہ
سلم نے قضا کو کوئی شے نہیں روک سکتی مگر سجدہ اور دعا۔ جب قرآن پاک نے حکم
مقرر فرمایا کہ ہونے والی بات میں ایک سیطرہ کی کمی کشتی نہیں ہو سکتی اور ہر
صورت کا مقررہ کہ قضاۃ میرم دعا سے بدلے سکتی ہے۔ معنی قول ہے۔ مگر حضور کا
قلم اور فرمان قرآن دونوں یکساں ہیں ایک سے مراد قضاۃ میرم ہے۔ ایک سے مراد
قضاۃ معنی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کس طرح معلوم کیا جانے کہ واقعہ معلوم
قضاۃ میرم سے متعلق ہے یا قضاۃ معنی سے یہ واقعہ معلوم متعلق ہے۔ اگر
واقعہ قضاۃ میرم سے متعلق ہے یا قضاۃ معنی سے
آخر قضاۃ میرم سے متعلق ہو تو بدو جہ میں وہ وقت خارج کریں نہ دلائے۔ اگر
آخر قضاۃ معنی سے متعلق ہو تو ہم بدو جہ کریں تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ
سب سوائے علام الطیوب کسی کو معلوم نہیں اور الکی کا نام علم غیب ہے مقررین
انہوں کو بھی اس کی خبر نہیں کہ کائنات واقعہ میرم ہے یا معنی۔ اور اسی طرف اشارہ
ہے۔ قرآن حکیم کے اس قول کا۔ کنی کام ایسے ہیں کہ تم ان کے نہ ہونے سے رنجیدہ

ہوتے ہو۔ حالانکہ ان کا نہ ہونا ہی تمہارے حق میں بہتر تھا۔ اور کئی کام ایسے ہیں کہ تم ان کے ہو جانے سے خوش ہوتے ہو۔ حالانکہ ان کا ہونا تمہارے لیے مفید نہیں (ترجمہ) قرآن پاک میں حکم دیا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحاب و سلم آپ اعلان کر دیں کہ خیر و شر میرے اختیار میں نہیں اگر خیر و شر میرے اختیار میں ہوتی تو میں تمام خیر اپنے ہی واسطے جمع کر لیتا۔ (ترجمہ) ایت قرآن پاک جب کسی واقعہ کے متعلق ہمیں علم نہیں کہ یہ مبرم ہے یا مطلق۔ تو نکالنے والے نے یہ ہے کہ ہم ہر کام کو مطلق سمجھتے ہوئے اپنی کوشش کریں۔ اگر مطلق ہے تو ہماری تدبیر سے وہ کام حسب منشا ہوگا۔ اگر مبرم ہے تو نہ ہوگا۔ مگر ہم اپنے آپ کو بھی تسکین دے سکیں گے اور ارباب غرہ کی محفل میں معذور ہوں گے۔ اگر ہم آنے والے کام کو مبرم نہ کر کوئی سہی اور کوشش نہ کریں تو وہ مطلق بھی مبرم ہو جائے گا۔ اس تمام تفصیل سے نتیجہ یہ نکالا جاسکتا ہے کہ عملیات نہ سراپا کامیابی ہیں نہ سراپا ناکامی میں اس باب کو حضرت شیخ سعدی رحمت اللہ علیہ کے ان فلسفیانہ اشعار پر غور کرنا ہوں۔

رازی ہر جہد ہے گمان برسد
شرط عقل است جستجو از دنیا
گرچہ کس ہے اہل تواد مراد
تو مرد و در دہان اثر دریا



باب النقوش

ارباب ہنسیں اور ارباب دھم و ڈکا پر پوشیدہ نہیں کہ فن عملیات میں نقش بھرنا ایک خاص باب ہے اور نقش قائم مقام عمل کا ہوتا ہے۔ نقش کا بھرنا شطرنج کی چال پر موقوف ہے جو شخص شطرنج کی چال سے واقف ہے اس کو نقش بھرنا مشکل نہیں ملاوہ ازیں جو شخص قوانین علم ریاضی سے واقف ہے وہ بھی نقش بھر سکتا ہے بلکہ شطرنج کی چال تو صرف مثلث اور مربع تک محدود ہے۔ مگر دوسرے نقوش مثلاً نقش۔ مسدس۔ مثلث۔ مربع وغیرہ ذریعہ علم ریاضی ہیں۔ جو شخص شطرنج علم حساب اور دیگر قوانین حضرت عملیات سے واقف نہیں اس کو نقش پر کرنا دشوار ہے لیکن میں عام فہم عبارت میں نقش بھرنے کے تمام قواعد بیان کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس باب کے پڑھ لینے کے بعد کوئی نقش بھرنے میں عاجز نہ ہوگا۔ اور ہر قسم کے نقوش باستانی بھر لیا کرے گا آپ بھی ان سطور کو غور سے چھیں اور سمجھیں کہ کوشش کریں۔ انشاء اللہ کوئی نکتہ اور قانون پوشیدہ نہ رہے گا۔ پہلے یہ معلوم کیجئے کہ نقش کے کتنے ہیں نقش کے یہ سنی ہیں کہ ہم کوئی آیت کوئی عمل کوئی عقیدہ چھنا چاہتے ہیں۔ لیکن کسی وجہ سے چھ نہیں سکتے تو اساتذہ نے نقش کا طریقہ ایجاد کیا۔ اس کے یہ سنی ہیں کہ جو بات ہمیں عمل یا عقیدہ کے پڑھنے سے حاصل ہوئی وہی اثر اس نقش کے لکھنے سے پیدا ہوگا۔ مثلاً کوئی شخص بسم اللہ شریف کا عمل کرنا چاہتا ہے اور کسی عامل نے لکھا کہ روزانہ سو مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھا کرو۔ مگر آپ کسی وجہ سے پڑھنے سے مجبور ہیں تو بسم اللہ شریف کا نقش روزانہ سو مرتبہ لکھا کریں وہی اثر پیدا ہوگا لیکن یہاں ایک سوال یہ ہے کہ جو اثر حروف میں تھا تو کیا اب ان حروف کو اعداد میں تبدیل کر لیا تو اثر میں کوئی فرق ہوا یا نہیں تو اسباب ظاہری تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس لئے ایک شخص اللہ اللہ پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص چھیٹھ چھیٹھ کہتا ہے تو کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں کہ دونوں کو برابر ثواب ہوگا۔ ایک شخص مصیبت کے وقت امداد روحانی کے واسطے یا علی۔ دوسرا شخص مصیبت میں امداد روحانی کے واسطے کہتا رہے یا ایک سو دس (علی) کے اعداد ایک سو دس ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایک سو دس کہنے والا بالکل ہی اثر اور امداد روحانی سے محروم رہے گا۔ جب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک سو دس کہنے والا کوئی اہم مقدس لے رہا ہے یا مذاق بنا رہا ہے تو پھر ہم کس طرح تسلیم کر لیں کہ کسی آیت یا کسی عمل کے



اعداد کمال کر نقش میں پر کرنے سے وہی اثرات ہوں گے جو اس آیت یا عمل میں تھے

اعتراض دوم :- اب فرض کر لیا کہ اعداد میں بھی وہی اثر ہے جو عمل میں ہے تو یہ کیوں کہا ہے بطریق ریاضی تفریق یا تقسیم کیا جائے اور پھر اسے تقوّل میں پر کیا جائے اگر ہمیں بسم اللہ شریف کے عدد کمال کر لکھنا ہیں تو ہم ۶۸۹ لکھ دیں گے جسکا کہ خطوط کے عنوان پر لکھا جاتا ہے ۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ان اعداد بسم اللہ کو ہم مربع یا مثلث میں ہی پر کریں ۔ اول فکر میں دونوں اعتراضات دقیق اور مستند ہیں ۔ لیکن مستندین کرام نے جو نقش پر کرنے کا طریق دہرایا کیا اس میں جہد اور جہد تو انہیں پوشیدہ ہیں جن کو بھونہ تعالیٰ بیان کرتا ہوں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ ان امور کو کسی کتاب میں نہ پائیں گے ۔ اور نہ آج تک کسی نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ ۔ ۔ کسی کتاب میں یہ بحث ہے ۔

جواب اول :- حدیث صحیح میں آیا ہے کہ فرمایا جنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انما الاعمال بالنیات ۔ یعنی ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے اگر نیت صحیح ہے تو عمل بھی صحیح ہے ۔ اگر نیت صحیح نہیں ہے تو عمل بھی صحیح نہیں اور یہ بات صرف روحانیت پر مبنی ہے ۔ جیسی نیت ہوگی ویسی ہی اثر عمل میں ہوگا ۔ دیکھو اللہ جو اسم ذات ہے ۔ اس کی ابتدا الف سے ہوتی ہے اور ابلیس جو مغلوب خدا و مخلوق ہے ۔ اس کی ابتدا بھی الف سے ہے ۔ اب ایک شخص نے اللہ لکھنے کی نیت سے الف لکھا ۔ دوسرے نے ابلیس لکھنے کی نیت سے الف لکھا ۔ یہ دونوں الف ہیں جن میں یہ ظاہر کوئی تفاوت نہیں ۔ مگر روحانی طریق پر دونوں الفوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے ۔ ایک الف سرپا رحمت ہے دوسرے الف سرپا شیطنت ہے ۔ ایک شخص نے جیسا سٹھ کا ہند کتاب کے صفحہ پر لکھا ۔ (مثلاً اسی کتاب میں جیسا سٹھوں صفحہ پر جیسا سٹھ کا ہند لکھا ہوا ہے ۔ جس میں کوئی اہر نہیں ۔ لیکن جب کسی شخص

نے اللہ کی نیت سے جیسا سٹھ کا ہند لکھا ہے تو اس کو اہر ملے گا ۔ اور اس ہند سے میں اثر بھی ہے (بطریق روحانی) اور یہ بھی واضح رہے کہ ایک شخص نے جیسا سٹھ کو اس نیت سے لکھا ہے کہ یہ اعداد اللہ کے ہیں ۔ یا وجود اس نیت کے کہ اگر وہی شخص اس ہند سے کہ اپنے پاؤں میں (نمود با لہ) روندھے یا اپنے ہاتھوں سے نہایت میں ڈال دے تو وہ مجرم اور گنہگار ہے ۔ اگر یہ ہی جیسا سٹھ کا ہند کسی دوسری غرض سے لکھا ہے تو اس کے پاؤں کے روندے سے بھی یا پلید جگہ ڈالنے سے بھی کوئی جرم اور گناہ نہ ہوگا اس بحث سے معلوم ہو گیا کہ کسی آیت یا اسم کو اعداد میں تبدیل کرنے سے اس کے اثرات میں فرق نہیں آتا ۔

جواب دوم :- یعنی اس اعتراض کا جواب کہ اس جو عدد کسی آیت یا اسم کے ہیں وہ اعداد خواہ مسلم نہ ہوں ۔ یا ان کے ٹکڑے کر کے مثلث میں پر کریں ایک ہی بات ہے ۔ ہر ٹکڑے ٹکڑے کر کے نقش کی حوالہ میں پڑنے سے کیا فائدہ ہے ۔ اس کا جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آجائے گا ۔

اعتراض تیسرا :- تسلیم کر لیا کہ جو تاثیر حرف میں تھی وہی اعداد میں بھی ہے تو ضرورت کون سی ہے کہ خود گناہ اللہ کو اعداد میں تبدیل کریں اور نقش کی حوالہ میں پڑیں ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو راز پوشیدہ ہوتا ہے اس پر یقین اور اعتبار کی نظر پڑتی ہے جو راز ظاہر ہو جاتا ہے اس پر جہد اس وقعت کی نظر نہیں پڑتی اور انسان کی یہ فطرت اور ذہنیت ظاہر ہے ۔



ہو در دست با شوق داند کے

کہ جو ہر فردش است یا بیل در

لہذا حرف کو اعداد میں تبدیل کرنے سے راز پوشیدہ ہو جاتا ہے ۔ اور جب تک کوئی راز پوشیدہ ہے تب تک ہی اس کی حرمت بھی باقی ہے ۔ اور اس پر کامل اعتقاد بھی ہے ۔ مثلاً اگر کسی سے کہا جائے کہ تم روزانہ جیسا سٹھ مرتبہ اللہ پڑھا کرو تو



ظاہر ہے کہ اسے مطلق اعتبار سے ہوگا۔ لیکن اگر اللہ کے اعداد کو نقش میں پر کر کے دیا جائے اور کبھی یا جانتے کہ روزانہ جیسا کہ نقش لکھ کر اور گویاں بنا کر پانی میں ڈال دیا کر دے تو ہر شخص نہایت اعتقاد سے اس کی تعمیل کرے گا۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ یہ نقش کون سے اسم کا ہے۔ اسی وجہ سے متقدمین نے حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا طریقہ نکالا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ اعداد کو تقسیم کرنے اور نکلانے کرنے سے کیا فائدہ ہے میں اس راہ کو بھی ظاہر کرتا ہوں اور یقین سے کہتا ہوں کہ یہ راہ کسی نے آج تک کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ اور نہ ہزاروں میں سے کسی ایک کو یہ راہ معلوم ہے۔ اگر آپ کسی سے بھی دریافت کریں کہ آخر اعداد کے نکلانے کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ تو وہ ہرگز ہمت اور قابل تسلیم اور معقول جواب نہیں دے سکتا ہے اعداد کو نکلانے کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ چار عنصر میں۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ دنیا کی کوئی شے ان چار عنصر سے خالی نہیں ہے۔ اسی ترحیب پر عالمین نے بھی نقش پر کرنے کی چار قسمیں رکھی ہیں۔ یعنی آتش۔ بادی۔ آبی۔ خاکی۔ ایک شخص کو اب مسخر کرنا چاہتے ہیں اس کا مزاج اور ستارہ آتش ہے۔ اس مناسبت سے آپ نے عمل بھی آتش انتخاب کیا اب اس شخص کا مزاج بھی اور عمل کا ستارہ اور مزاج بھی آتش ہے یعنی دونوں آتش برابر کے مزاج ہیں۔ اب عالمین نے عمل کے مزاج کو حد و تیز کرنے کے لیے نقش کا راہ معلوم کیا۔ نقش کے پر کرنے سے عمل کا مزاج حدود تیز کر دیا جاتا ہے اور مزاج میں دو گنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ صفت مثلث۔ قوس۔ مسبح اور ہر اس نقش میں ہے جو دو پر تقسیم نہ ہو۔ اسی وجہ سے عالمین نے مثلث کو تمام نقش پر ترجیح دی ہے یہ ضرور کرو اور اپنے دماغ پر اور دو۔ مثلث کے نو خانے ہوتے ہیں اور عنصر چار ہیں اب تم جس چال سے بھی مثلث پر کرو گے اس عنصر کے حصہ میں تین خانے آئیں گے اور باقی عنصر کے حصہ میں دو خانے آئیں گے۔ اس طریق سے اس مزاج کا مرتبہ نہ گنا ہو جائے گا۔ جس مزاج سے آپ نے پر کیا

مخالف نے آتش چال سے مثلث پر کیا ہے۔ پہلا خانہ۔ خانہ آتش اور سرا پادی اور آبی۔ چوتھا خاکی۔ پھر پانچواں آتش۔ چھٹا بادی ساتواں آبی۔ آٹھواں خاکی۔ نوواں آتش۔ ہر مزاج کے حصے میں دو خانے آئے مگر آتش کے حصہ میں تین خانے آئے اس طرح آتش کا مزاج۔ گنا ہو گیا۔ جب عمل حروف کی صورت میں تھا تو یہ زیادتی تھی نہ تھی۔ اس مسئلہ اور وجوہات کے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حروف کے اعداد جانتے اور پھر اعداد کے نکلانے کئے۔ اگر اعداد کے نکلانے نہ کئے جاتے تو مزاج عمل میں زیادتی نہ ہوتی۔ لیکن مریخ میں مزاج مساوی درجہ پر رہتا ہے۔ کیونکہ مریخ کے دو خانے ہوتے ہیں اور عنصر چار ہیں بلکہ ہر عنصر کے حصہ میں چار چار آتے ہیں۔ اور کوئی مزاج تیز و سست نہیں ہوتا۔ عالمین مریخ سے اس جگہ کام لیتے ہیں۔ جب عمل کو تیز کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کسی کو مسخر کرنا چاہتا ہے مگر مقصد صرف اس قدر ہے کہ اس کے دل میں جڑبات محبت پیدا ہو جائیں اس سے زیادہ تسخیر کی ضرورت نہیں۔ یہ نہیں چاہتا کہ مطلوب میری محبت میں دیوانہ ہو جائے۔ یا کوئی دشمن ہے وہ دشمن کو طرب و خست اور ذلیل و خوار کرنا نہیں چاہتا۔ صرف اس قدر چاہتا ہے کہ وہ دشمنی ترک کر اسے ایسی حالت میں مریخ سے کام لیا جاتا ہے۔ کیونکہ مریخ کا مزاج حدود تیز نہیں ہے ایک وجہ عمل کو یعنی حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کی یہ بھی ہے کہ ایک وجہ عمل کو یعنی حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کی یہ بھی ہے کہ عامل کو اپنے عمل کو عام نگاہوں سے پریشیدہ کرنا ممکن نہ تھا۔ اس لیے اپنے عمل کو محفوظ کرنے کے لیے اعداد کا طریقہ ایجاد کیا۔ وہ عام طور پر لوگوں کو نقش لکھ کر دے دیا کرتے تھے اور دیکھا اس سے کامیاب ہوتی تھی اور عمل بھی محفوظ رہتا تھا سوائے اس کے کوئی طریقہ نہ تھا۔ اگر یہ طریقہ (حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا) ایجاد نہ کیا جاتا تو وہ ہی صورتیں ہوتیں۔ یا عمل ہی کسی کو نہ بتایا جاتا۔ یا عمل اپنے پاس سے نکل جاتا۔ اعداد میں تبدیل کرنے سے یہ فائدہ ہو گیا کہ عمل بھی



نہ ہو گیا۔ اور مخلوق کو بھی نفع پہنچتا رہا۔

ایک وجہ جو حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کی پیدا ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ عوام کلام الہی کی تعظیم و تکریم نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے کہ وہ پاکی اور پلیدی کے پابند نہیں ہوتے اور اس طرح کلام الہی کی بے حرمتی کا نہ صرف خوف بلکہ یقین تھا۔ اس لیے بزرگوں نے حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا راز معلوم کیا تاکہ کلام الہی کی حرمت و عزت برقرار رہے گو میں جتنے لکھ چکا ہوں کہ اعداد میں وہی اثرات ہیں جو حروف میں ہیں اور اعداد کے بے حرمتی کرنے والا بھی ایسا ہی گنہگار ہے جس طرح حروف کا۔ تاہم ایک پردہ ضرور ہو جاتا ہے۔ اس میں روحانی طور پر اثرات وہی ہیں لیکن ظاہری صورت میں اعداد میں تبدیل ہو جانے سے ظاہری تعظیم و تکریم میں فرق ضرور ہو گیا۔ اور اس طرح حرمت ام خدا اور عزت کلام مقدس ایک حد تک محفوظ ہو گئی اور یہ ایک بڑا راز تھا۔ بس یہ تھے جہد و جدوجہد جس سے سنا ہو کر بھلائے عملیات نے حروف کو اعداد میں تبدیل کرنے کا راز معلوم کیا۔ اب یہ معلوم کر رہے کہ نقش کا پہلا مرتبہ مشٹ ہے۔ یعنی مشٹ سے کم نقش نہیں ہوتا۔ دوسری قسم مربع ہے۔ بس یہی وہ نقش ہیں۔ باقی تمام نقش ان ہی دو نقشوں کی تفصیل ہیں۔ یعنی جو اثر مشٹ میں ہے وہی گنہگار میں ہے۔ مسطح ہے۔ اور جو اثر مربع میں ہے وہی مسطح میں اور مشٹ میں ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا نقش کی کوئی حد نہیں ہو سکتی۔ مشٹ سے لے کر صد در صد تک کا نقش بن سکتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔ جو اعداد کامل النصف ہوں ان سے مربع پر کیا جانا چاہئے اور جو کامل النصف نہ ہوں ان سے مشٹ پر کیا جانا چاہئے۔ اگرچہ اس کے برعکس بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھ کہ کسر مشٹ کی پوری نہیں ہوتی۔ مربع کی کسر پوری ہو سکتی ہے۔ جس مشٹ میں کسر نہیں آتی وہ مشٹ بہت ہی قوی ہوتا ہے۔ ایک غلط اور مہمل افواہ کی تردید بھی ضرور ہے۔ عوام میں ہمیں کا نقش اس قدر مشہور ہے کہ خدا کی پناہ عوام

۱۔ خیال۔ کہ ہمیں کا نقش گویا خداوند قیوم کی کئی ہے ہزاروں جاہل اور قریب ہونے والے قریبوں کا خون چوس رہے ہیں اس قریب میں کہ ہمارے پاس ہمیں کا نقل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بغداد شریف میں حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر ہمیں کا نقش کندہ ہے۔ جب مزار شریف میں جا کر اس نقش کو دیکھو تو ہر طرف سے کامل ہے اور پابند نظر اس کی شکل لے کر آتے پھر ہمیں کا عدد ہر طرف سے نہیں آتا۔ عوام اس راز سے واقف نہیں وہ لوگوں کے ہنکانے میں آجاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے بیوقوف جاہل خود کو لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس ہمیں کا نقل ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمیں کا نقش قطعی کامل ہے نہ دنیا میں ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ وہ اور وہ چار ہوتے ہیں پانچ نہیں ہو سکتے اگر کوئی ہے توقف لکھ دے کہ وہ اور پانچ ہوتے ہیں تو سوائے اس کے کہ اس کی عقل پر ماتم کیا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ لوگ قریب دیکھ کے بے کیا کیا کرتے ہیں۔ بلکہ قریب اور دھوکا کھاتے ہیں کہ یہ عقل اللہ کو کمر کرتے ہیں اور بعض اعداد درمیان سے لے کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہ لکھ لکھ کر تو جی رہے ہیں کہ ہمیں کا جس حد کو چاہا دیا۔ اور جس کو چاہا کمر کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ کسر کی حالت میں ایک عدد درمیان سے لے کر دیتے ہیں کہ ہمیں تسلیم کرنے میں عدد نہیں جس اعداد کو کمر کرنے کا حق تو ہمارے قانون کسی کو حاصل نہیں۔ جتنے تو آپ کو یہ معلوم ہو کہ اگر یا مضمون ہمیں کا نقش ہوتا بھی تو کیا ہوتا۔ باطل کسر اور بے معنی۔ آخر یہ ہمیں کا نقش ہی کیا ہے۔ بعض جاہل کہتے ہیں کہ یا بدوح کا نقش ہے لیکن ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ یا بدوح ہی کیا ہے جس کا نقش کوئی ہوگا۔ اگرچہ جہد و جدوجہد سے اس کا ذکر میں کر آیا حروف کو اعداد میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ مگر یہ کہنے میں پاک نہیں کرتا کہ اعداد کا مرتبہ اعداد سے زیادہ ہے۔ مثلاً ایک شخص اللہ اللہ پڑھے اور ایک شخص اس کے اعداد کا نقش پر کرے تو خود دعائیت اور تقدس (اللہ) میں ہے۔ وہ جیسا کہ

کے نقش میں نہیں۔ لیکن کم از کم آپ اس قدر تو تسلیم کریں گے کہ دونوں میں اثر
 برابر ہے۔ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ حروف میں کوئی اثر ہی نہیں ہے جو اثر ہے وہ اعداد
 میں ہی ہے۔ بیس کا نقش اسم بدوح کا نقش کہا جاتا ہے۔ لیکن بدوح کو ہی تمام عمر
 پڑھے اس سے تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ یہ خود مہمل اور بے معنی ہے۔ کوئی کہتا ہے عراقی
 زبان میں بدوح خدا کا نام ہے۔ سریانی زبان میں بدوح خدا کا نام ہے۔ اس مہمل
 خیال نے یہاں تک تقویت حاصل کی کہ بعض لکھے پڑھے لوگوں نے بھی دھوکا کھایا
 اور بدوح کو لے لیا۔ اور جھوٹی سندیں پیش کر دیں۔ بدوح نہ قرآن میں ہے نہ
 حدیث میں ہے کس قدر ظلم ہے کہ قرآن پاک جو تمام کتب کا مجموعہ ہے وہ آپس آپ
 اعظم سے خالی ہے اور سریانی۔ عراقی۔ قبلی زبان میں اعظم اسم اعظم ہو۔ اس کے تو یہ
 معنی ہیں کہ قرآن پاک کو خدا نے اس قابل نہیں بنایا کہ وہ اپنا مقدس نام اس میں
 درج کرتا۔ ایسا خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ قرآن پاک کا دعویٰ ہے کہ ولا رطب
 ولا يابس الا في كتب مبين یعنی دیا کی کوئی تر اور خشک شے نہیں جس کا
 ذکر قرآن پاک میں نہ ہو۔ لیکن یہاں ایسا عظیم الشان اور اکبر صفت اسم ہی قرآن
 پاک میں نہیں۔ جب قرآن میں نہیں۔ حدیث میں نہیں تو میں ہرگز تسلیم کرنے کو
 تیار نہیں کہ بدوح کوئی شے ہے اور اب مان لو کہ بدوح خدا کا نام ہی ہے تو اس کی
 کیا سند ہے کہ تمام یہ نام اسمائے حق سے فردوں تر ہے۔ قصہ کو تاہ میں اس کتاب
 کے ناظرین کو آگاہ کرتا ہوں کہ بیس کا نقش نہیں ہو سکتا۔ آپ کسی کے فریب میں
 نہ آئیں۔ میں نے کئی مرتبہ رسالہ میں اعلان کیا کہ جو صاحب بیس کا نقش دکھا دیں
 میں سٹیل پانچ سو روپے دینے کو تیار ہوں۔ اور ان کا خادم اور شاگرد بننے کو حاضر ہوں
 یہ سب جالوں اور بد معاشوں کے فریب ہیں ہزار ہا نقش لوگوں نے چھپوا دیئے ہیں
 کئی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس بیس کا نقش ہے۔ لیکن جب وہ لوگ
 دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کئی عدد درمیان میں نہیں ہیں۔ اور کئی ایک کو مکرر کیا

مایا ہے اور یہ بالکل غلط ہے اور بالکل بے اثر ہے کار۔ ان نقوش میں کوئی اثر نہیں۔
 نہ بدوح خدا کا کوئی محبر نام ہے۔ اور اگر زبردستی تسلیم بھی کر لیا جائے کہ خدا کا
 نام ہے۔ تو کیا سب نام خدا کے بے کار ہیں۔ اور اس میں ہی رحمت کے غرضتے ہیں
 ہیں۔ واضح ہو کہ نقوش میں سب سے اول نمبر عظمت ہے اور جب کسر نہ آئے تو اسم
 اعظم اور کبریا اثر ہے اور تاثیر میں ڈوبا ہوا دوم مرقی ہے۔ بس یہ وہ اصل ہیں۔
 علاوہ ان کے سب نسبت کلام اور لوگوں کو مروجہ کرنے کے لیے ہیں۔ زیادہ سے
 زیادہ آپ مسجد تک یعنی ہفت در ہفت تک کے نقوش سے کام لے سکتے ہیں۔ کیونکہ
 سٹیل ستارے ہیں۔ باقی ہفت در ہفت۔ ۵ در ۵۔ ۱۱ در ۱۱۔ ۱۱ در ۱۱۔ ۱۱ در ۱۱۔ ۱۱ در ۱۱۔
 ۵۔ سب دکانداری ہے۔ اس کا تحقق علم ریاضی سے ہے عملیات سے ان کا کوئی
 تحقق نہیں ہے۔ میں خود تو صرف وہ قسم احطت مرقی ا کو ہی قابل تسلیم کہتا ہوں۔
 لیکن ہفت در ہفت تک جواز کھتا ہوں۔ اس لیے میں ہفت در ہفت تک کے نقوش
 برتنے کے علاوہ آسان عبادت میں مثال دے کر بیان کرتا ہوں۔
 واضح ہو کہ جس نقوش میں جس قدر خانہ ہوں گے اتنی ہی قسم سے وہ پر کیا جا
 سکے گا۔ سٹیل غلط کے تو جاننے ہوتے ہیں تو تو قسم سے پر کیا جا سکتا ہے۔ مروجہ کے
 سولہ خانے ہوتے ہیں۔

مثلت آتشی چال

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

مثلت بادی چال

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴



۱۰۔ ۳۰ قسم سے پر کیا جاسکتا ہے۔ گس کے ۲ خانے ہوتے ہیں تو گس ۲ طرح سے پر کیا جائے گا۔ مگر حقیقت میں اربعہ عناصر کی تقسیم پر ہر نقش کی چار چالیس محجر اور کارآمد ہیں باقی نسبت کلام ہیں۔ جن سے کوئی فائدہ نہیں لیا جاسکتا۔ اب میں مثلث سے قاعدہ شروع کرتا ہوں اور اربعہ عناصر سے مثلث پر کرتا ہوں ۱۰۔

مثلث آبی چال

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

آبھی چال مشرق سے منسوب ہے۔ بادی چال مغرب سے نامزد ہے۔ آبی چال شمال سے متعلق ہے۔ خاکی چال جنوب سے منسوب ہے مثلث کے پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعداد ہوں ان میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کر کے بقیہ کو تین پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو پہلے خانہ میں رکھو اور ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے جاؤ۔ نقش پر ہو جائے گا۔ نقش صحیح ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نقش کو جس طرف سے بھی آپ میزان دیں اسی طرف سے وہ تعداد کامل آجائے جو ابتدا میں میزان تھی یعنی بارہ عدد قانون کے خارج کرنے سے پہلے مثلاً چاروں نقش جو اوپر ہیں آپ جس طرف سے بھی شمار کریں میزان پندرہ آئے گی۔ اسی طرح جن اعداد کو آپ مثلث میں پر کریں ان اعداد کا ہر طرف سے صحیح آنا نقش پر ہونے پر دال ہے۔ یہ جو میں نے بتایا کہ ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے جاؤ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ مثلاً بہتر (۱۰)

۱۰ عدد ہے اور مثلث میں پر کرنا چاہتے ہیں تو پہلے بہتر میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کئے تو رہے ۴۔ اس کو تین پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ہیں ۱۰۔ اس پہلے خانے میں ۳۰ لکھا۔ دوسرے میں ۱۰ تیسرے میں ۲۲ علیٰ اہذا القیاس اسی طرح ہر خانے میں ایک کا اضافہ کرتے جاؤ۔ نقش پر ہوگا۔ دیکھو ۱۰ کا نقش مثلث یہ ۱۰۔

۲۷	۲۰	۲۵
۲۲	۲۳	۲۶
۲۳	۲۸	۲۱



دیکھو جس طرف آپ شمار کریں اصلی تعداد یعنی وہ ہی آئے گی۔ اب یہاں مسئلہ کہ پہلا خانہ کون سا ہے۔ پہلا خانہ سلسلہ سے نہیں۔ بلکہ جس جگہ ایک کا ہندسہ ہے وہ خانہ اول ہے جس جگہ تین کا ہندسہ ہے وہ خانہ سوم ہے۔ علیٰ اہذا القیاس جس خانے میں جس مرتبہ کا عدد ہے اسی مرتبہ کا خانہ ہے۔ خانہ سات وہ ہے جہاں سات کا ہندسہ ہے۔ خانہ نو وہ ہے جہاں نو کا ہندسہ ہے۔ اب ایک بات رہ گئی کہ اگر تقسیم سے کچھ بچ جائے تو کیا کریں تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر تقسیم سے ایک بچے تو خانہ ہفتم میں ایک کا اضافہ کریں اگر تقسیم سے باقی دو رہیں تو خانہ چہارم میں ایک کا اضافہ کریں۔ اضافہ کے یہ معنی ہیں کہ ایک کا اضافہ تو ہر خانے میں آپ قانوناً کر ہی رہے ہیں اضافہ کے یہ معنی ہیں کہ ایک اور کا اضافہ کرو۔ مثلاً بجائے ۱۰ کے اگر عدد ۱۰ ہوتے تو تقسیم سے ایک بچتا ایسی صورت میں ہم خانہ ہفتم میں ایک کا اضافہ

کرتے۔ دیکھو ہرے نقش میں خاند اعظم میں ۲۸ بجائے ۲۸ اور خاند اشتم میں ۲۸۔ اور خاند نهم میں ۲۸ لکھ دیتے اور نقش پر ۱۰ جاتا۔ مثلاً ۳۷ کا نقش یہ ہوا۔ اب دیکھو ہر طرف سے اس نقش کی میزان ۳۷ ہے اگر تقسیم سے دو باقی رہتے تو ہم خاند چہارم میں ایک کا اضافہ کر دیتے مثلاً اعداد ۳۷ ہوتے تو تقسیم میں ۲ رہتے۔ اس حالت میں خاند چہارم میں ایک کا اضافہ کر دیتے دیکھو ۳۷ کے نقش میں خاند چہارم میں ۲۳ ہے۔ بجائے ۲۳ کے ہم ۲۳ کر دیتے۔ پھر ۳۷ کا نقش ہو جاتا

۲۸	۲۰	۲۵
۲۲	۲۴	۲۷
۲۳	۲۹	۲۱



دیکھو۔ اب شمار کرو تو ہر طرف سے اس نقش میں میزان میں ۳۷ ہے یعنی یہ واضح رہے کہ جب کسر آئے گی تو ایک گوشے میں ایک کا ہندسہ نکل جائے گا۔ ہر طرف سے میزان کامل آئے گی۔ مگر ایک گوشے میں ایک کا ہندسہ بڑھ جائے گا۔ اور اسے عیب کہیں یا قانون۔ یہ عیب کوئی نہیں نکال سکتا۔ اور جب کوئی شے اختیار سے باہر ہو تو وہ قابل عمل ہے لہذا اس عیب کا ملین نے صحیح تسلیم کیا ہے اور میں یہ عرض کر آیا ہوں کہ اگر مثلث بے کسر بھر جائے تو اسم اعظم ہوتا ہے۔ اسید ہے کہ اس صراحت اور تفصیل سے آپ مثلث پر کر سکیں گے اور کوئی بات ابھی ہوتی نہ رہے گی۔ ذالک فضل اللہ۔

اب مربع نقش پر کرنے کا حال بیان کرتا ہوں اور مربع پر کرنے کا یہ قاعدہ ہے

کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے تیس عدد قانون کے خارج کردہ بتایا کو چار پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چھٹے خاند میں دیکھ کر چال سے پر کرتے جانا۔ نقش پر کرنے کا قاعدہ مثلث میں بیان کر آیا ہوں۔ چال سے پر کرنا در تمام قانون یکساں ہوتے ہیں صرف اخراج عدد میں فرق ہے اور کسرت کے خانوں کا فرق ہے اور وہ میں ہر قاعدہ کے ساتھ بیان کرتا جاؤ گا۔ میں نے اعداد میں یہ عرض کر دیا ہے کہ جو نقش جس قدر خانوں پر تقسیم ہوگا۔ اسی طرف سے پر کیا جائے گا۔ مگر تمام چالیں وہی ہیں جو چار میں آچکیں۔ چار سے زیادہ نقش بھرنے کی صورتیں بالکل بے کار اور محض ہلاکت ہیں جس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مربع کی چاروں چالیں یہ ہیں

مربع باؤنی چال

۱۳	۹	۷	۴
۱۵	۶	۱۴	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

مربع آتش چال

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۴
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

مربع خاک چال

۱۵	۵	۴	۱۰
۶	۱۶	۹	۳
۱۴	۲	۷	۱۳
۱	۱۱	۱۳	۸

مربع آبی چال

۱۱	۱۶	۳	۵
۹	۲	۱۴	۱۰
۱	۷	۱۳	۱۵
۱۳	۹	۶	۴

اب رہا کسر کا حال یعنی جب تقسیم کچھ بچ جائے تو اس کی صورت یہ ہے کہ اگر تقسیم سے ایک بچے تو خاند ۳ میں ایک کا اضافہ کرو (خاند ۳ وہی ہے جہاں ۳ کا ہندسہ تحریر ہے) اگر تقسیم سے دو باقی رہیں تو خاند نهم میں ایک کا اضافہ کریں۔ اگر

میں باقی ہوں تو خانہ اتم میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش پر ہوگا۔ اضافہ کرنے کا حال میں مسئلہ میں بیان کر چکا ہوں۔ مربع پر کرنے کا جو قاعدہ میں بیان کر چکا ہوں وہ صد اول پر مشہور ہے۔ اور یہ عام طور پر رائج ہیں لیکن چند ترکیبیں مربع پر کرنے کی اور بھی ہیں۔ جو نہ مشہور ہیں نہ ان سے کام لیا جاتا ہے اول ترکیب یہ ہے کہ اصل میزان سے ۳۳ عدد قانون کے خارج کرو۔ بقیہ کو چار پر تقسیم کرو۔ اور جو خارج قسمت ہوں اس میں ایک کا اضافہ کر کے رفتار سے پر کرو۔ نقش پر ہوگا اور کسر وہی رہے گی۔ تیس عدد قانون کے خارج کرنے میں بھی اسی طریقہ اس قدر ہوگا کہ ۳۰ عدد خارج کرنے میں خارج قسمت میں ایک کا اضافہ کر کے پر کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً خارج قسمت پانچ ہے تو ہم پہلے خانے میں چھ رکھیں گے اور دوسرے خانے میں ۵۔ اس طرح نقش پر کرتے جائیں گے۔ اور نقش پر ہوگا۔

قاعدہ سوم۔ جس قدر عدد ہوں ان میں سے اکیس عدد قانون کے کم کرو جو باقی رہیں ان کو اپنے پاس محفوظ رکھو اور مربع کو چال کے مطابق ایک سے لے کر بارہویں خانے تک پر کرو یعنی خانہ اول میں ایک دوسرے خانے میں دو یہاں تک کے بارہویں خانے میں ۱۲ ہوں گے۔ جب تیرہواں خانہ آئے تو تیرہویں خانے میں وہ کل عدد لکھ دو جو کم کرنے کے بعد آپ کے پاس محفوظ تھے چودھویں خانے میں ایک کا اضافہ اس عدد پر کرو جو خانہ تیرہ میں ہے۔

اسی طرح ۱۔ اور ۸ خانہ کو بھی ایک کے اضافہ سے پر کر دو نقش پر ہوگا۔ مثلاً کل میزان بہتر ہے۔ اس میں سے ۲۱ کم کئے تو باقی رہے اکیادہ۔ نقش مربع پر ہو گیا۔ دیکھو خانہ ۳ میں ۱ ہے خانہ ۴ میں ۲۔ خانہ ۵ میں ۳۔ خانہ ۶ میں ۴ ہے۔ اس حساب میں کسر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں تقسیم ہی نہیں ہے۔

نوٹ۔ اگرچہ مربع کی کسر چند صورتوں سے پوری ہو سکتی ہے۔ مگر ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس میں کسر کا متعلقہ نہیں۔



قاعدہ چہارم۔ جس قدر اعداد ہوں ان کو ۱۱ حصہ کر دو نصف میں سے آٹھ عدد کم کر کے جو باقی رہے اس کو اپنے پاس محفوظ رکھو۔ مربع کے خانہ اول کو ایک سے شروع کرو آٹھویں خانہ تک یعنی خانہ ہشتم میں ۸ لکھو اور جب تو اس خانہ آئے

۱	۳۳	۳۰	۸
۳۱	۴	۳۲	
۶	۲۸	۳۵	۳
۳۳	۴	۵	۲۹

تو اس میں وہ تعداد لکھو جو نصف میں سے کم کر کے چہارے پاس موجود ہے اور حسب قاعدہ ایک کے اضافہ سے پر کرتے جاؤ۔ نقش پر ہوگا۔ اس میں بھی تقسیم نہیں ہے۔ لہذا اس میں بھی کسر نہیں آتی۔ مثلاً کل میزان بہتر ہے۔ اس کا نصف ۳۶ ہوا اس میں ۸ کم کئے باقی ۲۸ رہے۔ دیکھو مربع پر ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ مربع کی اصل رفتار وہی کارآمد ہے جس کی کسر نہیں آتی۔ بقیہ تراکیب جن میں خانے پہلے میں لکھ دیے اور بھی ہو سکتی ہیں۔ بعض دماغ کی بلند پروازی یا علم ریاضی کی مشق ہیں۔ اب نفس یعنی روح اور روح اس میں ۲۵ خانے ہوتے ہیں۔ پانچ عرض میں پانچ طول میں اس کے پر کئے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں روح اور روح پر سے ۳۳ عدد قانون کے کم کرو۔ بقیہ پانچ پر تقسیم کرو خارج قسمت کو پہلے خانے میں رکھ کر نقش کی رفتار سے پر کرو۔ نقش پر ہوگا۔ نفس کی طبعی چال یہ ہے

۱۴	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۱	۲۳	۴	۲۰	۳
۱۰	۱۸	۱	۱۳	۲۲
۳	۱۲	۲۵	۸	۱۶
۲۳	۶	۱۹	۲	۱۵

پانچ قانون کے خارج کریں تو ۶ کی تقسیم کے بعد جو خارج قسمت ہو چلے خاند میں
 میں تو ایک عدد کے اضافہ کی ضرورت نہیں ہے سوس کی چال یہ ہے اور کسر پر
 نے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر تقسیم سے پانچ باقی رہیں تو خاند ۳ میں ایک کا اضافہ کرو
 تین باقی رہیں تو خاند ۱۹ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر تقسیم سے ۲ باقی رہیں تو خاند
 میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر باقی ایک رہے تو خاند ۳۱ میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش

۳۶	۳۸	۳۲	۱	۱۳	۲۰	۳۹
۳۰	۳۶	۳	۹	۱۵	۲۸	۳۲
۳۸	۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۳۲
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۰	۳۳
۹	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۶
۱۶	۲۲	۳۵	۳۱	۳۷	-	۱۰
۲۰	۳۰	۳۶	۳۱	۶	۱۳	۱۸



اب مسیح ہفت در ہفت کا قاعدہ معلوم کرو اس میں سات خانے عرض میں اور
 خانے طول میں ہوتے ہیں کل ۳۸ خانے ہوتے ہیں۔ قاعدہ اس کے پر کرنے کا
 ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے ایک ۳۸ خانے عدد قانون کے خارج کرو اور
 باقی رہیں ان کو سات پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چلے خاند میں رکھ کر حسب
 اچال سے پر کرو۔ نقش پر ہوگا۔ مسیح کی چال یہ ہے۔

جیسا کہ میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ اس کی نقش صرف مثلث اور مربع ہیں
 سب زیت کلام اور جولانی طبع نیز علم ریاضی کا مظہر ہے۔ تمام میں نے سب
 اس کی مناسبت سے ہفت در ہفت تک نقش پر کرنے کا قاعدہ بیان کر دیا ہے۔

کس کی کسر یہ ہے کہ اگر تقسیم سے ایک باقی رہے اور خاند ۲۱ میں دو باقی ہوں
 تو خاند ۲۱ میں ایک عدد کا اضافہ کرو۔ اگر باقی تین ہوں تو خاند گیارہ میں ایک کا
 اضافہ کرو۔ اگر باقی چار ہوں تو خاند ششم میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش پر ہوگا۔ مگر
 یہ واضح رہے کہ جس طرح مثلث کی کسر پوری نہیں ہوتی اسی طرح کس کی کسر بھی
 پوری نہیں ہوتی۔ اور اس کے علاوہ کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ جس سے مثلث پوری ہو
 جائے۔ اور اسی وجہ سے میں نے جس کے نقش سے انکار کر دیا ہے۔ اب سوس کا
 حال سنو۔ سوس کے معنی شش در شش کے ہیں۔ اس میں ۶ خانے طول میں اور
 چھ خانے عرض میں ہوتے ہیں یعنی کل ۳۶ خانے ہوتے ہیں۔ اس کے پر کرنے کا قاعدہ
 یہ ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے ۳۶ عدد قانون کے خارج کرو۔ باقی کو ۶ پر
 تقسیم کرو۔ اور خارج قسمت میں ایک کا اضافہ کر کے حسب قاعدہ چال سے نقش پر
 ہوگا۔ مگر یہ اعداد طبعی ہیں۔ اگر مجموعہ میں سے یعنی جس قدر اعداد ہوں۔ ان میں
 ایک سو پانچ قانون کے خارج کر کے ۶ پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چلے خاند میں رکھ
 کر حسب قاعدہ چال سے پر کرو۔ یہاں غور کر لو کہ اگر ایک سو گیارہ عدد قانون کے
 خارج کر کے چھ پر تقسیم کرو اور خارج قسمت چلے خاند میں رکھو۔ تو ایک عدد کا
 اضافہ خارج قسمت پر کرو۔ اگر جملہ اعداد میں سے ایک

۸	۱۱	۵۲	۱۰
۵۱	۲	۷	۱۲
۳	۵۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۵۳



باقی نقش تو انکوں کے ہو سکتے ہیں۔ اب معلوم کرو کہ وہ نقش اول ہیں جس کو
عالمین نے بہت ہی عظمت اور عزت دی ہے اور مثلث خالی ابطن اور خمس خالی
ابطن ہے۔ یعنی جس قدر اعداد ہوں وہ مثلث کے ۸ خانوں میں پر ہو جائیں۔ اور
درمیان کا خانہ خالی رہے (مثلث کے کل خانے ۹ ہوتے ہیں) اسی طرح خمس کے
بچیس خانے ہوتے ہیں لیکن جو اعداد ہوں وہ سب بچیس خانوں میں کامل ہو جائیں
اور درمیان کا خانہ خالی رہے۔ بطن کے معنی پیٹ کے ہیں۔ چونکہ پیٹ جس کے
درمیان میں ہوتا ہے اور اس قاعدہ میں درمیان کا خانہ خالی رہتا ہے لہذا اس قاعدہ کو
خالی ابطن کہتے ہیں۔ اگر مثلث ہو تو مثلث خالی ابطن کہتے ہیں۔ اور خمس ہو تو
خمس خالی ابطن کہتے ہیں۔ مثلث خالی ابطن بھرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس قدر عدد
ہوں ان کو ۳ پر تقسیم کرو یہ واضح رہے کہ قاعدہ مثلث خالی ابطن میں ۲۷ عدد قانون
کے خارج کئے جاتے ہیں نہ تین پر مثلث تقسیم ہوتا ہے۔ بلکہ اعداد ۳ پر تقسیم کئے
جاتے ہیں۔ اب جو عدد ہیں ان کو آپ نے بارہ پر تقسیم کیا۔ خارج قسمت کو چھٹے خانہ
میں رکھو پہلا خانہ وہی ہے جہاں ایک کا ہندسہ (۱) خانہ دوم میں خانہ اول کا دو گنا (۲) خانہ
تیسرے میں چار ہیں تو خانہ دوم میں آٹھ۔ خانہ سوم میں ۱۲ یعنی ہر خانہ کے اعداد میں
خانہ اول زیادہ کرتے جائیں گے۔ اسی طرح ۸ خانوں میں نقش پر ہوگا اور درمیانی خانہ
خالی رہے گا۔ اگر تقسیم سے کچھ باقی رہے تو وہ سب یکبارگی خانہ ششم میں اضافہ کر دو
مثلث خالی ابطن کی چال یہ ہے۔

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲



مثلاً ان کے جیسا سجدہ عدد ہیں اور ہم کو مثلث خالی ابطن پر کرنا ہے۔ اب ۲۷ کو
تقسیم کیا۔ ۳۔ ۵۔ ۳۔ یعنی خارج قسمت پانچ آیا اور باقی ۶ سکے۔ دیکھو مثلث
خالی ابطن پر ہو گیا غور کرو۔ حاصل قسمت پانچ تھا۔ چھٹے خانہ میں رکھا۔ دوسرے
خانہ میں دو گنا کیا ۵۔ ۵۔ ۳۔ دوسرے خانہ میں ۳ لکھا۔ خانہ سوم میں ۱۲ کا عدد ہے۔
چوتھے خانہ میں ۱۲ خانہ دوم میں تھے اور خانہ اول میں جو پانچ تھے۔ ان کا اضافہ کیا۔ پندرہ
رہ گئے۔ خانہ چہارم میں جس میں پندرہ خانہ سوم کے اور پانچ خانہ اول کے خانہ پنجم
میں اب بھی ہیں جس خانہ چہارم کے اور پانچ خانہ اول کے خانہ ششم میں ۲۵ ہیں ۲۵
خانہ پنجم کے پانچ خانہ اول کے تیس ہونے۔ اور چھ عدد باقی کے ہیں۔ کل چھتیس
ہونے۔ خانہ سات میں ان تیس چھتیس خانہ ششم کے اور پانچ خانہ اول کے خانہ ہشتم
میں جیسا لیس ہیں۔ ان تیس خانہ ہشتم کے اور پانچ خانہ اول کے۔ دیکھو ہر طرف سے
پہچان ۲۷ ہے

۵	۲۶	۱۵
۲۵		۳۱
۳۶	۲۰	۱۰



اور درمیان کا خانہ خالی رہا۔ اسیہ ہے کہ آپ اس تفصیل سے مثلث خالی ابطن پر کر
سکیں گے۔ اور کوئی بات دریافت طلب اور ملتی ہوئی نہ رہی ہوگی۔ اب خمس خالی
ابطن کا طریقہ بھی معلوم کر لو۔ چھٹے ایڈیشن میں خمس خالی ابطن پر کرنے کا جو میں
نے طریقہ بیان کیا تھا وہ بہت مختصر تھا۔ کیونکہ کتاب کا حجم کم تھا۔ اور مضامین کی
کثرت تھی اس لیے بعض مسائل کی توضیح اور تشریح کرنے سے مجبور تھا اور جن اصحاب
کو اس علم سے واقفیت نہ تھی وہ کما حقہ نہ سمجھ سکے۔ اب میں تفصیل سے بیان کرتا
ہوں کہ شاید کوئی صاحب اس میں الجھے نہ رہیں گے۔ واضح ہو کہ خالی ابطن کا

دوم اولیٰ صوف ہے۔ صوف کے معنی درمیان کے ہیں۔ مٹھ خالی ایلن اور مٹھ
 صوف کے ایک ہی معنی ہیں۔ سب سے چھٹے گیس خالی ایلن کی چال پر کرد آپ کو
 معلوم ہو کہ اس قاعدے میں خاند آٹھ اور الخاء نہیں ہوتا

۱۶	۱۰	۱	۱۲	۲۶
۱۹	۲۱	۱۹	۱۳	۳
۱۵	۱۱		۱۲	۲۵
۵	۶	۲۳	۲۴	۴
۳۰	۱۷	۲۲	۲	۲

بلکہ آٹھ میں ایک عدد کا اضافہ کر کے اسے تو بتایا ہے اور خاند الخاء میں ایک عدد کا
 اضافہ کر کے اسے انہیں بتایا ہے۔ گیس صوف کے پر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جو عدد
 ہوں اس کو ۵ پر تقسیم کرو۔ خارج قسمت کو چھٹے خاند میں رکھو اور خاند سوم میں اس
 سے دو گنا کر دو گنا خاند سوم میں خاند دوم اور خاند اول کی میں خاند
 چہارم میں خاند سوم اور خاند اول کی میں یعنی جو قاعدہ میں نے مٹھ خالی ایلن کا
 لکھا ہے۔ یعنی ہر خاند میں خاند اول کی میں بڑھا کر اس کا آٹھ خاند پر کیا جائے گا۔

۱۹۳	۱۰	۱۲	۱۲۳	۳۱۲
۱۰۸	۲۵۳	۲۳۸	۱۵۶	۳۶
۱۸۰	۱۳۲		۱۶۶	۳۰۰
۶۰	۷۲	۲۷۶	۲۶۶	۸۶
۲۲۰	۷۰۳	۲۶۲	۷۲	۲۱



مگر جب خاند آٹھ پر پہنچیں گے تو اس میں ایک عدد کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ اس طرح
 خاند چار تک پر کریں گے اور جب خاند ۱۵ پر پہنچیں گے تو ایک عدد کا اور اضافہ کیا
 جائے گا اور نقش پر ہوگا دیکھو مثال یہ ہے کہ خاند اول سات ۷ میں اس کو گیس صوف
 میں پر کرنا ہے اور قاعدہ یہ بتایا ہے کہ جو عدد ہوں اس کو ۵ پر تقسیم کرو اور خارج
 قسمت کو اول خاند میں رکھو اور ہر خاند میں خاند اول کی میں بڑھاتے جاتا ہیں
 عدد آٹھ اور الخاء میں ایک کا اور اضافہ کرو۔ اب دیکھو کہ سات ۷ میں اس کو ۵ پر
 تقسیم کیا تو خارج قسمت ۱ آئے۔ اب خاند اول میں ۱ لکھے۔ اور خاند دوم میں ۱۴ لکھی
 یا ایلن خاند آٹھ میں خاند نو کی میں ہے اور خاند ۱۵ میں انہیں کی میں ہے۔
 گیس صوف پر ہو گیا۔ ہر پٹی کی میں سات سو ہی آگئی۔ اس سے ہے کہ اس تفصیل
 سے اب گیس صوف پر کر سکیں گے۔ اگر تقسیم کامل نہ ہو اور تقسیم سے باقی رہے تو
 کیا کیا جائے۔ تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ۵ پر تقسیم کرنے سے اگر کچھ باقی رہے تو خاند
 ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۵ پانی ۳۰ میں ۵۵۵۵ بچا اضافہ کرو۔ اسے خوب دہریں غصے کر لو۔
 خاند اگر تقسیم کرنے کے بعد باقی باقی رہیں تو پانچویں خانوں میں ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔
 ۸ میں پھر پھر کا اضافہ کرنا ہوگا اور ہر خاند میں خاند اول کا اضافہ تو ہو گا ہی اس
 کے علاوہ۔ بتایا کا اضافہ ہوگا۔ خاند ۱۵ میں ۵۵۵۵ میں اس کو ۵ پر تقسیم کیا۔ خارج
 قسمت اس اور باقی پھر رہے۔ اب اس کا گیس صوف پر کیا۔ تو یہ صورت پیدا ہوتی
 دیکھو ہر پٹی کی میں ۵۵۵۵ ہوتی ہے۔ اگرچہ اس قدر تخریج اور توضیح کافی تھی۔ لیکن
 بعض ابتدائی پڑھنے والوں کے لیے میں ہر خانے کی تخریج کرتا ہوں تاکہ راستہ باطل
 صاف ہو جائے۔

۱۹۳	۱۰۰	۱۰	۱۳۰	۲۶۳
۹۰	۲۱۶	۱۹۰	۱۳۰	۳۰
۱۵۰	۱۱۰		۱۳۲	۲۵۰
۵۰	۶۰	۲۳۰	۲۳۰	۷۰
۲۰۰	۱۷۲	۲۳۲	۲۰	۲۰

خارج قسمت آپ کے پاس ہو گئے۔ ایک پہلا اور دوسرا اب کا۔ اب سوائے خانہ ہائے
۱-۲-۳-۴ کے سب میں ۱۱ کا اضافہ کیا تو خمس اٹوف حیار ہو گیا جو یہ ہے۔ دیکھ
ایہائی تقسیم میں ۹ آیا تھا۔ لہذا خانہ اول میں نو ہونا چاہئے تھا۔ مگر یہاں۔ اکیس ہے
اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری تقسیم کا خارج قسمت ۱۱ تھا۔ اور یہ اضافہ کا خانہ تھا۔
لہذا ۱۱-۹-۲۱۔ خانہ اول میں ۲۱ لکھا۔ اوپر کی سطروں میں بیان کیا گیا ہے کہ خانہ
۳-۵-۲ میں خارج قسمت دوم کا اضافہ نہ کیا جائے گا۔

لہذا خانہ دوم میں اٹھارہ ہے۔ کیونکہ خارج قسمت اول کا دوگنا کرنا ہوگا۔ اسی طرح
خانہ تین میں ستائیس ہے۔ کیونکہ یہ بھی اضافہ کا خانہ ہے۔ دیکھو اس میں اڑتالیس
ہیں۔ چوتھے خانہ میں اگر خانہ اضافہ نہ ہوتا۔ تو چھتیس ہوتے۔ مگر چونکہ اضافہ
خانہ ہے۔ اس لیے اڑتالیس لکھنے گئے۔ ۲۱-۲-۲۸ بھایا خانوں کو اسی حساب سے
جایا کر لا اور اسی طرح خمس اٹوف پر کرو۔ یہ مقامات نہایت مشکل ہیں جن کو
نقل ہونے کی مہارت نہ ہو۔۔۔ یہ کچھ میں مشکل سے آتے ہیں۔ لہذا غلطی سے
سے بچنے کی کوشش کریں۔

اب ایلیات اور اس میں اٹھ ہوتی رہ گئی یعنی اگر اعداد ایسے ہوں کہ چار پر تقسیم
کرنے سے بھی کچھ باقی رہ جائے تو اس بھایا کو کسی جگہ اور کسی طرف سے پر کیا جائے
تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ تقسیم ثانی یعنی چار پر تقسیم کرنے سے جو باقی رہے تو تمام
بھایا کو خانہ ۵-۱۱-۲۲-۲۵ میں بڑھا دیں۔ ۱۱ چار پر تقسیم کرنے سے بھایا
بڑی ہے ۱۔

۱۵۶	۹۰	۲۱	۱۳۰	۲۳۹
۹۳	۳۰	۱۸۵	۱۲۹	۲۴
۱۵۹	۱۵		۱۳۸	۲۳۴
۲۵	۳۹	۲۱۹	۲۳۰	۴۵
۱۹۲	۱۹۲	۲۱۰	۱۸	۳۸



مثلاً اعداد ۳۵ ہیں ان کو ۱۵ پر تقسیم کیا۔ خارج قسمت ۹۔ باقی ۵۔ اب ۵ کو
دوبارہ چار پر تقسیم کیا تو خارج قسمت بارہ باقی دو خمس اٹوف یہ ہوا اب میں اس کی
تشریح کرتا ہوں۔ خوب غور کرو اور حل کرو۔ خمس اٹوف کی چال جو پہلے صفحہ میں
اب اس میں لکھ آیا ہوں اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو پہلے خانہ میں اکیس ہیں۔ اس قاعدے
سے اس کہ ایہائی تقسیم میں یعنی چھ سو پینتیس (۳۵) کو ۱۵ پر تقسیم کرنے سے خارج
قسمت نو آیا تھا اور دوبارہ تقسیم میں یعنی ۱۱ چار پر تقسیم کرنے
سے خارج قسمت بارہ آیا تھا۔ لہذا ۱۱-۲-۲۱ ہو پہلے خانہ میں ۲۱ رکھو۔ اس سے پہلے
۱۱ تقسیم تھی اس میں بتایا گیا تھا کہ پہلے خانہ میں دوبارہ تقسیم کا بھایا زیادہ کرو جبکہ
دوبارہ تقسیم سے باقی کچھ رہے اس میں ۱۱ خانے اضافہ کے ہیں اس کی تشریح اس
سے قبل والے قاعدے میں بیان کر آیا ہوں۔ اب خانہ دوم کو دیکھو اس میں اٹھارہ
ہیں کیونکہ یہ خانہ پہلی تقسیم میں اضافہ کا ہے۔ ۵ اس تقسیم میں ۹-۹-۱۸ ہونے
لہذا اس میں خانہ دوم میں ۱۸ لکھو۔ اب خانہ سوم پر نظر کرو۔ اس میں ستائیس
ہیں۔ کیونکہ یہ خانہ بھی ہر ۱۱ تقسیم میں اضافہ کا نہیں ہے لہذا ۲۸ لکھو۔ یعنی ۱۸
اعداد تو خانہ دوم کے اور ۹ خانہ اول کے اب خانہ چہارم پر نظر کرو۔ اس میں اڑتالیس
ہیں۔ یہ خانہ تقسیم ہائے اضافہ کا ہے۔ لہذا ۲۸ خانہ سوم کے۔ اور ۹ خانہ اول کے
اور بارہ تقسیم ۱۱ کا خارج قسمت ٹھہر اڑتالیس ہو ۱۱-۲۸-۲۵-۵-۱۱ اب خانہ پنجم
پر نظر کرو۔ یہ خانہ ہر ۱۱ تقسیم کے اضافہ کا ہے لہذا ۲۵ لکھا۔ خانہ چہارم کے اصل
اعداد ۳۸ تھے ۱۱ تقسیم ۱۱م کے بھایا خانے سے ۲۸ ہوا لہذا ۳۸ خانہ چہارم کے اور ۹ خانہ
اول کے کل ۲۵ ہو ۱۱۔ اب خانہ ششم پر نظر کرو اس میں ۳۸ ہیں۔ یہ خانہ تقسیم ۱۱م
کے اضافہ میں ہے۔ دیکھو ۲۵۔ خانہ پنجم کے اور نو خانہ اول کے اور بارہ تقسیم ۱۱م کا
خارج قسمت طایا کل ۳۸ ہونے۔ ۲۵-۹-۵-۳۸۔ یہ خانہ بھی تقسیم ۱۱م کے اضافہ کا
ہے۔ لہذا ۳۸ اصلی خانے کے ۱۱-۹-۵-۳۸ اس پر ۱۱ تقسیم ۱۱م کا خارج قسمت زیادہ

کیا۔ تو پچھتر ہونے۔ یعنی ۳۳۔ اور ۴ کل ۳۷۔ اب خانہ نو پر نظر کرو (یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جس خانہ میں خانہ ہشتم نہیں ہوتا) خانہ نہم میں ترانوے ہیں۔ اس لیے کہ اکیاسی سلسلہ کے (۹-۸-۲۹) اور ۴ تقسیم دوم کا خارج قسمت (۸۱-۳-۹۳) اب خانہ دہم پر نظر کرو اس میں نوے ہیں کیونکہ یہ خانہ ہر ۱۱ تقسیم میں اضافہ کا نہیں ہے (۹-۳-۹۰) اب خانہ یازدہم پر نظر کرو۔ اس میں ۱۱ ہیں کیونکہ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے خارج قسمت کے اضافہ کا ہے۔ لہذا ۹۹ سلسلہ کے اور بارہ تقسیم دوم کا بچایا (۱۹-۳-۱۱۰) اب خانہ دو ازدہم پر نظر کرو۔ اس میں ۳۰ ہیں۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے اضافہ کا ہے لہذا ۳۸ سلسلہ کے اور ۴ خارج قسمت تقسیم دوم کے کل ۳۳ ہونے (۳-۹-۳۸) اب خانہ سیزدہم پر نظر کرو۔ اس خانہ میں ۳۹ ہیں۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم اضافہ میں شامل ہے لہذا (۳-۹-۳۹) اب خانہ چہار دہم پر نظر کرو۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے اضافہ میں شامل ہے۔ اس لیے ۳-۳۹-۳۸ لہذا خانہ چہار دہم میں ایک سواڑتیس لکھ دیئے۔ اب خانہ یا (دہم پر نظر کرو۔ اس میں ایک ۳۰ انہیں ہیں۔ دیکھو یہ خانہ تقسیم سوم کے اضافے کا بھی ہے۔ مثال میں بتایا گیا ہے کہ تقسیم سوم میں اگر باقی رہے تو خانہ ۱۵-۱۶-۱۹-۲۳-۲۵ میں اضافہ ہوگا۔ علاوہ اس اضافہ کے جو تقسیم دوم کا ہے خانہ ۱۵ میں ۳۹ کی تفصیل یہ ہے کہ خانہ ۲۰ میں سلسلہ کے ۳۵-۱۵-۹-۳۵) تقسیم دوم کے ۴ تقسیم سوم کے ۲ کل ۳۹ (۳۵-۳۵-۳۹) اب خانہ شانزدہم آیا۔ اس خانہ میں ایک سو چھپن ہیں۔ یہ خانہ تقسیم سوم کے اضافہ کا نہیں۔ تقسیم دوم (۱۱) اضافہ کا ہے۔ یعنی سلسلہ کے ۳۳-۹-۳۳) ایک سو چوالیس) اور اضافہ یعنی تقسیم دوم کا خارج قسمت ۴ کل ۱۵۶ (۳۳-۳۳-۱۵۶) اب خانہ ہفت دہم آیا اس میں ۱۱۶ ہیں یہ خانہ تقسیم سوم کے اضافہ کا ہی ہے۔ سلسلہ کے اعداد ۱۵۳-۱۶-۹-۱۵۳) ۴ کا اضافہ تقسیم دوم کے خارج قسمت کا اور دو کا اضافہ بچایا تقسیم سوم کا میزان کل ۱۱۶ (۱۵۳-۹-۳-۱۱۶) اب خانہ بیس دہم آیا۔ اس میں

اور جس خانہ میں یہ خانہ نہیں ہے۔ لہذا خانہ ۱۶ کے بعد یہ خانہ نو ازدہم آیا اس خانہ میں ۱۸۵ ہیں جس کا حساب یہ ہے کہ سلسلہ کے خانہ ۱۹ میں ۱۸۱۔ تقسیم دوم کے خارج قسمت کا اضافہ ۴۔ اور تقسیم سوم کا باقی ۲۔ کل میزان ۱۸۵ (۱۸۱-۲-۲-۱۸۵) خانہ ۱۹ بھی تقسیم سوم کے اضافہ کا ہے اب خانہ بسٹم آیا۔ یہ خانہ تقسیم سوم کے بچایا کے اضافہ کا نہیں ہے۔ صرف تقسیم دوم کے خارج قسمت کے اضافہ کا ہے۔ لہذا سلسلہ کے اعداد سے خانہ اسیستم میں ۱۸۵ تھے۔ اس میں خارج قسمت تقسیم دوم کے ۴ عدد کا اضافہ کیا۔ کل ۱۹۱ (۱۸۵-۲-۲-۱۹۱) لہذا خانہ بسٹم میں ۱۹۱ لکھ دیا۔ اب خانہ بست ویک آیا۔ اس میں ۱۱ سو ایک ہیں۔ اس کا حساب یہ ہے کہ یہ خانہ تقسیم سوم کے بچایا کا نہیں ہے لہذا سلسلہ کے اعداد ایک سو نو میں ہونے اور تقسیم دوم کا خارج قسمت ۴ کل میزان ۱۹۱ (۱۸۹-۳-۲-۱۹۱) اب خانہ بست ویک ۱۹۱ آیا۔ یہ خانہ بھی تقسیم دوم کے بچایا اضافے کا نہیں لہذا اس میں ۲۳ لکھے گئے یعنی سلسلہ کے اعداد ایک سو اٹھانوے (۲۳-۹-۹-۲۳) ۱۹۱ اس میں تقسیم دوم کے ۴ خارج قسمت کا اضافہ کیا۔ ۱۹۱ (۱۸۹-۳-۲-۱۹۱) اب خانہ بست ویک سوم آیا اس میں ۲۳۰ انہیں ہیں اس کا حساب یہ ہے کہ یہ خانہ تقسیم سوم کے بچایا کا اضافہ نہیں ہے لہذا سلسلہ کے اعداد اس میں ۲۰۰ ہونے (۲۰۰-۹-۲۳-۲۰۰) اس میں ۴ کا اضافہ تقسیم دوم کے خارج قسمت کا ۱۹۱ ہو گیا (۲۰۰-۳-۲۰۰) اب خانہ بست ویک چارم آیا۔ اس میں ۲۳۰ ہیں۔ یہ خانہ تقسیم سوم کے بچایا کے اضافہ کا بھی کا ہے۔ لہذا سلسلہ کے اعداد ۲۳۰ ہونے ۴ عدد خارج قسمت تقسیم دوم کے اور ۴ عدد بچایا تقسیم سوم کے مجموعہ میزان ۲۳۰۔ اب خانوں کے حساب سے تو ۲۵ کا خانہ آتا چاہئے لیکن ایک خانہ درمیان میں خالی چھوڑا گیا ہے۔ لہذا اسے چھپیوں خانہ کہتے ہیں دیکھو اس میں ۲۳۸ ہیں۔ اس کا حساب یہ ہے کہ سلسلہ کے اعداد ۲۳۳ (۲۳۱ ضرب ۹)۔ ۲۳۳ اس میں ۴ عدد تقسیم دوم کے خارج قسمت کے بڑھائیے اور ۲۵ عدد تقسیم سوم کے بچایا کے بڑھائیے گئے مجموعہ ۲۳۸ (۲۳۳-۳-۲۳۳-۲۳۸)۔

نفس اہول کا بیان مضم ہو چکا اور جس تشریح اور تفصیل سے ہم نے بیان کیا ہے آپ اس سے قبل کسی کتاب میں نہیں دیکھیں گے۔ یہ ایسے باریک کام ہیں کہ آپ کو پڑھنے اور سمجھنے میں بھی ذرا کوفت ہوگی اور دل اٹھتا ہوگا۔ لیکن اس کے دماغ کی کوفت کو دیکھنے جس نے یہ حساب لگایا۔ ایک حکیم اور ڈاکٹر صرف مغز پر انگلی رکھتے کی فیس ایک روپیہ سے لیکر سینکڑوں روپے تک لیتا ہے۔ ایک وکیل اور جج سز آپ کی طرف سے عدالت میں کھڑے ہو کر مختصر تقریر کرنے کی فیس سینکڑوں روپے لیتا ہے۔ غریب معصفت نے کھنوں اپنے دماغ کو پاش پاش کیا اس کے منتشر اور پراگندہ خیالات ہر طرف سے سٹ کر کھنوں اسی کتاب کی تدوین میں لگاتے بہر حال اگر آپ قدر دانی کریں تو کتاب واقعی قابل قدر ہے اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے فائدہ پہنچائیے۔ آمین۔

نفس اہول میں اس قدر سر کھپایا کہ جن کا سمجھنا بھی دشوار ہو گیا اور واقعی ابتدائی قاری کے واسطے دشوار ہے۔ لہذا میں بالکل سیدھا اور آسان طریق نفس اہول کا لکھے دیتا ہوں اس میں کوئی طوالت اور دماغ سوزی نہیں ہے۔ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے چالیس عدد مہنا کر کے جو باقی ہوں ان کو اپنے پاس محفوظ رکھو اب نفس ہما اور اس میں خانہ اول سے خانہ انیس تک ایک سے انیس تک پر کرو یعنی ایک دو تین۔ یہاں تک کہ خانہ انیس میں ۱۹ لکھو۔ اب خانہ بیس آیا تو یہاں سے ہر خانہ

۸	۲	۱۶	۲۰	۱۳
۱۵	۲۲	۱۳	۷	۱
۱۲	۶		۱۹	۲۳
۴	۱۸	۲۲	۱۱	۵
۲۱	۱۰	۹	۳	۱۷



میں وہ عدد پر کرنا شروع کرو جو چالیس مہنا کرنے کے بعد آپ کے پاس ہیں۔ اس طرح نفس خالی ابطن پر ہو جائے گا۔ اس نفس خالی ابطن کی چال اوپر ہے۔ اب میں نقش نفس اہول پر کر کے دکھاتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے

۸	۲	۱۶	۲۰	۱۳
۱۵	۲۲	۱۳	۷	۱
۱۲	۶		۱۹	۲۳
۴	۱۸	۲۲	۱۱	۵
۲۱	۱۰	۹	۳	۱۷



اس میں سے ۴۰ کم کئے باقی رہے ۳۹۔ اب ان کو اپنے پاس محفوظ رکھا دیکھ نقش پر ۱۲۔ ہر پتی کی میں سے عدد آگئی۔

اب معلوم ہو کہ جس طرح عمل یا دعائے کی ذکوۃ ہوتی ہے اسی طرح نقوش کی بھی ذکوۃ ہے۔ مگر عمل اور نقوش کی ذکوۃ میں فرق ہے ملاحظہ فرمائیے تو یہ ہی ہے کہ عمل یا دعائے کا کیا جاتا ہے اور نقوش لکھا جاتا ہے عمل یا دعائے کی ذکوۃ لکھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ میں عمل اور دعائے کی ذکوۃ کا مفصل طریق اسی کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔ یہاں صرف نقوش کی ذکوۃ کا طریق بیان کرتا ہوں۔ اول تو یہ معلوم کیجئے کہ بعض نقوش ایسے ہیں کہ ان کی ذکوۃ مخصوص ہوتی ہے (بعض عمل بھی مخصوص ذکوۃ سے متعلق ہوتے ہیں) اس لیے ذکوۃ کا کوئی خاص جامع اور جو سب نقوش پر عادی بیان نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن میں ایسا قاعدہ ذکوۃ کا بیان کر رہا ہوں کہ جو انشاء اللہ تعالیٰ تمام قسم کے نقوش کی ذکوۃ پر مشتمل ہوگا۔ الا شاذ و نادر۔ لیکن جو نقوش ایسے ہیں کہ ان کی ذکوۃ خاص ہے۔ اور وہ ذکوۃ خاص ہمیں معلوم نہیں۔ اور ہم نے اس سے ذکوۃ ادا کر دی (جو قاعدہ میں بیان کر رہا ہوں) تو کچھ نہ کچھ اثر پیدا ہی ہو جائے گا۔ یا قاعدہ ذکوۃ کا طریقہ نہ ملنے کی صورت میں اگر بے قاعدہ ذکوۃ ہی دینی

جائے تو عمل میں کچھ نہ کچھ اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اب ایک اور بات اٹھی ہوئی رہ گئی کہ میں آگے چل کر چند طریق ذکوۃ کے بیان کروں گا۔ تو آپ کے دل میں خطبان رہے گا کہ ان میں سے موثر اور مرغ کون سی ذکوۃ ہے میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ آپ جس پر بھی عمل کریں گے ذکوۃ ادا ہو جائے گی۔ اب وہ گیا مرغ اور غیر مرغ کا سوال اس کے متعلق گزارش ہے کہ اس کا تعلق نقش سے ہے بعض کے لیے کوئی ذکوۃ مرغ ہے اور بعض کے لیے کوئی قسم مرغ ہے اور یہ بات جب بتائی جائے جب نقش سلنے ہو۔ کیونکہ نقوش کی کوئی حد نہیں ہے لہذا تمام نقوش کا انحصار و شمار ہے اس لیے کہتے ذکوۃ نقوش (جس قدر مجھے معلوم ہیں) لکھے دیتا ہوں۔ ان اقسام میں سے جو ذکوۃ بھی آپ ادا کریں گے۔ ذکوۃ ادا ہو جائے گی ہاں مرغ اور غیر مرغ کا سوال باقی رہے گا اور اس کے حل کرنے سے میں مجبور ہوں مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا۔ ذکوۃ بہر حال ادا ہو جائیگی۔

قسم اول :- ہر نقش کے اعداد طبعی بھی ہوتے ہیں۔ پس جس قدر اعداد طبعی ہوں روزانہ اس نقش کو اتنی مرتبہ لیتے ہی دن تک لکھو۔ ذکوۃ ادا ہوگی۔ مثلاً مشٹ کے اعداد طبعی پندرہ ہیں تو پندرہ نقش روزانہ پندرہ روز تک بے نیت ذکوۃ لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔ اسی طرح مرغ کے اعداد طبعی چونتیس ہیں۔ اگر مرغ کی ذکوۃ دینا ہے تو چونتیس نقش روزانہ چونتیس دن تک لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔

قسم دوم :- اگر اعداد طبعی زیادہ ہوں تو پھر نقش کے خانوں کی تعداد کے مطابق روزانہ نقوش لکھے۔ مثلاً مشٹ کے خانے ۹ ہوتے ہیں اور مرغ کے ۱۸ خانے ہوتے ہیں لہذا نو نقوش روزانہ ۹ دن تک لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔ اور مرغ کی ذکوۃ کے لیے سولہ نقش روزانہ سولہ دن تک لکھنے سے ذکوۃ ادا ہوگی۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ذکوۃ غیر اول سے ذکوۃ غیر دوم کمزور ہے۔ تاہم کام دیتی ہے۔ اگر معمولی کام ہے تو ذکوۃ غیر دوم ہی کام دے جاتی ہے البتہ اہم اور مشکل کاموں میں تاثیر کم کرتی ہے۔

قسم سوم :- کوئی بھی نقش ہو اور کسی کام کے لیے نقش لکھ رہے ہو تو ہر نقش کو تین سو ساٹھ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک لکھو یہ ذکوۃ ہر دو ذکوۃ ہائے سابقہ پر مرغ ہے اور کامل اثر پیدا کرتی ہے۔ ذکوۃ ادا کرنے میں وہ سب پابندیاں ہیں جو ذکوۃ عمل میں ہوتی ہے یعنی پاکیزگی طہارت۔ وضو۔ خوشبو۔ پابندی مقام۔ قبلہ رخ ہونا۔ رمضان سے لکھنا۔ بہر حال اولیٰ ہے۔ ہاں تباہی و بربادی۔ دشمن اور باہمی مفارقت کے واسطے۔ اگر سیارہ دھنشتی سے لکھا جائے تو افضل ہے۔ اگر کسی موقع پر رمضان نہ ملے تو بدی نہ ترکاری میں اولیٰ جاتی ہے۔ اسے باریک بینی کر اور پانی میں گھول کر کپڑے میں بچان لیں۔ یہ بھی پاک صاف دھنشتی ہے۔ اب یہ رہا کہ روزانہ جو نقش لکھے جائیں ان کا کیا کیا جائے۔ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ نقوش کی چار قسمیں ہیں۔ آتش باری۔ آبی۔ خاکی۔ پس جس نقش کی آپ ذکوۃ دے رہے ہیں۔ اگر وہ نقش آتش ہے تو آگ میں بٹا دیا کریں اور نقش جو بطور ذکوۃ کے روزانہ لکھا کریں۔ اگر پانی ہے تو کسی وقت سے باقاعدہ دیا کریں۔ اگر آبی ہے تو پانی میں بہا دیا کریں اگر خاکی ہے تو زمین میں دفن کر دیا کریں۔ لیکن اگر اس کے برعکس کیا کریں۔ یا سب قسم کو پانی میں ہی مرق کر دیا کریں یا زمین میں دفن کر دیا کریں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ مثلاً نقش آتش ہے اس کی ذکوۃ کہ جو نقش لکھے گئے ہیں اگر پانی میں مرق کر دیئے جائیں تو کوئی نقصان نہیں ہے یہ بھی واضح رہے کہ بعض اصحاب بٹانے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یعنی خدا کے پاک کلام کو بٹانا اچھا نہیں ہے مجھے بھی اس سے اتفاق ہے اور میں اس عمل کو بٹانا مناسب نہیں سمجھتا جس میں خاص اہمیت آتی ہوں۔ لیکن جب کسی آیت کو اعداد میں تبدیل کر لیا تو گو روحانی طاقت کم نہ جائے۔ کی اس میں موجود ہے لیکن بظاہر ہر حرف اعداد میں تبدیل ہو گئے اس لیے عملیات میں ان کو بٹانا جائز کر لیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کر دیا۔ بٹانا یا مرق کرنا یا دفن کرنا سب جائز ہیں۔ ایک قسم کی ذکوۃ بعض استاد نے بتائی تھی وہ بھی

ی ہے یعنی اس میں اصل یا اہم کی دکانا کرتا ہے اس کے اعداد و جمع سے حاصل کردہ اور
مربط یا مشط میں یہ کہ اور اس میں ربط یا مشط کو اپنی مرتبہ لکھو جس قدر اصل اعداد
ہوں۔ دکانا ادا ہوگی۔ مثلاً ہم اند شریف کے اعداد سات ۳ چھپاسی ہیں یعنی دہد کے
اعدادی حساب سے اس ۸۱ کو مربع یا مشط میں یہ کہ اور اس میں ربط یا مشط کو
۸۱ مرتبہ لکھو تو ہم اند شریف کی دکانا ادا ہوگی وہ اند اعظم۔ لیکن یہ بات واضح ہے
کہ نقوش کی دکانا ضروری ہے عملیات میں دکانا نیز اس میں ہے اصل میں دکانا ضروری
نہیں۔ نقوش یعنی دکانا کے بھی کام دیتا ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ نقل یعنی دکانا کے
کام نہیں دیتا مگر نقوش ادا دکانا کے کام دیتا ہے۔ ہاں دکانا کے بعد اس میں نقل
ہو جاتی ہے اور نقوش بھی نقل اس کے ہی کام دیتا ہے۔ میں نے حتی الامکان وضاحت
کے بیان کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کتاب آپ کو مفید کرے۔

نقوش میں مشط یا مربع یا گیس میں طرح بار بار آتی ہے۔ یعنی اگر مشط پر
کرتا ہے تو جس قدر اعداد ہوں ان میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کردہ۔ آخر یہ بارہ
کیوں اور کہاں سے آئے اسی طرح مربع پر کرتا ہو۔ تو جس قدر اعداد ہوں ان میں سے
تین عدد قانون کے خارج کردہ۔ آخر یہ تین کہاں سے آئے اور کیوں اسی طرح گیس
مستوی وغیرہ میں ایک خاص عدد قانون کے خارج کئے جاتے ہیں۔ یہ قانون کے اعداد
کہاں سے آئے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ جس نقوش میں جس قدر خانے ہوں ان میں
سے ایک کم کر کے بقایا کو نصف کردہ۔ اس نصف کو ایک پٹی کے خانوں سے ضرب
دو۔ جو حاصل ضرب ہو وہ ہی اعداد طرح کے ہوں گے۔ مثلاً مشط کے خانے ۹
ہوتے ہیں ان میں سے ایک کم کیا تو باقی رہے آٹھ۔ آٹھ کا نصف چار۔ مشط کی ہر
پٹی میں تین خانے ہوتے ہیں۔ لہذا چار کو تین سے ضرب دیا تو بارہ عدد حاصل ہوئے
۲۔ ۳۔ ۴۔ لہذا مشط کے اعداد طرح بارہ ہونے۔ اور یہی قاعدہ اعداد طرح کی
نقلنے کا ہے اور جس نقوش کے اعداد طرح نقلنے ہوں اسی قاعدہ سے اعداد نقل سکتے

ہیں۔ مثلاً مربع کے ۱۶ خانے ہوتے ہیں۔ حسب قاعدہ ایک کم کیا۔ باقی ۱۵ ہوں
۱۵ سے ۱۵ کے نصف ۷۔۵ ہے سات کا ہوا۔ لہذا مربع کی ہر پٹی میں چار خانے ہوتے
ہیں ۱۵ کا کو چار میں ضرب دیا تو تین ہونے۔ اس میں مربع کی طرح تین کی ہوتی ہے
گیس کے خانے ۱۲ ہوتے ہیں۔ اس میں حسب قاعدہ ایک کم کیا تو باقی ۱۱۔ اس کے
۱۱ سے ۱۱ کے نصف ۵۔۵ کا ہوا۔ گیس کی ہر پٹی میں پانچ خانے ہوتے ہیں۔ پانچ کو
پانچ سے ضرب دیا تو ساٹھ ہونے اس گیس کی طرح ساٹھ کی ہوتی ہے۔ اسی طرح
مستوی کا حساب ہے مستوی کے کل خانے ۳۳ ہوتے ہیں ان میں سے ایک کم کیا تو
باقی ۳۲ ہوں اس کو نصف کیا تو ۱۶ عدد ہوا۔ مستوی کی ہر پٹی میں ۹ خانے
ہوتے ہیں ۱۶ کو ۹ میں ضرب دیا تو ایک سو پانچ ہونے اس مستوی کی طرح ایک
سو پانچ کی ہوتی ہے اچھا ابھی کی کسر ایک سو گیارہ۔ یعنی حساب پانچ سے ۱۱ عدد
ہوا۔ اس میں ایک پٹی کے خانوں کے اعداد زیادہ کرنے۔ پانچ میں ۱۱ عدد ہوتی ہے
مگر کسر کی وجہ سے خانوں پانچوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔ کسر کو خوب دیکھ واضح کرتا
ہوں۔ اس کو خوب دیکھ کر۔ یہ کہ کسر کا قانون اگر اسی طرح لکھ میں دانتے تو
نقل پر کرنے میں دشواری ہو جاتی ہے دیکھو مستوی کی ہر پٹی میں چھ خانے ہوتے
ہیں اور ہم نقوش کے خانے ۳۳ ہیں۔ اب شمار کردہ ۳۳ سے چھ خانہ ۳۹ ہے لہذا
اگر کسر ایک کی ہے تو خانہ ۳۹ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر ۲ کی کسر ہے تو خانہ ۳۹
میں اضافہ کرو۔ اگر تین کی کسر ہے تو خانہ ۳۹ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر کسر چار کی
ہے تو خانہ تیرہ میں ایک کا اضافہ کرو۔ اگر کسر پانچ کی ہے تو خانہ سات میں ایک کا
اضافہ کرو۔ یہ ہی قاعدہ ہر نقوش کی کسر اور ہر نقوش کو پر کرنے میں استعمال کر سکتے
ہیں۔ چاہے جسے اعداد کا نقوش ہو۔ میں نقوش کی تفصیل اس قدر بیان کر چکا۔ جس
قدر کی کسر اجمال میں ضرورت ہے ورنہ علم کی کوئی اجازت نہیں ہے۔



علم النجوم

نجوم جمع ہے نجوم کی اور نجم کے معنی ستارے کے ہیں۔ یعنی علم سیارگان خالق کائنات نے نظام عالم گردش سیارگان سے وابستہ کیا ہے جو کچھ بھی عالم میں ہو رہا ہے وہ سیارگان کا ہی اثر ہے۔ دن اور رات سردی اور گرمی۔ بارش اور خشکی۔ درختوں کا اگنا ان کا برگ و بار کا پیدا ہونا۔ پھولوں میں رنگ اور خوشبو یہ سب سیارگان ہی کا اثر ہے۔ اگر گردش سیارگان نہ ہو تو نظام عالم تبدیل ہو جائے بعض اصحاب کا خیال ہے کہ ہمارے کاروبار اور مقاصد کے بننے اور بگڑنے کا تعلق سیارگان سے نہیں لیکن وہ انوکھ تامل کریں تو معلوم ہو گا کہ ہر شے میں سیارگان کا ہی اثر ہے۔ وقت پر بارش نہ ہونی۔ ذراعت کو نقصان پہنچا جس کے پاس غلہ کا انبار ہے اس کو نفع ہو گیا۔ یہ گردش سیارگان کا ہی اثر تھا۔ موسم سرما تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کسی کو تھریا ہوا کسی کو فارج نے ستایا۔ یہ سب سیارگان کا ہی اثر تھا در کے مریض اور گھبراہٹ کے روگی۔ موسم سرما میں ہی زیادہ تکلیف پاتے ہیں اور یہ سب سیارگان کا ہی اثر ہے۔ عرض کوئی شے اور کوئی جسم اور کوئی کام نہیں جس میں سیارگان کی گردش کام نہ کرتی ہو۔

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ شریعت نے اسے باطل قرار دیا ہے۔ بیچک شریعت کے سامنے ہمارا سر تسلیم خم ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیے کہ شریعت کسی علم کو بحیثیت علم ناجائز قرار نہیں دیتی۔ جب علم نجوم کی حد سے باہر نکل کر علم غیب میں شامل کر دیا جائے تو وہ گناہ ہے لیکن جب علم کو غیبات تک محدود کر کے یقین تک نہ پہنچایا جائے تو وہ گناہ نہیں۔ جب کسی سوال کو اس عقیدے سے بتایا جائے کہ حساب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ باقی خدا قادر اور عالم الغیب ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے خلاف

بھی ہو جائے تو پھر کوئی گناہ نہیں۔ رہا یہ کہ پوشیدہ حالات کا معلوم کرنا ہی علم غیب ہے۔ صحیح نہیں۔ ہر پوشیدہ علم کو علم غیب جان لینا زیادتی ہے۔ دیکھو ایک غیب نہیں دیکھ کر کہتا ہے کہ آپ کے پیٹ میں نقصان ہے۔ نگر میں خرابی ہے وغیرہ وغیرہ اور آپ اسے علم غیب نہیں کہتے۔ بلکہ علم ہی کہتے ہیں حالانکہ طبیب نے دہشت چڑھا ہے۔ نگر دیکھا ہے (اور حقیقت یہ ایک علم ہے) علم غیب نہیں ہے۔ اس میں غیب کی حرکت سے انسان کے اندرونی اعضا کا حال معلوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علم نجوم ایک علم ہے جس میں سیارگان کی گردش سے کسی انسانی کا حال معلوم کیا جاتا ہے۔ وہاں بھیی منہ سے آسمان پر ستارے عدد شمار سے باہر ہیں۔ ستارے دو قسم کے ہیں ایک تو ثابت دوسرے سیارے۔ ثابت اپنی جگہ رہتے ہیں۔ یعنی حرکت نہیں کرتے اور سیارے حرکت کرتے ہیں۔ ستارے بھی بہت ہیں لیکن علم نجوم سات سیارگان سے مکمل ہے۔ باقی وہ ستارے اس اور ذہب مستقل برج نہیں رکھتے اور مثل سیارے کے ہیں۔ باقی سات ستارے یعنی مریخ۔ دحل۔ مشتری۔ زہرہ۔ عطارد۔ علم نجوم کی اساس ہیں۔ علم نجوم نے آسمان میں بارہ برج تسلیم کیے ہیں جس میں سات سیارے گردش کرتے ہیں اور اسی گردش سے نظام عالم وابستہ ہے قرآن پاک میں ہے والسماء ذات البروج یعنی آسمانوں میں گو تعداد ہر برج بیان نہیں کی گئی ہے۔ تمام برج کا ہونا ثابت ہے۔ اسی طرح چاند کی گردش کا ذکر فرماتے ہوئے نہانے قدوس نے فرمایا۔ والقمر قدرناہ منازل۔ یعنی ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کی ہیں۔ اہل بصیرت نے بعد قدرناہ سے ۳۳ عدد استخراج کر کے ہر برج کے ۳۳ حصے مقرر کیے ہیں۔ علم نجوم بہت ہی وسیع علم ہے۔ زندگی کا بڑا حصہ اس میں صرف ہو جائے تب کچھ مہارت حاصل ہوتی ہے۔ میں اس باب میں صرف اسی قدر قوانین بیان کر دوں گا جس قدر عملیات میں کارآمد ہیں۔ یہ بات معلوم کر لیجئے کہ جب تک کوئی شخص علم سیارگان سے واقف نہ ہو گا عملیات میں عاجز رہے

یہاں اس کی وسعت ہے۔ نور کھائی اور میواں بادی ہے قطر ۷ ہزار ۴ میل ہے۔
جسامتہ کرہ زمین کی ۱۸ ہے۔ سال میں ایک مرتبہ زمین کے قریب یعنی زمین سے
مترقب ۱۱ کروڑ ۴۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر آجاتا ہے۔ ۱۱ صلیب دکھائی دیتا ہے۔ دور
اس کا حقیقی فاصلہ زمین سے ۶ کروڑ ۷۲ لاکھ میل ہے۔ ۳۰ راج سے ۳ کروڑ ۵۶ لاکھ میل
دور ہے ۱۶ دن میں اپنے گھر پر گھوم جاتا ہے۔

اب دحل کا حال معلوم کرو۔ دحل فلک اعظم کا مالک ہے۔ جدی اور دلو ہادی ہے زمین سے ۳۳۷ گنا بڑا ہے اور قطر ۷۹ ہزار میل ہے سورج سے ۷۸ کروڑ ۵۵ لاکھ میل کا فاصلہ ہے۔ رفتار فی سیکنڈ ۵۸۹ میل ہے۔ ۱۱/۲ دن میں لہٹا اور پھر گھوم جاتا ہے۔ ایک برج کو ۲۱/۲ سال میں طے کرتا ہے ۲۹/۱۲ سال میں سورج کے گرد پھر گزرتا ہے باقی راس اور ذب اگرچہ سیارگان میں شامل نہیں مگر عام علم نجوم کے حساب میں ہیں۔ ان کی رفتار ہمیشہ اتنی ہوتی ہے۔ سات سیاروں میں سے وہ ستارے شمس اور قمر ایک ایک برج کے مالک ہیں اور پانچ سیارے ۱۱ برج کے مالک ہیں چاند سورج ہمیشہ سیدھی رفتار سے چلتے ہیں اور پانچ ستارے کبھی سیدھی کبھی الٹی چلتے ہیں۔ ان ہی پانچ ستاروں کو طرہ قیمرہ کہتے ہیں۔ سیلیر انوار منگل شمس سے متعلق نہیں ہے۔ بدھ۔ جمعرات جمعہ قمر سے متعلق ہیں۔ ذیل کے نقطہ سے کیفیت معلوم کرو۔

مسترد	دول	خس	قر	مربخ	مطارد	مشتري	نصرو
مسترد	دول	خس	قر	مربخ	مطارد	مشتري	نصرو

ٹرف ہوتا ہے۔ ابرو کو بہوٹ۔ معشقی کو وبال ہے۔ اس کے پادبوسوں کو جہ میں
سبیل طلع ہوتا ہے۔

میں گھٹا ہوتا ہے ۔
 صبح میزان - مذکر - بہاری - ثابت - بہاری - سرد خشک - ستارہ زہرہ اکبیری
 درجہ پر اعلیٰ کو شرف ہے ۔ جو ستارہ اس میں ہوگا وہ طالع کا دشمن ہوگا ۔ مرنے کو
 دیال اور شمس کو بہوڑ ہوتا ہے ۔

مرج مقرب - مذکر - بنیادی - آتش - خشک - ناریس - ستارہ مرجع اور برج ۳۳ میں
دوب کا شرف ہے اور راس کا بیڑا ہے اور عطارد کا وصال ہے۔

مریج جدی - مونسٹ - یلی - مطلب - تماکی - سگار - زحل - الماسیہیں اور جدی
مریخ کا شرف ہے - اور قمر کا وہیل اور مشتری کا پہاڑ ہے -

برج دلو - مذکر - جداری - بدی - ثبات - اس میں شمس کا وہیل ہے -
برج حوت - مؤنث - لیلی - ذہنی - ترقی - سرپرست - ستارہ عطارد اس
میں گردش کرتا ہوا آتا ہے - قوی ہوتا ہے - مگر مصادر کو وہیل اور مہرہ ہے -
ساتھیوں درجہ پر ازہرہ کا شرف ہے -

ذیل کے نقشہ سے مدد کر کے دو دشمنی سیارگان کا حال معلوم کرو۔

نام ستاره	شمس	قمر	مزنج	عطارد	مشتري	زهره	زحل	انواع
شمس	x	دوست	دوست	دوست	دوست	دشمن	دشمن	دشمن
قمر	دوست	x	دوست	دشمن	دوست	دشمن	دشمن	دشمن
مزنج	دوست	مساوی	x	مساوی	مساوی	مساوی	دشمن	دشمن
عطارد	مساوی	دوست	دشمن	x	دشمن	دوست	دوست	دوست
مشتري	دوست	مساوی	مساوی	مساوی	x	مساوی	مساوی	مساوی
زهره	دشمن	مساوی	مساوی	دوست	مساوی	x	دوست	دوست
زحل	دشمن	مساوی	مساوی	مساوی	مساوی	دوست	x	دوست
رأس و ذنب	دشمن	مساوی	مساوی	مساوی	مساوی	دوست	دوست	x

واضح ہے کہ ہر ستارہ گردش میں ہے اور ان مقامات کی جو ایک سراج سے
 دوسرے سراج تک مقرر ہیں ۲۸ منزلیں مقرر کی ہیں۔ ان مقامات کو بندی میں مختصر اور
 عربی میں منازل کہتے ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ شریطن (سوتلی) بطین (بونی)
 ثریا (کرک) درین (دہنی) بقعہ (سرگڑا) منہ (اندرا) ذراعہ (دیس) نشرہ (پکھا) طوق
 (فلکیہ) صیہ (گکھا) لندہ (پوریا) صرف (ازروحا) حواست (ساک) اجرا (غفرا) سواتی
 (طاک) اعلیٰ (ازروحا) ثول (سوا) خاتم (پوریا کھا) بلدہ (حرا کھا) کات
 (بلت) بلدہ (شرین) حودہ (حشمت) اظہ (است پکھا) مقدم (پوریا کھا) موخر
 (ازروحا) پوریا (ارزاتی) اور یہ منازل کچھ پر مشتمل ہے یعنی ۲۸ حرف کچھ پر تقسیم
 ہیں شریطن کا حرف اور بدیع رکھا کات ہے جب سیدگان ان منزلوں کی سیر کرتے ہیں
 تو بعض سجدہ اور بعض گھس ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے ہر ایک کی حالت سجدہ گھس
 معلوم کہ۔ ہر ستارے کے تحت میں جو منزل قرار ہیں جب کوئی ستارہ ان منزلوں
 میں آتا ہے تو سجدہ اور قوی ہوتا ہے۔

سی	قر	سج	مطارد	مشتزی	بمرو	احصل	ایزاد
پشتو	چیمه	عرا	اکبیل	سود	تربا	نعام	موتور
توزاد	ایمرو	سنگ	قیب	ایمیه	ایمرو	بلده	آنا
لشرو	مرز	افرا	سول	مطارد	مقود	ذاع	شرطین
طارت	ک	ایلا	ک	ک	ک	بلع	بغین

والجہ یہ کہ ہم ستارہ کے چار درجہ مقرر ہیں۔ وہاں۔ عروج۔ ہیوط۔ شرف۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی ستارہ غار وہاں میں آتا ہے تو کمزور ہو جاتا ہے لیکن اپنی تمام طاقت رائل نہیں کرتا اور جب غار عروج میں آتا ہے تو قوی ہوتا ہے۔ مگر مکمل طاقت پیدا نہیں کرتا۔ اور جب غار ہیوط میں آتا ہے تو اپنی تمام طاقت کھو دیتا ہے اور جب غار شرف میں آتا ہے تو پوری طاقت سے کام کرتا ہے۔ ذیل کے نقشہ سے تمام حالت معلوم کرو۔ اور جو ہندسے اس سے درجہ معلوم کرو۔

نکاح ہوتا ہے۔
 ہر گھن کی بات نہیں کہنا جس سے ہر شخص چپان لے گا کہ اس کا
 ستارا کیا ہے۔
 جو شخص برج حمل میں پیدا ہوگا اس کا رنگ گہری۔ سر یا ہر سے ہر کوئی نکاح

ہوگا۔
 جو شخص برج ثور میں پیدا ہوگا اس کا رنگ گہرا۔ گل یا کان کے لڑکے کوئی
 نکاح ہوگا۔

برج میزان کی بیواہش میں رنگ گہرا یا گہرے یا گہرے پر کوئی نکاح ہوگا۔
 برج سرطان کی بیواہش میں رنگ گہرا۔ کر یا پھاتی پر کوئی نکاح ہوگا۔
 برج اسد کی بیواہش میں رنگ گہری سرخی مائل گہری۔ چھو یا ہل کے
 ستارے کوئی نکاح ہوگا۔

برج سنبل کی بیواہش میں رنگ سفیدی مائل۔ سیاہ یا گہری پر کوئی نکاح ہوگا۔
 برج عقرب کی بیواہش میں رنگ سفید قوسے سرخ مائل مستم نہتی پر کوئی
 نکاح۔

برج قوس کی بیواہش میں رنگ سفید قوسے لہری مائل سرخ نکاح۔
 برج جدی کی بیواہش میں رنگ سیاہی مائل۔ دانو پر نکاح۔
 برج حوت کی بیواہش میں رنگ سرخ و سفید۔ کھ یا پر نکاح ہوگا۔ یہ نکاح
 چاہے کچھ عرصے میں نہ رہے۔ مگر بیواہش کے وقت ضرور ہوتے ہیں۔

شخص۔ جدی۔ دانو۔ ثور میں کھور اور میاں میں ہاتھ نکاح۔
 قمر۔ جدی و قوس میں کھور۔ عقرب میں نکاح۔
 مرتقا۔ جدی۔ دانو۔ جوزا۔ سنبل میں کھور۔ سرطان میں نکاح۔
 عطارد۔ قوس۔ سرطان میں کھور۔ حوت میں نکاح



معدنی۔ جوزا۔ سنبل۔ ثور میں کھور۔ جدی میں نکاح۔
 اہور۔ اسد۔ سرطان میں کھور۔ سنبل میں نکاح۔
 دھن۔ اسد۔ سرطان۔ عقرب میں کھور۔ حمل میں نکاح۔
 زہل کی بدولت سے اور ایسا وقت معلوم کر۔



۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

ہر سال کے لیے بعض تدابیر نہیں ہوتی ہیں۔ ان کی تدابیر میں۔ کام شروع
 کریں۔ سزا کریں۔ یہ تدابیر چاند کی ضرورت کے وقت انگریز
 یا ہندی تدابیر سے مطابقت کر۔ جس کا عمل خارج ہو اسے لکھ۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
 عقرب۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
 حوت۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
 کھور ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی خاص ضرورت یا خاص مسیت آجائے تو چاہا ہے۔ ہر مہر
 ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

بیم حرج حسب اہل یا نقل کس دن

اور کس وقت کھڑا پام

محل اور یا منگل اول وقت

بعد اول وقت

منگل آخر وقت

جمعرات آخر وقت

سنچہ آخر وقت

بعد اول وقت

سنچہ اول وقت

بعد اول وقت

جمعرات اول وقت

اور طلوع آفتاب کے وقت

بعد اول وقت

بعد اول وقت

بعض کا محل یا نقل کس دن

اور کس وقت کھڑا پام

اور یا منگل اول وقت

بعد آخر وقت

منگل اول وقت

سنچہ آخر وقت

بعد آخر وقت

نماز بعد کے وقت

منگل وقت نوال آفتاب

بعد آخر وقت نوال آفتاب

بعد آخر وقت

بعد غروب آفتاب کے وقت

اور وقت اور اب

سنچہ آخر وقت



طالب کو اپنے طالع سے حساب لگانا چاہئے۔ مطلوب کے طالع سے اس میں فرض نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ راس و ذنب کو محل یا نقل حسب و بعض میں مستحق و محل ہے یہاں تک کہ زہرہ و مشتری جو سعید سیارگان ہیں ان کو بھی عملیات اور نقوش حسب و بعض میں اس قدر نہیں کہ جس قدر راس اور ذنب کو ہے جب بھی راس اور ذنب کا وقت ہاتھ آجایا کرے تو اس کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اس میں ضرور محل کریں برج قوس میں راس کو رُحط اور ذنب کو شرف ہوتا ہے۔ اور برج جوزا میں راس کو شرف اور ذنب کو رُحط ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ شمس و مشتری اور زہرہ بھی ہوں تو پھر محل تیرہ ہدف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہ ایک عرصہ کی کدوکاش کے بعد یہ کتاب فتم ہوئی پہلے تین ایڈیشنوں

میں چند ابواب زیادہ تھے جس کے سبب سے بعض شکل منہم کی تخریج و ترمیم کر کے تھا اب وہ زائد ابواب حذف کر کے شکل منہم کی تحصیل کر دی گئی امید ہے کہ ابواب نواق اس سے فائدہ تمام حاصل کر سکیں گے۔

واللہ اعلم بالصواب

محل اور یا منگل اول وقت

بعد اول وقت

منگل آخر وقت

جمعرات آخر وقت

سنچہ آخر وقت

بعد اول وقت

سنچہ اول وقت

بعد اول وقت

جمعرات اول وقت

اور طلوع آفتاب کے وقت

بعد اول وقت

بعد اول وقت

جمعرات اول وقت

اور طلوع آفتاب کے وقت

بعد اول وقت

بعد اول وقت

جمعرات اول وقت

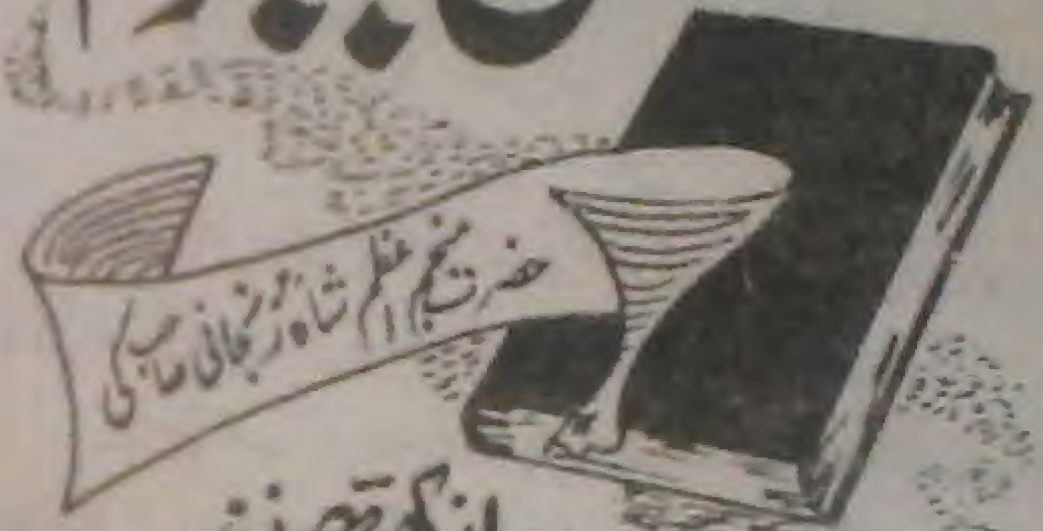
اور طلوع آفتاب کے وقت

بعد اول وقت

بعد اول وقت



علاج بالبحر



انوکھے تصنیف

حضرت شیخ عظیم شاہ زنجانی نے تشفی و علاج کے مراحل کو نہایت مختصر کر دیا ہے جس سے معالجہ و مرہق دونوں فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ علاج بالبحر نئے موضوع پر انوکھی کتاب ہے۔

اسلامی یونانی حکماء و ہیئت ان کے انادات سے

پاک دہند میں علم نجوم سے علاج پر ایک منفرد اور جامع دیباچہ ریاض الملک جناب حکیم تیردانی صاحب قید نے لکھا ہے۔

قیمت جلد صرف ۵۰ روپے علاوہ پوسٹاژ

مینجر مکتبہ آئینہ قسمت لاہور۔ کراچی

اساتذہ کرام و محققین کے توفیق سے کتاب کا انوکھا نسخہ

روح مصطفائی

کتاب روح مصطفائی کے مصنف کا نام شیخ عظیم شاہ زنجانی صاحبی ہے۔ یہ کتاب روحانی و جسمانی بیماریوں کے علاج کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس میں مختلف روایات و تصانیف کا مجموعہ ہے۔

- ۱۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۲۔ علاج نیند سے
- ۳۔ علاج دل سے
- ۴۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۵۔ علاج نیند سے
- ۶۔ علاج دل سے
- ۷۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۸۔ علاج نیند سے
- ۹۔ علاج دل سے
- ۱۰۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۱۱۔ علاج نیند سے
- ۱۲۔ علاج دل سے
- ۱۳۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۱۴۔ علاج نیند سے
- ۱۵۔ علاج دل سے
- ۱۶۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۱۷۔ علاج نیند سے
- ۱۸۔ علاج دل سے
- ۱۹۔ علاج کھانہ پینے سے
- ۲۰۔ علاج نیند سے



مینجر شفا خانانہ مصطفائی

کاش زنجانی۔ ۱۲۵ ڈی گبرگ نزد مین ٹارگٹ لاہور